نوائے
افغان جہاد
شعبان ۱۴۳۵ھ
جون 2014ء
آج سرحد سے پنجاب و مہران تک
تم نے مقتل سجائے ہیں کیوں غازیو
اتنی غارت گری کس کی ایما پہ ہے
کس کے آگے ہو تم سرنگوں غازیو
کس شہنشاہ عالی کا فرمان ہے
کس کی خاطر ہے یہ کشت وخوں غازیو
شمالی وزیرستان میں فوج کی بمباری میں بچوں اور خواتین کے ساتھ ساتھ خاص ہدف مساجد ہیں

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جابیہ شہر میں خطاب

حضرت موسیٰ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام کے شہر جابیہ میں داخل ہوئے تو اُنہوں نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اما بعد! میں تمہیں اس اللہ سے ڈرنے کی وصیّت کرتا ہوں جو ہمیشہ رہے گا اور اس کے علاوہ ہر ایک فنا ہو جائے گا، جو فرماں برداری کی وجہ سے اپنے دوستوں کا اکرام کرتا ہے اور نا فرمانی کی وجہ سے اپنے دشمنوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اے لوگو! اپنے باطن کی اصلاح کر لو تمہارا ظاہر خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ تم اپنی آخرت کے لیے عمل کرو تمہاری دنیا کے کام منجانب اللہ خود ہی ہو جائیں گے۔ اور کسی آدمی کے اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان ایسا کوئی زندہ باپ نہیں ہے جو موت کے وقت اس کے کام آسکے اور نہ کسی آدمی اور اللہ کے درمیان نرمی کا کوئی معاہدہ ہے۔ جو آدمی اپنے لیے جنت کا راستہ واضح کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ جماعت کو لازم پکڑے رکھے کیونکہ شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ ہوتا ہے اور دو آدمیوں سے بہت دور ہوتا ہے..... اور کوئی آدمی ہرگز کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے ورنہ شیطان ان دو کے ساتھ تیسرا ہوگا...... جسے اپنی نیکی سے خوشی ہوئی اور اپنی برائی سے رنج و صدمہ ہو وہ کامل ایمان والا ہے...... بدبخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں یعنی ازل سے بدبخت ہوا ہو اور سب سے برے کام وہ ہیں جو نئے گھڑے جائیں اور سنت میں میانہ روی اختیار کرنا بدعت میں بہت زیادہ کوشش کرنے سے بہتر ہے...... لوگوں کے دلوں میں اپنے بادشاہ سے نفرت ہوا کرتی ہے، میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ مجھ میں اور تم میں طبعی کینہ پیدا ہو جائے یا میں اور تم خواہشات کے پیچھے چلنے لگ جائیں یا دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے لگ جائیں...... مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم لوگ کہیں ظالموں کی طرف مائل نہ ہو جائے اور مال داروں پر تمہیں مطمئن نہیں ہونا چاہیے...... تم اس قرآن کو لازم پکڑو کیونکہ اس میں نور اور شفا ہے باقی سب کچھ تو بدبختی کا سامان ہے"۔

(ابن کثیر فی البدایۃ: ج۷ ص ۵۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۵

شعبان ۱۴۳۵ھ جون 2014ء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے میں تلوار کھینچی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے بیعت کر لی''۔ (ابن مردویہ بحوالہ کنز العمال)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

فرنگی بوٹ جھاڑتی یہ کس کی فوج ہے؟

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی قیادت میں مجاہدین نے صلیبی افواج اور اُن کے جوتے چاٹنے والی کٹھ پتلی افغان انتظامیہ کے خلاف فیصلہ کن کارروائیوں کا آغاز کیا ہے......ان کارروائیوں کو ''خیبر عملیات'' کا نام دیا گیا ہے......امارت اسلامیہ افغانستان کی رہبری شوریٰ کی جانب سے ان عملیات کے اعلان کے ساتھ ہی مجاہدین نے غالب و فاتح لشکر کی طرح' شکست و پسپائی کو عملاً و ذہناً قبول کیے ہوئے صلیبی اور افغان فوجیوں پر اپنے حملے تیز تر کردیے......مجاہدین اللہ تعالیٰ کے فضل و عنایت کی بدولت فتوحات سمیٹ رہے ہیں، جب کہ واشنگٹن کے قصرِ ابیض کے باسی ''کالے شیطان'' نے کہا کہ ''افغانستان کبھی موزوں ملک نہیں بن سکتا اور اسے پر امن بنانا امریکہ کی ذمے داری نہیں''......اس اعلان سے ایک ہی دن پہلے وہ باگرام ایئر بیس پر رات کے اندھیروں میں خفیہ طور پر اترا اور اپنے ''نیم مردہ'' فوجیوں کو تسلی و تشفی دے کر چلتا بنا......اللہ تعالیٰ' سب جہانوں کا واحد اور احد بادشاہ! اپنی قدرت کاملہ کے ذریعے ان ''بونے خداؤں'' کو ذلیل و رسوا کرتا ہے......چند ہی سال پہلے کی تو بات ہے کہ امریکی شیاطین کی تکبر و نخوت سے اکڑی گردنیں کسی کو خاطر میں نہ لاتی تھیں، ۲۰ ستمبر ۲۰۰۱ء کو لعین بش نے امریکی کانگریس میں کھڑے ہو کر افغانستان پر صلیبی حملے کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا: '' Our war on terror begins with al Qaeda, but it does not end there. It will not end until ev ery terrorist group of global reach has been f ound, stopped and def eated''......اور آج یہ حال ہے کہ وہ جو ساری دنیا کو ''دہشت گرد گروہوں'' سے ''پاک'' کرنے نکلے تھے' اب افغانستان تک کو ''پر امن'' بنانے سے عاجز و معذور ہو چکے ہیں! اب بھی کسی کو شک ہے کہ مجاہدین نے قوی ایمان اور کامل توکل علی اللہ کے بل بوتے پر کفر کے سردار کا نشۂ غرور و تفاخر ہرن کر دیا ہے......

جن مجاہدین اور انصار کے خلاف شیاطین کی تمام فوجیں منہ کی کھا رہی ہیں، پاکستان پر قابض غلامانِ صلیب' ڈالروں کی ہوس میں اندھے ہو کر اُن کے خلاف نئی کارروائیوں میں مصروف ہیں......بظاہر مذاکرات کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں لیکن عملاً اپنی ازلی صفتِ بدعہدی اور خیانت سے جان نہیں چھڑا پاتے ، نئے امن معاہدوں کے خواہاں پہلے سے موجود اور نافذ العمل امن معاہدوں کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے شمالی وزیرستان اور مہمند میں ''دہشت گردوں کے خلاف آپریشن'' کے نام پر عامۃ المسلمین پر آہن و بارود کی برسات جاری رکھے ہوئے ہیں......کئی کئی روز طویل کرفیو میں محصور ہو کر فاقوں سے بلکتے بچوں اور بھوک سے نڈھال خواتین پر جیٹ طیاروں، گن شپ ہیلی کاپٹروں اور بھاری توپ خانے سے بم باریاں کی جا رہی ہیں......ان عامۃ المسلمین کے ساتھ ساتھ ان بم باریوں کا خاص ہدف مساجد و مدارس ہیں......شمالی وزیرستان کے گاؤں دیہاتوں میں موجود مٹی گارے سے بنی چھوٹی مساجد ہوں یا میر علی اور بویا جیسے شہروں میں موجود بڑی اور وسیع مساجد و مدارس، یہ سب جے ایف 17 اور ایف 16 کی بم باریوں سے تباہ حالی کا منظر پیش کر رہی ہیں......طویل کرفیو کے باعث قبائلی مسلمان خوراک سے محروم ہیں تو دوسری جانب بازاروں اور مارکیٹوں پر بے دریغ فضائی بم باری سے مکمل طور پر اجاڑ دیا گیا ہے تاکہ کرفیو ہٹنے کے بعد بھی غریب مسلمان اپنی بچی کھچی جمع پونجی اکٹھی کر کے کئی دنوں تک بھوک سے بے حال رہنے والے اہل و عیال کے لیے آب و دانہ کا بندوبست کرنے نکلے تو برباد دکانوں اور ڈھے جانے والی عمارتوں کے علاوہ اُسے بازاروں میں کچھ بھی دکھائی نہ دے......

دبئی کی فضائی 'سرکس' اور مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کے 'کرتب' سے کفار کا دل موہ لینے والے جرنیلوں کو اُن کے آقا' پرانی خدمات کا رُکا ہوا معاوضہ دینے کے لیے بھی Do More کا حکم دیتے ہیں اور یہ سدا کے ''بھوکے''، صلیبی دسترخوان پر سجے بھوجن کے حصول کے لیے مزید سیکڑوں مسلمانوں کو خون میں نہلانے سے دریغ نہیں کرتے......آزاد قبائل میں کرفیو اور موجودہ بم باریوں کا حکم بھی صلیبی آقاؤں کی طرف سے جاری ہوا، ائمۃ الصلیب کا جس انداز سے پاکستان آنے جانے کا تانتا بندھا ہوا ہے اور فوجی و سول غلاموں پر اُن کے احکامات چلانے کا جو سلسلہ جاری ہے اُسی کا نتیجہ ہے کہ مذاکرات کے راگ الاپتے گئے اور فوجی آپریشن کی گھن گرج میں خاموش ہو چکے ہیں......۹ مئی کو امریکی نائب وزیر خارجہ برنز نے پاکستانی دورہ کے موقع پر راحیل و نواز 'شرفا' کو شمالی وزیرستان میں آپریشن کا حکم دیا......۱۱ مئی کو شمالی وزیرستان میں کرفیو کا نفاذ کر دیا گیا اور ۲۰ اور ۲۱ مئی کی درمیانی شب مسلمانانِ وزیرستان و مہمند پر سفاکانہ بم باریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا......اپنے گماشتوں کی تابع داری پر آقا خوش ہوا اور کولیشن سپورٹ فنڈ [یعنی خونِ مسلم سے کھیلنے کے انعام] کے 'بقایاجات' میں سے ۳۷.۵ کروڑ ڈالر پاکستان کو جاری کر دیے......یاد رہے کہ یہ وہ ڈالر ہیں جو آقائے صلیب ''مزدوروں کی مزدوری دبا'' کر بیٹھے تھے......کیسی ذلت اور پستی ہے کہ مسلمانوں کا خون بہانے کے بدلے ملنے والے ڈالر بھی اُس وقت جیب میں آتے ہی نہیں جب تک آقا کے حضور ''بونس'' کے طور پر مزید خونِ مسلم پیش نہ کیا جائے......یہ بھی ذہن میں رہے کہ کولیشن سپورٹ فنڈ کی مد میں اب بھی امریکہ کے ذمے ایک ارب ۲۳ کروڑ ڈالر واجب الادا ہیں، جن کا حصول Do and Do More کے بغیر ممکن نہیں......اس سے قبل فروری ۲۰۱۴ء کے اوائل میں ۳۰ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کی 'قسط' اُس وقت ادا کی گئی تھی جب جنوری ۲۰۱۴ء کے پورے آخری عشرے میں پاکستانی فضائیہ اور آرٹلری نے شمالی وزیرستان کے مختلف علاقوں میں بہیمانہ بم باریاں کر کے اہل ایمان کی خون ریزی کی تھی۔ ''ڈھول سپاہیے'' تو ویسے بھی ''تنزلِ وقار'' کے بعد ''مخول سپاہیے'' بنتے جا رہے ہیں، کُل قومی بجٹ کا ۸۰ فی صد ہڑپ کر جانے کے باجود ان کی ہوس اور بھوک بڑھتی چلی جا رہی ہے......یہ چند کروڑ ڈالر ان کی اس ہوس کو کم کرنے کی بجائے دوچند کریں گے، کیونکہ ان کی شہوت بطن و فرج' جہنّم کی آگ ہی بجھائے گی! دنیا میں کفر کی چاکری کر کے اور اہل اسلام کی مساجد، بستیوں، گھروں اور بازاروں کو تہہ تیغ کر کے اپنے پیٹوں میں ''غسلین' بھر لیں! اور یاد رکھیں کہ جس صلیبی جنگ کو انہوں نے اپنے گلے کا ہار بنایا ہے' اُسے مجاہدین' اللہ تعالیٰ کی مدد سے اِن کے گلے کا پھندا دنیا میں بھی بنائیں گے اور آخرت میں بھی یہ دہائی دیتے اور چیختے چلاتے پھریں گے کہ

يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ O مَا أَغْنَى عَنِّي مَالِيَهْ O هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ

رمضان المبارک...... ہدایات وتنبیہات

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمہ اللہ

عزیزو!علم حاصل کرنے کے لیے تو گیارہ مہینے ہیں،لیکن ماہِ رمضان المبارک محض عمل کے لیے ہے۔اس ماہ مبارک میں عمل ہی عمل ہے۔رمضان شریف کے متعلّق ہمارے حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعدد مواعظ ہیں،اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ان کا مطالعہ کیجیے،ان کے علاوہ فضائل رمضان اور بہت سے کتابچے ہیں،میسر آجائیں تو ضرور پڑھ لینا چاہیے۔اس سے علم میں اضافہ ہوگا اور معلوم ہو جائے گا کہ اس ماہ مبارک میں ہم کو کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے۔امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ توفیق عمل بھی ہو جائے گی۔

رمضان المبارک مغفرت عامه:

میں یہاں فضائل رمضان بیان نہیں کروں گا،وہ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے دوسری کتابوں سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں......میں تو اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ صاحب ایمان ہونے کے بعد ہم کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات و احسانات اور رحمتیں کس قدر ہم پر نازل فرمائی ہیں۔ایک عظیم احسان اللہ تعالیٰ کا ہم پر قرآں کریم کی صورت میں ہے جو اس ماہِ رمضان المبارل میں نازل ہوا ہے۔قرآن کریم ایک اعجاز ہے جو ابدی وسرمدی ہے،جس کی مثال عالم امکان میں نہ کبھی تھی نہ قیامت تک کبھی ہوگی۔دوسرا بے مثال انعام رمضان شریف کے مہینے میں شب قدر ہے۔احادیث میں ہے کہ شب قدر میں اللہ تعالیٰ کے ایسے عظیم الشان احسانات کا ظہور ہوتا ہے کہ عالم امکان میں کبھی نہیں ہوا۔شب قدر کے متعلّق یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں اس قدر جوش ہوتا ہے کہ اپنے فرماں بردار بندوں کے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں لیکن بعض گناہ اس قدر سخت ہیں کہ ان کی نحوست سے ان مبارک راتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ اور مغفرت عامہ سے محرومی رہتی ہے۔العیاذ باللہ تعالیٰ!

احادیث میں شب قدر کے متعلّق جہاں یہ خوش خبری ہے کہ گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ شار شخصوں کے گناہ معاف نہیں ہوتے...... صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پوچھنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جو شراب کا عادی ہو۔دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہے۔تیسرا وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا اور رشتہ ناطہ توڑنے والا ہو۔چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو اور آپس میں قطع تعلّق کرنے والا ہو۔یہ محرومی بہت ہی بڑی محرومی ہے جس کا احادیث نبوی میں ذکر ہے۔

جبر ومجاهده:

اب ذرا غور کیجیے کہ شب قدر جیسی رات جس کے متعلّق قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ ہزار مہینوں سے افضل ہے......خیر من الف شهر اور اس کا کچھ اندازہ نہیں کہ ہزار مہینے سے کتنا افضل ہے،یہ شب قدر جو صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو نصیب ہوئی، پہلی امتوں میں کسی کو نہیں ملی۔اب اس میں بھی کوئی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہا تو اس سے بڑھ کر بدنصیب کون ہوگا......اللہ نہ کرے کہ ایسا کوئی مومن ہو کہ جس کے دل میں رمضان المبارک میں، شب قدر میں، کسی اپنے عزیز واقارب کسی دوست احباب یا کسی مسلمان سے کینہ وبغض ہو،یہ بڑے خوف کی بات ہے آپ کو اپنا جائزہ لینا چاہیے،اگر عزیزوں سے، دستوں سے کسی سے بھی تعلقات خراب ہو چکے ہوں اور دل میں ان سے ناراضی کے باعث بغض اور کینہ ہے تو اگر اللہ تعالیٰ سے اپنی نجات چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت چاہتے ہو تو یہ مجاہدہ کرنا پڑے گا اور جبر کرنا ہوگا کہ جن لوگوں سے تعلقات میں غصہ اور بغض ہے،ان سے معافی مانگ لی جائے یا ان کو معاف کر دیا جائے،اس میں کوتاہی نہ ہونی چاہیے۔اگر کسی کے والدین زندہ ہیں اور وہ کسی وجہ سے ناراض ہیں تو چاہیے کہ جس طرح ممکن ہو والدین کو راضی اور خوش کرے ورنہ اس کا وبال دنیا اور آخرت میں ضرور ہوگا۔

آپس کے تعلقات کی صفائی کے لیے ایک ترکیب جو بزرگوں نے بتلائی ہے وہ بھی میں آپ لوگوں کو بتلاتا ہوں......سنئے،اعلیٰ اور اولیٰ تو یہی ہے کہ بالمشافہ معافی اور تلافی کر لی جائے اور اگر بالمشافہ معافی کی ہمت نہیں پاتے تو دل کو سمجھائے کہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا ہے، مجھے بھی اس کی معافی ،مغفرت اور رحمت کی ضرورت ہے، میں اپنے بھائی کو معاف کر دوں یا اس سے معافی مانگ لوں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی معاف کر دیں گے۔اگر یہ روبرو زبانی نہیں کر سکتے تو تحریراً یوں لکھ دو کہ یہ رمضان شریف کا مہینہ ہے،اللہ تعالیٰ کی بخششیں عام ہیں،لیکن چند لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت میں قید لگا دی ہے۔بھائی ہمارے اور تمہارے درمیان تعلقات میں جو ناگواریاں ہیں جن کا ہم کو بھی قلق ہے اور تم کو قلق ہوگا، یہ مہینہ ایسا ہے کہ اللہ کے لیے تم ہمیں معاف کر دو،ہم تمہیں معاف کرتے ہیں، مجھ سے جو غلطیاں ہوگئی ہوں اور آپ کے دل میں میری طرف سے ناگواری ہو تو اللہ کے لیے مجھے معاف فرما دیجیے۔

بھائی یہ تو کر سکتے ہیں، یہ مجاہدہ تو کرنا ہی پڑے گا اور معاملہ صاف کرنا ہوگا، ورنہ شب قدر کی شایان شان قدر نہ ہوگی، رمضان المبارک کے فضائل رہ جائیں گے اور

15 اپریل: صوبہ زابل..................صدر مقام قلات شہر..................مجاہدین کا فوجی چوکی پر حملہ..................8 فوجی ہلاک

تمام برکات سے محرومی ہوجائے گی۔ اس لیے کچھ بھی ہو دل کو صاف اور معاملے کو حل کرنا ہی پڑے گا۔ اگر تم نے اپنی طرف سے یہ کام کرلیا اور اس شخص نے معاف نہیں کیا تو ان شاء اللہ تم بری الزمہ ہوجاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہوجائیں گے۔ اب فریق ثانی کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے اگر اس کو بھی توفیق ہوگئی وہ بھی بری ہوجائے گا۔ اس طرح اگر تم سے کوئی معافی مانگتا ہے اور تم معاف نہ کروتو وہ بری الذمہ ہوگا اور تم سے مواخذہ ہوگا کہ تم نے کیوں معاف نہیں کیا؟ اس معاملے کو ضرور صاف کرنا چاہیے۔

احترام رمضان:

مسلمانوں کی اکثریت نے اپنی فہم کے مطابق رمضان المبارک کو بس اتنا سمجھ لیا ہے کہ دن میں روزہ رکھ لیا، رات کو تراویح میں قرآن شریف سن لیا ہے اور صبح صادق سے پہلے سحری کھالی تو بھائی رمضان کا معاملہ یہیں تک نہیں ہے۔ رمضان شریف کا مرتبہ بلند ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں اور ہر وقت رمضان کا احترام عملاً ضروری ہے کہ رمضان شریف کی برکات حاصل ہوں مگر ہمارا یہ حال ہے کہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں، تلاوت بھی کرتے ہیں، تسبیحات بھی پڑھتے ہیں اور ساتھ ساتھ شرعی احکام کی نافرمانی بھی ہوتی رہتی ہے۔ گناہ کبیرہ وصغیرہ بھی سرزد ہوتے رہتے ہیں، آنکھ بھی بہکتی رہتی ہے، زبان بھی بہکتی رہتی ہے اور غیبت بھی ہوتی رہتی ہے، دل بھی بہکتا رہتا ہے، ناپاک گندے خیالات بھی جمع ہوتے رہتے ہیں۔ اور فضول لغوافعال میں بھی وقت صرف ہوتا رہتا ہے۔ ایسے روزے کو حدیث پاک میں فاقہ کہا گیا ہے۔ ایسا روزہ بھی کس کام کا جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی بھی ہوتی رہے اور اس کا احساس بھی نہ ہو۔ ایسی صورت میں توبہ کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔ روزہ تو پاکی کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب تک آنکھیں، زبان دل اور اعضاو جوارح سب پاک نہیں ہوں گے تمہارا روزہ بے جان اور بے روح ہوگا اور روزے پر اللہ تعالیٰ نے جن انعامات کا وعدہ فرمایا ہے اور روزہ دار کے لیے جو اجر عظیم رکھا ہے اس سے محرومی رہتی ہے، ہم خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم نے روزہ رکھ لیا۔ کس دل سے توقع کرتے ہو کہ ایسی حالت میں تم پر رمضان شریف کے انوارو برکات اور تجلیات کا ظہور ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کے موعودہ انعامات واحسانات تم کو کیسے حاصل ہوں گے؟ بلکہ رمضان کی حق تلفی سے اجر وثواب کے بجائے اندیشہ ہے کہ الٹا مواخذہ نہ ہونے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کی یہ بے قدری کی گئی! اللہ تعالیٰ محفوظ رکھیں۔ ہمارا ایمان اور اسلام کیا مطالبہ کرتا ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ کے محبُوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو تو ان کی محبت وعظمت کا کیا حق ادا کررہے ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا دل میں کتنا ذوق وشوق رکھتے ہو؟ اپنی وضع قطع، لباس پوشاک، رہن سہن میں سنت کا اتباع کرتے ہو؟ اسلامی تہذیب ومعاشرہ اور شعور شعائر اسلام کا کتنا پاس ولحاظ کیا؟ مگر افسوس! ہم نے تو کفار ومشرکین، فساق فجار، یہود ونصاریٰ، مغضوبین اور ضالین کا معاشرہ اختیار کررکھا ہے۔ ہمارے دلوں میں نفسانی اور شیطانی گندگی اور ناپاکی گھسی ہوئی ہے، لیکن ہم کو نہ ان باتوں کا احساس ہے اور نہ ہم ان کو برا سمجھتے ہیں۔

عفوعام:

دل کی گہرائیوں سے ان حالات پر غور کرنا چاہیے۔ اگر ہمارے پاس خاطر جواب نہیں ہیں تو پھر بتاؤ اس ماہ مبارک میں ہمارے ایمان میں کیسے تقویت آئے گی؟ ہمارے دلوں میں کیسے عبادات کا نور آئے گا۔ ہماری روحانیت کیسے ترقی کرے گی؟ ہمارا تعلّق مع اللہ کیسے قائم رہے گا؟ رمضان المبارک کے برکات وثمرات اور انعامات واحسانات ہمیں کیسے نصیب ہوں گے؟ شب قدر کی تجلیات وانوار کا ہم پر کیسے ظہور ہوگا؟ ان سب باتوں پر اچھی طرح غور کرنا چاہیے اگر سال بھر کے گیارہ مہینے بلکہ ساری عمر بھی اب تک غفلت میں گزری بے حیائی، بے غیرتی، بے شرمی اور حکم عدولی مشاغل میں گزری تو پھر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے موقع دیا ہے کہ ہم ہوش میں آجائیں اور اپنی زندگی کے جو لمحات بھی حاصل ہیں اور جو فرصت عمر ملی ہوئی ہے، توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی گھڑیاں ابھی نصیب ہیں۔ مولائے کریم کے رحم وکرم کو طلب کرلینے کا ابھی وقت موجود ہے، مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا تو کفر ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اس ماہِ مبارک میں تمام مسلمانوں کو توبہ واستغفار کے لیے اعلان ہو رہا ہے اور عفوو مغفرت کا وعدہ فرمایا جارہا ہے اور بہت محبت کے ساتھ فرمان ہے:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر: ۵۳)

''اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو! بالیقین اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ واقعی وہ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت کرنے والا ہے''۔

استقبال رمضان:

اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا اعلان ہے اس کی قدر کرو، خدا کے لیے اب بے حسی اور غفلت کو دور کرلو۔ غیر ضروری امور اور تعلقات آج ہی سے ختم کردو۔ یکسوئی کے ساتھ رمضان شریف کے مبارک دنوں کے استقبال کے لیے تیار ہوجاؤ۔ توبہ واستغفار سے قلب کی پاکی حاصل کرلو اور اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرلو اور تہیہ اور عزم کرلو کہ تیس دن تک ہر طرح کی معاصی سے پرہیز کریں گے۔ نافرمانیوں سے بچیں گے، آنکھوں اور زبان کی حفاظت کریں گے۔ اس طرح اگر آپ رمضان المبارک میں داخل ہوں گے تو پھر ان شاء اللہ اس کی پوری برکات اور ثواب آپ کو نصیب ہوں گے۔ اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ بغیر اس تیاری کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

جوش رحمت:

دیکھو ہوش میں آجاؤ، سنبھل جاؤ! رمضان شریف کے روزے آرہے ہیں

15 اپریل: صوبہ ننگرہار......ضلع حصارک......مجاہدین کا فوجی چوکیوں پر حملہ......5 چوکیوں پر قبضہ......8 فوجی ہلاک، 9 زخمی...........2 کو گرفتار کرلیا...... بھاری مقدار میں اسلحہ بھی غنیمت کیا

جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت دھواں دار برستی ہے۔توبہ کرلو، گناہوں کو ترک کردو۔رمضان المبارک جیسے برکت ورحمت کے مہینے میں توبہ واستغفار سب قبول ہونے کا وعدہ خداوندی ہے۔اللہ تعالیٰ کے جوش رحمت کو دیکھو کہ فرماتے ہیں یہ مہینہ میرا ہے اس کا اجر میں دوں گا۔صاحب ایمان کے لیے ذرا سوچنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کیا فرمادیا! ماہ رمضان کو اپنے ساتھ کیوں مخصوص کیا کہ یہ مہینہ میرا ہے؟ سنو! یہ مہینہ اس لیے مخصوص کرلیا کہ جتنی بھی نعمتیں اور رحمتیں باری تعالیٰ پانے نبی الرحمہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا چاہتے تھے اوران کو راضی کرنا چاہتے تھے اوران کی امت پر جتنا رحم فرمانا چاہتے تھے، سب اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں عطا فرمادیں۔اب بدنصیب ہے وہ شخص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہو اور اس ماہ مبارک سے فائدہ نہ اٹھائے، اس ماہ مبارک کے تین عشرے ہیں، ایک رحمت کا دوسرا مغفرت کا اور تیسرا عذاب دوزخ سے نجات ہے۔ان کو تصور اور خیال میں لاؤ کہ اس کے علاوہ کوئی چوتھی چیز بھی ہے جس کی تمہیں حاجت ہو؟ جس کی تمہیں دنیا و آخرت میں ضرورت ہو؟ بزرگان دین کہتے ہیں کہ رمضان کے تین عشرے ہیں اور آدمی بھی تین ہی طرح کے ہیں۔ایک تو وہ جو اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار اور مطیع بندے ہیں جن کے اوپر گناہوں کے بوجھ نہیں، ان کے لیے تو شروع رمضان ہی سے رحمت اور انعام کی بارش شروع ہوجاتی ہے، دوسرے وہ لوگ جو معمولی گناہ گار ہیں اور ان کے لیے کچھ حصّہ روزہ رکھنے کے بعد ان روزوں کی برکت سے مغفرت ہوجاتی ہے۔اور تیسرے وہ جو زیادہ گناہ گار ہیں ان کے زیادہ حصّہ روزہ رکھنے کے بعد آگ سے خلاصی ہوجاتی ہے، جب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرا مہینہ ہے تو ہوشیار ہوجاؤ اور دیکھو کہ اللہ میاں اپنے مہینے میں ہم سے کیا چاہتے ہیں۔اس پر غور کرو اور ان کے احکامات پر عمل کرو۔اللہ پاک نے اپنے کلام پاک میں اپنی مرضیات اور نامرضیات کی تفصیل بیان فرمادی ہے، ان کو مستحضر کرو اور اللہ پاک نے دنیا اور آخرت میں جن اعمال صالحہ کے ثمرات و برکات کی وضاحت فرمادی ہے، ان کو سمجھو اور اختیار کرو، اپنی اہلیت اور استعداد کو درست کرلو، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طلب گار بنو۔اور اپنے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کے قابل بنالو اور دعا کرو کہ یا اللہ! یہ آپ کا مہینہ ہے تو پھر آپ ہم کو اپنا بنالیجیے۔ہم اب تک جو بھول اور غفلت میں پڑے رہے، کبائر میں مبتلا رہے، فسق و فجور میں گرفتار رہے، غیر قوموں کا تمدن اختیار کیا، مشرکین وکفار، یہود و نصاریٰ، مغضوبین وضالین کی وضع قطع، لباس پوشاک اختیار کی اور اپنی شامت اعمال میں غافل رہے، ہم کو اب معاف فرمادیجیے اور ان سب گناہوں کو ترک کرنے کی توفیق عطا فرمائیے۔(آمین)

عورتیں ہو یا مرد، سب ہوشیار ہوجائیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور نیک بندیاں بننا چاہتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق اپنی زندگی بنالو۔شریعت مطہرہ کے موافق اپنا رہنا سہنا، ملنا جلنا، کھانا پینا اور لباس پوشاک سب بنالو۔عورتوں کے لیے بھی صاف صاف ہدایات موجود ہیں۔مردوں کے لیے بھی واضح کھلے احکام ہیں۔اللہ کا قانون جاری ہوچکا ہے۔عالم امکان میں کسی کی مجال نہیں کہ قانون الٰہی بدل سکے، جتنے صغائر وکبائر ہیں سب ترک کرو اور گزشتہ پر توبہ استغفار کرکے اللہ تعالیٰ سے عجز وانکساری کے ساتھ معافی مانگو تو پھر کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کے مورد رحمت بن جاؤ گے۔اللہ تعالیٰ کے انعامات واحسانات تم پر ہوں گے۔

تحفہ شب قدر:

شب قدر آئے گی جس پر پاکی اور صفائی کے ساتھ شب قدر نازل ہوگئی، اس کا درجہ کیا پوچھتے ہو؟ عالم امکان میں اس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔شب قدر ایک ایسا تحفہ ہے کہ اگر اس کے لیے ہزاروں ایمان والے جانیں قربان کردیں تو بھی کم ہے۔شب قدر کوئی معمولی انعام واحسان ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ’’بےشک ہم نے قرآن پاک کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے‘‘۔ یہی ایک بات اس رات کی فضیلت کے لیے کافی ہے کہ قرآن پاک جیسی باعظمت چیز اس میں نازل ہوتی پھر ارشاد ہے لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور اس بہتری اور زیادتی کا علم بھی نہیں کہ کتنی زیادہ ہے گویا یہ رات ایسی رات ہے کہ ہزار مہینے بھی اس کے سامنے ہیچ ہیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتیاں نازل ہوتی ہیں۔رحمتوں کی بارش ہوتی ہیں، حضرت جبرئیلؑ مع ملائکہ رحمت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا تحفہ لے کر آتے ہیں۔اس رات کی قدر کرو مگر تمہیں اس کی قدر کیسے آئے گی جب تک تم گناہوں سے، فسق و فجور سے، توبہ واستغفار نہ کرلوگے اور پاک صاف نہ ہوجاؤ گے۔اس لیے اپنے قلب کی صلاحیتیں اور استعداد درست کرلو، اگر اللہ تعالیٰ کی شب قدر سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نزول سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔کلام اللہ کے برکات وانوار سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو، ان شاء اللہ اس اہتمام اور پاکی کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھرپور مالا مال ہوجائیں گے۔

مجھے جو کہنا تھا کہہ چکا کہ رمضان شریف کی قدر کرو اور یہ سمجھ کر قدر کرو کہ مبارک مہینہ پھر نہیں ملے گا۔خدا معلوم زندگی رہے یا نہ رہے، بڑے بڑے بزرگان دین نے بڑے بڑے عارفین نے تمنائیں کی ہیں کہ رمضان شریف کا ماہ مبارک مل جائے۔ رمضان شریف میں جو داخل ہوگیا تو گویا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔کیونکہ اس میں عذاب نار سے بچانے کے بے انتہا سامان ہوتے ہیں، اس مبارک مہینے میں اکثر مسلمانوں کی عبادت رات بھر تو ہو ہی جاتی ہے، افطار سے لے کر صبح کی نماز تک، دن کے معاملات میں بھی اپنے آپ کو بچاؤ۔جی بھر کر توبہ استغفار کرو اور اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرو۔

☆☆☆☆☆

15 اپریل: صوبہ ہلمند..........ضلع مارجہ..........مجاہدین کا راکٹ حملہ..........افغان آرمی کا ایک ٹینک تباہ..........5 فوجی ہلاک..........2 زخمی

ماہ رمضان میں رحمٰن کے انعامات

شیخ ابو یحییٰ اللیبی شہید رحمۃ اللہ علیہ

آج ہم رحمتوں کے موسموں میں سے ایک موسم کے آغاز پر کھڑے ہیں اور برکت کے جھونکوں سے مستفید ہونے کی تیاری میں ہیں، ایسا مہینہ کہ جس میں اطاعت گزاری اور عبودیت دو چند ہو جاتی ہے، نیکیاں بڑھا چڑھا کر ہوتی ہیں، برائیاں مٹ جاتی ہیں اور آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں......جس میں سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے، فقرا و مساکین کے کلیجوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے، بہت سے نافرمان اپنی نافرمانیوں کو قطعی ترک کر دیتے ہیں اور بہکے ہوئے سرکش اپنے رب کی جانب لوٹ آتے ہیں......جس کی راتیں بہترین راتیں اور جس کے دن افضل ترین ایام ہیں......جس کے فضائل بے شمار ہیں، جو فیاضی کا سرچشمہ اور چشمہ صافی ہے، جس سے نفس میں تقویٰ کی آبیاری کی جاتی ہے، جس میں پکارنے والا پکارلگاتا ہے:

''اے خیر کے طالب! آگے بڑھ اور اے شر کے طالب! رک جا''

جس میں جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں...... یہ ماہ مبارک رمضان ہے!

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی أُنزِلَ فِیهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ(البقرة: ۱۸۵)

''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت اور ہدایت کے واضح دلائل اور حق و باطل کے مابین فرق کرنے والا ہے''۔

کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ(البقرة: ۱۸۳)

''تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں''۔

بندوں کے ساتھ رحمت و شفقت کا معاملہ کرتے ہوئے، اُنہیں ترغیب و تشویق پر ابھارتے ہوئے اور نفوس کو سستی و غفلت میں مبتلا کرنے والے امور سے گریز پا رہنے کے لیے گزری ہوئی امتوں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا گیا:

کَمَا کُتِبَ عَلَى الَّذِینَ مِن قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ (البقرة: ۱۸۳)

''جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تاکہ تم متقی بن جاؤ''۔

اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو اس ماہ عظیم کے مقام و مرتبے کی شناخت کرواتے، ان کے سامنے اس کے فضائل بیان کرتے اور اس سے مکمل طور پر مستفید ہونے کی راہ دکھاتے......اس کی راتوں اور اس کے دنوں کی حرص رکھنے کی ترغیب دیتے اور اس سب میں قول و فعل دونوں طرح اپنی ذات کو ان کے لیے اسوہ حسنہ بنا کر پیش کرتے تھے...... چنانچہ اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیرت سب سے بہتر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش کردہ روشنی افضل و برتر روشنی ہے:

أُولَئِکَ الَّذِینَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ (الانعام: ۹۰)

''ان لوگوں کو اللہ نے ہدایت دی سو آپ ان کی ہدایت پر چلیں''۔

لَّقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن کَانَ یَرْجُو اللَّهَ وَالْیَوْمَ الْآخِرَ وَذَکَرَ اللَّهَ کَثِیرًا (الاحزاب: ۳۳)

''تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے اس کے لیے جو روز آخرت کا امیدوار ہو اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہو''۔

اس ماہ کریم کے ایسے فضائل اور صیام و قیام کے ایسے مناقب بیان کیے گئے ہیں جو بندہ مومن کو ان کا شیدائی اور اللہ کے لیے مخلص ہو کر ان پر جانفشانی سے عمل کرنے والا بنا دیتے ہیں......ان فضائل و مناقب میں سے چند یہ ہیں:

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله علیه وسلم: من صام رمضان إیماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه وقال أیضاً: من قام رمضان إیماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه وقال أیضاً: من قام لیلة القدر إیماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه (متفق علیه)

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے وہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے جو اس نے آگے بھیجے۔

جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا اس کے وہ گناہ بخش دیے جائیں گے جو اس نے آگے بھیجے۔

جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کیا اس کے وہ گناہ بخش دیے جائیں گے جو اس نے آگے بھیجے۔''

عن سهل بن سعد رضی الله عنه عن النبی صلى الله علیه وسلم قال: فی الجنة ثمانیة أبواب، فیها باب یسمى الریان، لا یدخله إلا الصائمون (متفق علیه)

15 اپریل: صوبہ بغلان......ضلع دوشی......بارودی سرنگ دھماکہ......امریکی فوجی ٹینک تباہ......5 وحشی امریکی فوجی ہلاک

''سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جنت میں آٹھ دروازے ہیں جن میں ایک دروازہ ریان کہلاتا ہے اس سے صرف روزیدار داخل ہوں گے''۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة عشر أمثالها إلى سبعمائة ضعف، قال الله عز وجل؛ إلا الصوم فإنه لي وأنا أجزي به، يدع شهوته، وطعامه من أجلي، للصائم فرحتان: فرحة عند فطره، وفرحة عند لقاء ربه، ولخُلوف فيه أطيب عند الله من ريح المسک (متفق عليه)

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے نیکی ۱۰ تا ۷۰۰ گنا تک جاتی ہے اللہ عزوجل نے فرمایا سوائے روزے کے وہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا وہ اپنی شہوت اور کھانا میری خاطر چھوڑ دیتا ہے روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پاک ہے''۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما حضر رمضان :قد جاء كم شهر مبارک، افترض الله عليكم صيامه، تفتح فيه أبواب الجنة، وتغلق فيه أبواب الجحيم، وتغل فيه الشياطين، فيه ليلة خير من ألف شهر، من حرم خيرها فقد حرم (رواه أحمد والنسائي والبيهقي)

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس بہت برکت والا مہینہ آیا ہے جس کے روزے اللہ نے تم پر فرض کیے ہیں جس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جس میں جہنّم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور جس میں شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو اس کی بھلائی سے محروم رہا تو وہ محروم ہی رہا''۔

اس ماہ کریم کے فضائل پر مشتمل احادیث جو اس میں کی جانے والی نیکیوں کے اجر وثواب میں اضافے کو بیان کرتی اور اس کے اوقات و لمحات سے بھرپور استفادہ کی ترغیب دیتی ہیں' بے شمار ہیں......سب کو اس مختصر تحریر میں جمع کرنا ممکن نہیں، یہاں ہم نے جس قدر ذکر کر دی ہیں وہ طالب خیر کے لیے وہ کافی ہیں۔

جو بھی اپنا بھلا چاہتا ہو، اپنا تزکیہ کرنا چاہتا ہو، امور خیر میں رغبت رکھتا ہو اور جنت کے بلند درجات حاصل کرنا چاہتا ہو' وہ پوری جانفشانی اور تیاری کے ساتھ خود کو آمادہ کر لے اور اللہ سے قریب کر دینے والے اعمال صالح کے ذریعے اپنی حالت سنوارے اور اپنا دل روشن کرے، خود کو محاسن اخلاق اور ربانی آداب سے آراستہ کر لے اور ان کے قالب میں ڈھل جائے تا کہ مومنوں کی راہ سے ہٹ کر ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والے نافرمانوں کی پستیوں سے نہ جا ملے......اس راہ میں اس کی ہمت ٹوٹنے نہ پائے اس کے اعضا شل نہ ہوں، وہ اپنی خواہشات پر نہ چل پڑے اور اللہ سے بدگمان نہ ہونے پائے......

یہ چند ہی تو دن ہیں جو دیکھتے ہی دیکھتے گزر جائیں گے جس میں کامیاب ہو جانے والا کامیاب جب کہ ناکام رہ جانے والا ناکام رہے گا......ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ آئندہ رمضان وہ زندہ صحت مند، طاقت ور، قادر اور با استطاعت رہے گا جس طرح آج ہے یا زمین کے پیٹ اور مٹی کے سپرد ہو جائے گا......اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ کریم میں خیر کے مختلف امور سرانجام دینے میں نہایت مستعد رہتے تھے کیونکہ اس کی فضیلت سے آگاہ تھے اور اپنی امت کو بھی اس کی پہچان کرواتے تھے، اسے اس کی ظاہری و باطنی ہدایات پر چلنے کی راہ سمجھاتے تھے اور اس میں کوتاہی برت کر اسے ضائع کر دینے والے کے نقصان و خسارے سے ڈراتے تھے، ہر اس شخص کو ترغیب دیتے جواب تک بیٹھا اپنے نفس کو امیدیں دلاتا اور وعدے دیتا ہو...... یہاں تک کہ وقت پورا ہو جاتا ہے، ایام گزر جاتے اور مہینہ رخصت ہوتا جاتا ہے، پھر وہ اہل طاعت وصبر کے حاصل کردہ شرف وزکا کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتا رہ جاتا ہو۔

يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا (النساء: ۷۳)

''کہے گا کاش کہ میں انکے ساتھ ہوتا تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کر لیتا''

مگر یہ ندامت ہاتھ سے نکل جانے والے مبارک وقت کو واپس نہیں لاسکتی نہ ہی ضائع ہو جانے والی بابرکت ساعتوں کا عوض بن سکتی ہے۔

مسلمان کو چاہیے کہ جس خیر کے اسباب اس کے لیے مہیا ہو جائیں اور جس کے دروازے اس پر کھل جائیں اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے، وہ کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھے...... بلکہ اس سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی اقتدا کرے جو اپنے قول وفعل میں ہمارے خیر خواہ اور ہم پر مہربان تھے جو اپنے رب عزوجل کے ہاں اس صفت سے موصوف تھے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (التوبة: ۱۲۸)

''تمہارے پاس تم ہی میں سے ایسا رسول آیا ہے جس پر گراں ہے کہ تم

16 اپریل: صوبہ میدان وردک......ضلع سید آباد......مجاہدین کا پولیس اہل کاروں کی گاڑی پر حملہ......7 پولیس اہل کار ہلاک

مشقت اٹھاؤ جو تم پر خیر کا حریص ہے مومنوں کے ساتھ نرم اور مہربان ہے''۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ ہدایت، اخلاقیات اور سنتوں میں سے چند ایک نمونے ہیں، انہیں مضبوط تھام لیں، ان کے قالب میں ڈھل جائیں اور ان پر چلنا شروع کردیں۔

ماہ رمضان کی چند سنتیں:

☆خوب صدقہ وخیرات کرنااور مختلف قسم کے تعلقات استوار کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا:

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال :کان رسول الله صلی الله علیه وسلم أجود الناس، وکان أجود ما یکون فی رمضان حین یلقاه جبریل، وکان جبریل یلقاه فی کل لیلة من رمضان فیدارسه القرآن، فَلَرسول الله صلی الله علیه وسلم حین یلقاه جبریل أجود بالخیر من الریح المرسلة (متفق علیه)

''ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور رمضان میں جب جبرئیل آپ سے ملتے تو آپ پہلے سے زیادہ سخاوت کرتے اور جبرئیل آپ سے رمضان کی ہر رات ملا کرتے تھے آپ سے قرآن سنتے چنانچہ جب جبرئیل آپ سے ملتے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سخاوت کرنے میں تیز آندھی سے بھی بڑھ جاتے''۔

☆روزہ افطار کروانا:

جس قدر طاقت رکھیں روزے داروں کو افطار کروانے کی کوشش کریں تا کہ ان کے جیسا اجر پالیں۔

عن زید بن خالد الجهنی رضی الله عنه قال :من فطَّر صائماً، کان له مثل أجره، غیر أنه لا یُنقص من أجر الصائم شیء (رواه الترمذی وقال :حدیث حسن صحیح)

''زید بن خالد جہنی سے مروی ہے کہتے ہیں کہ جس نے روزے دار کو افطار کروایا اس کے لیے اس کے ثواب کی طرح اجر ہوگا روزے دار کے ثواب سے کچھ کم نہ کیا جائے گا''۔

☆ اخلاص قلب کا حصول:

صیام وقیام میں اللہ سبحانہ تعالی کے لیے اخلاص اختیار کیجیے، دل کو ریا کاری کے شائبے اور نیتوں کی خرابیوں سے بچایئے تا کہ اس کے عوض رمضان کا سب سے بڑا تحفہ حاصل کرسکیں یعنی گذشتہ تمام گناہوں کی بخشش جیسا کہ پیچھے احادیث میں بیان ہوچکا ہے۔

قیام اللیل اورشب قدر کی تلاش:

رمضان کی راتوں میں قیام کرنے کی بھرپور کوشش کیجیے خصوصاً اس کے آخری عشرے میں جن میں ایک رات شب قدر ہوتی ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے

عن أم المؤمنین عائشة رضی الله عنها قالت :کان رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا دخل العشر الأواخر أحیی اللیل وأیقظ أهله وشد المئزر (متفق علیه)

''ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا :جب آخری عشرہ شروع ہوجاتا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور تہبند کس لیتے''۔

جہاد فی اللہ میں شمولیت اورنصرت جہاد:

جہاد فی سبیل اللہ بشمول تمام اقسام مثلاً قتال کرنا، جہاد کی تیاری کرنا، جہاد کی مدد کرنا، جہاد کی ترغیب دینا، مجاہدین کے گھر والوں کی دیکھ بھال اور کفالت کرنا جیسا کہ تاریخ اسلام کے دو بڑے اور معزز ترین معرکے ماہ رمضان میں ہی وقوع پذیر ہوئے یعنی غزوہ بدر جسے یوم الفرقان (حق و باطل کے مابین فرق کردینے والا دن) اور یوم التقی الجمعان (جس دن دو جماعتیں باہم مدمقابل آئیں) کا نام دیا گیا ہے اور فتح مکہ جسے فتح المبین (کھلی فتح) کا نام دیا گیا ہے جس میں زمین کے سب سے پاک حصّے کو شرک اور مشرکین کی نجاست سے پاک کردیا گیا......جس طرح رمضان میں جہاد کا ثواب بہت زیادہ ہے اسی طرح دوران جہاد روزے کا اجر بھی بہت بڑا ہے، اس شخص کے لیے جسے روزہ کمزور نہ کرے۔

أبی سعید الخدری رضی الله عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول :من صام یوماً فی سبیل الله باعد الله وجهه عن النار سبعین خریفاً (متفق علیه)

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ نے اس کا چہرہ جہنّم سے ستر سال کے بقدر دور کردیا''۔

وعن عقبة بن عامر رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :من صام یوماً فی سبیل الله، باعد الله منه جهنم مسیرة مائة عام (رواه النسائی وحسنه الألبانی)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

16 اپریل: صوبہ لغمان.................ضلع قرغئی.................مجاہدین کا افغان آرمی کے قافلے پر حملہ.................ایک کنٹینر اور دو گاڑیاں تباہ ہوگئیں.................5 اہل کار ہلاک اور زخمی

جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ نے جہنّم کو اس سے ۱۰۰ سال کی مسافت پر دور کر دیا''۔

دعائیں اور رب کے حضور آہ وزاری:

دعاؤں کا خوب خوب اہتمام کیجیے! اوران کی قبولیت کے اسباب اختیار کیجیے، جیسے اخلاص، دوران دعا حضور قلب، پست آواز، اپنے گناہوں کا اقرار اور اس کے ساتھ استغفار، تین بار دعا کرنا، خوب گڑگڑانا، جزم کے ساتھ دعا کرنا، قبولیت کا یقین رکھنا اور دعا میں تجاوز نہ کرنا وغیرہ اسباب قبولیت ہیں۔ سورۃ البقرۃ میں روزے کی آیات کے فوراً بعد اللہ تعالی نے دعا کے متعلّق فرمایا:

وَإِذَا سَأَلَکَ عِبَادِی عَنِّی فَإِنِّی قَرِیبٌ أُجِیبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیبُوا لِی وَلْیُؤْمِنُوا بِی لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُونَ (البقرة: ۱۸۶)

''اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلّق پوچھیں تو میں قریب ہوں پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے میں جواب دیتا ہوں چنانچہ انہیں بھی چاہیے کہ وہ مجھے جواب دیں اور مجھ پر ایمان رکھیں تا کہ وہ راہ راست پر آجائیں''۔

شاید یہ اس ماہ کی رحمتوں سے اپنے دامن کو بھر لینے اور اسے کثرت دعا کے ساتھ مخصوص کر لینے کی جانب اشارہ ہے کیونکہ آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

وعن عبد اللّه بن عمرو قال :قال النبی صلی اللّه علیه وسلم: إن للصائم عند فطره دعوة ما ترد (رواه ابن ماجة وأخرجه الطیالسی بنحوه)

''روزے دار کی اس کی افطاری کے وقت ایک دعا رد نہیں کی جاتی''۔

وعن أبی هریرة قال :قال رسول اللّه صلی اللّه علیه وسلم: ثلاثة لا ترد دعوتهم :الإمام العادل، والصائم حتی یفطر، ودعوة المظلوم (رواه أحمد والترمذی والنسائی وابن ماجة)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، امام عادل، روزے دار یہاں تک کے افطار کر لے اور مظلوم کی دعا''۔

مجاهدین کا حق......دعاؤں میں وافر حصہ

مومنین خصوصاً مجاہدین پر آنے والے دردناک مصائب کو دور کرنے کے لیے آج ہم بکثرت دعا اور اس میں اللہ کے سامنے گڑگڑانے کے کس قدر محتاج ہیں چنانچہ اس ماہ کریم میں ہمیں اپنے ہاتھ اللہ سبحانہ تعالی کے حضور اُٹھانے چاہیے اور اس سے ایسے مجبور ولاچار کی مانند سوال کرنا چاہیے جسے تکلیف پہنچی ہو، اس کمزور فقیر کی طرح امید لگانی چاہیے جس کے سامنے سارے در بند ہو چکے ہوں، اس کے سامنے اس بھٹکے ہوئے شخص کی طرح گڑگڑانا چاہیے جس کی منزل گم اور سفر کے تمام اسباب منقطع ہو چکے ہوں......غزوہ بدر کے دن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہمارے لیے نمونہ ہونا چاہیے۔

عن عمر بن الخطاب قال :لما کان یوم بدر، نظر رسول الله صلی الله علیه وسلم إلی المشرکین وهم ألف، وأصحابه ثلاثمائة وتسعة عشر رجلا، فاستقبل نبی الله صلی الله علیه وسلم القبلة، ثم مد یدیه فجعل یهتف بربه؛ اللهم أنجز لی ما وعدتنی .اللهم آت ما وعدتنی ،اللهم إن تهلک هذه العصابة من أهل الإسلام لا تعبد فی الأرض، فما زال یهتف بربه، ماداً یدیه، مستقبل القبلة، حتی سقط رداؤه عن منکبیه، فأتاه أبو بکر، فأخذ رداء ه فألقاه علی منکبیه، ثم التزمه من ورائه، وقال :یا نبی الله !کفاک مناشدتک ربک، فإنه سینجز لک ما وعدک (رواه مسلم)

''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو دیکھا کہ وہ ہزار ہیں اور اپنے صحابہ کو دیکھا کہ وہ ۳۱۹ مرد ہیں، پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے، اپنے ہاتھوں کو پھیلایا اور اپنے رب کو پکارنے لگے...... یا اللہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا! وہ پورا کر! یا اللہ! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا! وہ عطا کر! یا اللہ! اگر مسلمانوں کی یہ چھوٹی سی جماعت ہلاک ہوگئی تو زمین پر تیری عبادت نہ کی جائے گی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کو پکارتے رہے، اپنے ہاتھ دراز کیے رہے، قبلہ کی جانب متوجہ رہے، حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے سے سرک گئی...... پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر کو اُٹھایا اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر ڈال دیا پھر چادر کے پیچھے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹ گئے اور کہنے لگے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے رب سے سرگوشیاں آپ صل اللہ علیہ وسلم کو کافی ہیں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا وعدہ نبھائے گا''۔

ضعفاء کی دعائیں:

ہمیں کمزور عورتوں، بچوں اور بے بسوں کو اس کی ترغیب دینی چاہیے کیونکہ

16 اپریل: صوبہ غزنی............ضلع مقر............مجاہدین کا افغان نیشنل آرمی، پولیس اور مقامی جنگجوؤں کے مشترکہ کمپاؤنڈ پر حملہ............7 اہل کار ہلاک............4 شدید زخمی

ان کی دعائیں فتح ونصرت اوررزق کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قال النبی صلی الله علیه وسلم :هل تنصرون وترزقون إلا بضعفائكم (رواه البخاری)

''تمہارے کمزوروں کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے''۔

معصیت سے دور رهنا:

برے اخلاق، فحش گفتگو، گھٹیا امور، نافرمانیوں کے ارتکاب، اللہ کی حدود کی پامالی اور شور شرابے کی مجالس سے دور رہنا:

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی الله عليه وسلم :إذا كان يوم صوم أحدكم، فلا يرفث، ولا يصخب، فإن سابَّه أحد، أو قاتله، فليقل :إنی صائم (متفق عليه) وعنه أيضاً قال :قال النبی صلی الله عليه وسلم :من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة فی أن يدع طعامه وشرابه (رواه البخاری)

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو بیہودگی اور بدگوئی نہ کرے اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے جھگڑے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جھوٹی بات اور اس پر عمل نہ چھوڑے تو اللہ کو حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور اپنا پینا چھوڑے۔''

آخری بات:

آخر میں ایک عظیم حدیث کے ساتھ یاددہانی کروانا مقصود ہے ......ایسی حدیث مبارکہ جسے سن کر اور پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، دل دہل جاتے ہیں اور نفوس سہم جاتے ہیں......یہی حدیث ہمارے لیے یاددہانی اور نصیحت بن جائے جس کے ہم ہر لمحے محتاج ہیں۔

عن أبی هريرة رضی الله عنه :أن النبی صلی الله عليه وسلم صعد المنبر فقال :آمين، آمين، آمين، قيل :يا رسول الله إنک صعدت المنبر فقلت آمين، آمين، آمين، فقال :إن جبريل عليه السلام أتانی فقال من أدرک شهر رمضان فلم يغفر له فدخل النار فأبعده الله قل آمين، فقلت آمين الحديث (رواه ابن خزيمة وابن حبان فی صحيحه واللفظ له)

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو فرمایا آمین، آمین، آمین پوچھا گیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے فرمایا آمین، آمین، آمین؟ آپ صلی اللہ علیہ وسل نے جواب دیا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا جو ماہ رمضان پائے پھر اس کی بخشش نہ کی جائے وہ جہنّم میں داخل ہوجائے اللہ اسے دور کردے کہیے آمین تو میں نے کہا آمین''۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس ماہ کو مجاہدین کے لیے فتح، بھٹکے ہوؤں کے لیے پناہ، ڈرے ہوؤں کے لیے امن، قیدیوں کے لیے رہائی، تنگ دستوں کے لیے کشادگی، مایوس ونا امید ہوجانے والوں کے لیے امید، کمزوروں کے لیے قوت اور لوٹ لیے جانے والوں کے لیے سہارا بنا دے۔آمین

یقیناً وہ سننے والا، قریب، جواب دینے والا اور مدد کرنے والا ہے۔

وصلی الله وسلم وبارک علی عبده الأمين وآله وأصحابه الطيبين الطاهرين وعلی كل مهتدٍ بهديهم إلی يوم الدين

☆☆☆☆☆

17 اپریل: صوبہ غزنی......ضلع شلگر......افغان آرمی کے قافلے پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ..................ایک ٹینک اور دو فوجی گاڑیاں تباہ............5 فوجی اہلکار ہلاک............6 زخمی

قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قیامت کا ہولناک منظر:

امام غزالی رحمہ اللہ نے قیامت کا بڑا اچھا نقشہ کھینچا ہے۔فرمایا، دیکھو! سورج انتہائی قریب ہوگا، زمین ایسی نرم نہیں رہے گی، ایسا سمجھ لو جیسے تانبے کی ہو اور درخت نہیں، پہاڑ نہیں، آڑ نہیں، کوئی چھت نہیں، کوئی مکان نہیں، کچھ نہیں.....﴿يَوْمَ لاَ ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّــه﴾ اس روز صرف عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا اور لوگ پسینہ میں ہوں گے۔کوئی گھٹنے تک، کوئی ناف تک، کوئی سینہ تک اور بعض منہ تک پسینہ میں ہوں گے...... ایک آدمی آکر ہاتھ پکڑے گا اور کہے گا ٹھہر جاؤ میاں! تم نے ہماری غیبت کی تھی، تم نے ہمارا افلاح حق ضائع کیا تھا اس کے عوض نیکی لاؤ، دوسرا اُدھر سے آئے گا اور کہے گا کہ تم نے ہم سے قرضہ لیا تھا اور ادا نہیں کیا تھا تم نے کہا تھا کہ کس کا دیا جو تمہارا دیں گے، آج کہاں جاؤ گے؟ لاؤ نکالو! تیسرا آئے گا اور گلا پکڑ کر کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ رہتے تھے، تم نے میرے ساتھ منافقت برتی تھی نفاق کا معاملہ کیا تھا تم نے مجھے دھوکا دیا تھا...... چوتھا آئے گا اور کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ تجارت کی تھی اور اس میں اندر اندر قینچی چلائی تھی اور مجھے بنانے کی کوشش کی تھی۔پانچواں آئے گا اور کہے گا کہ میں آپ کے پڑوس میں تھا کبھی بھولے سے بھی آپ نے میرا خیال رکھا تھا؟ چھٹا آئے گا اور کہے گا کہ تم نے ایک مرتبہ مجلس میں آنکھوں کے اشارے سے مجھے ذلیل کیا تھا اور میرا مذاق اڑایا تھا، آج تم سے اس کا مطالبہ ہوگا......

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''ایھــا الـمسکین ''......ذرا اس پس منظر کو سوچ اور اپنی بدحالی کا نقشہ سوچ! اور مخلوق کی طرف جو حقوق کے بارے میں مطالبہ اور مانگ شروع ہوگی ذرا اس کا خیال کر تو اندازہ ہوگا تو کہاں ہے؟ بڑے عجیب انداز سے انہوں نے سمجھایا ہے۔

مذہب اسلام کی تعلیم:

ہمیں چاہیے کہ ہمارے جتنے بچے ہیں آج یہ کلیجے کے ٹکڑے ہیں، ان کو ویسے ہی چھوڑ دو گے تو کل قابو میں نہیں رہیں گے۔ان کو سمجھاؤ، پیار کی جگہ پیار کرو اور شفقت کی جگہ شفقت، مگر ان کی تربیت سے غفلت نہ برتئے، یہ بالکل کلین بورڈ ہیں اس پر آپ جو لکھ دیں گے وہی نقش ہوگا۔

اسی لیے اسلام نے سب سے پہلا مسئلہ دین کا رکھا ہے، پیٹ کا نہیں......بچہ پیدا ہو تو حکم ہے کہ اسے غسل دو، بدن پاک کرو، اس کے داہنے کان میں اذان دو جس میں توحید، اللہ تعالیٰ کی بڑائی، رسالت، عمل آخرت، یہ سارا خلاصۂ اسلام اذان میں ہے اور اس کے بعد دائیں کان میں اقامت کہو۔دونوں کانوں سے سننے کی عادت ڈلوائی کہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نہ نکالے......تو پہلے پاکی اور اس کے بعد سننے والا عمل یہ دین آ گیا اور اس کے بعد پھر مسئلہ نیچے کا ہے......کان سے نیچے منہ ہے اس کے متعلق فرمایا کسی بزرگ سے تحنیک کراؤ کہ کوئی کھجور یا چھوارا چبوا کر اس کے تالو میں لگاؤ، تو کھانے کا مسئلہ بعد کا ہے......سب سے پہلے دین ہے تاکہ مزاج اس کا دینی رہے۔

ماں کے پیٹ سے جنت تک غذا کا نظام:

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ

''ماں کے پیٹ میں ایک خوراک تھی (اور وہ جوڑ کا ہوا خون تھا اس کو فلٹر کر کے پیٹ کے ذریعے پہنچایا اور منہ کی حفاظت کی گئی (یہ اللہ تعالیٰ کا ایک نظام ہے) اسی لیے بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو ناف سے متصل ایک نال ہوتی ہے جو کو دایہ کاٹ دیتی ہے......) پھر دنیا میں آنے کے بعد اب وہ پانی پیتا ہے اور دودھ بھی پیتا ہے گویا اس کے لیے یہاں دو دو نہریں اور دو دو نظام ہیں، اور میں تو کہتا ہوں کہ بچہ پیٹ میں بنتا ہے اور پیٹ نیچے ہے اور دودھ چھاتی میں بنتا ہے اور چھاتی اوپر ہے......اس میں یہ بتایا کہ دنیا میں آنے والے انسانو! روزی کا معاملہ میں ادھر ادھر دوڑانے کی بجائے اوپر کی طرف تمہاری نگاہ ہونی چاہیے۔'' وفــی السمــاء رزقکم '' یہاں بھی بچہ کی روزی اوپر یعنی ماں کی چھاتی سے متعلق ہے نیز ایک منہ اور دو راہیں ہیں معلوم ہوا کہ ماں کے پیٹ سے روزی کا بندوبست ہے، ایک راستہ سے ہے اور یہاں پر دو راستے ہیں اور غذائیں بھی دو۔یعنی دودھ اور پانی، اور بڑے ہونے کے بعد دو کا اضافہ اور ہو جاتا ہے ایک تو حیوانات اور دوسرے نباتات، یعنی بچہ بڑا ہو کر دودھ اور پانی کے علاوہ گوشت، مچھلی اور سبزی ترکاری بھی کھاتا ہے، تو بڑا ہو کر دو کا اضافہ اور ہو جاتا ہے اس طرح چار غذائیں ہو گئیں......اگر ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا تو پھر اس کے لیے غذاؤں کی آٹھ شکلیں ہوں گی کہ جنت کے دروازے آٹھ ہیں اور وہاں جانے کے بعد ٹھاٹھ سے وہ مختلف چیزیں کھاتا رہے گا''۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے بڑا نظام فرما رکھا ہے ہمیں چاہیے کہ ادھر دھیان دیں۔

17 اپریل: صوبہ ننگر ہار............ضلع بٹی کوٹ............بارودی سرنگ دھماکے............افغان آرمی کے 6 اہل کار ہلاک

اللہ جل شانہ کے مخلص بندے:

میں یہ کہہ رہا تھا کہ سب سے پہلا کام دین کا ہے اور اس کے بعد کھانے کا مسئلہ اور کھانے کے بعد پھر بچہ کے لیے تربیت کا مسئلہ ہے......حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے بارے میں ہے کہ مدت رضاعت کے دوران میں رمضان المبارک میں صبح صادق سے مغرب تک کبھی دودھ نہیں پیا، یہ ان کی کرامت تھی اور ان کے ایک بھائی تھے وہ چھاتی کے جس حصّے سے دودھ پیتے تھے تو اس حصّہ سے کبھی انہوں نے دودھ نہیں پیا، ایک ہی طرف سے دودھ پیا، کیسے کیسے لوگ تھے!

روح کو برباد کرنے والی چیزیں:

میں لندن گیا، وہاں معلوم ہوا کہ ہر ایک یا دو مہینے کے بعد پیرس سے وہاں کی فیشن اور وہاں کا کلچر ٹی وی کے ذریعے پہنچتا ہے، اس کے پہنچتے ہی دو مہینے پہلے جتنے کپڑے بنائے تھے وہ سب بے کار ہو جاتے ہیں......اب نیا فیشن، نئے کپڑے...... یہ عذاب نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ سب بے کار چیزیں ہیں......بس یہ سمجھ لو کہ ہمارے خیر خواہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یہ یورپ کے بدمعاش ہمارے خیر خواہ نہیں ہیں، یہ جتنے ایکٹرس ہیں وہ ہمارے خیر خواہ نہیں ہیں، یہ ناول نگار اور افسانہ نگار ہمارے ہمدرد نہیں ہیں اور جو لوگ ٹیکنالوجی کے لیے نئے نئے ذرائع سے جو چیزیں قوموں کے سامنے لا رہے ہیں یہ ہمارے خیر خواہ نہیں ہیں، یہ ہمارے بدن کو کچھ فائدہ پہنچا دیں گے باقی ہماری روح کو برباد کرنے والے ہیں......

سب سے بڑا عبادت گزار:

مسند احمد کی ایک روایت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو اپنے کو حرام سے بچائے''......مرد اور عورتیں سب کان کھول کر سن لیں، حدیث شریف میں ہے ''اعبد الناس''یعنی سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو حرام سے بچے......اب ہم تلاوت بھی کریں اور دعا بھی کریں اور تسبیح بھی پڑھیں اور اس کے بعد حرام سے نہ بچیں تو ہم ''اعبد الناس''یعنی بہت زیادہ عبادت کرنے والے نہیں ہو سکتے۔

تقویٰ کی برکت:

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کسی نے دیکھا کہ رات میں سو رہے ہیں، صبح میں اس شخص نے پوچھا کہ حضرت! آپ کی بزرگی کی بڑی شہرت ہے، آپ تو فیمس ہیں کہ ایسے اللہ والے ہیں، ایسے بزرگ ہیں......آپ نے کہا اسکت! خاموش رہو اور پھر فرمایا ایں ہمہ برکات تقویٰ است ''انما ھذا بالتقوی''یہ تو صرف تقویٰ کی برکت ہے اور تقویٰ کیا چیز ہے؟ گناہوں سے بچنا اور جو کرنے کا حکم دیا ہے وہ کرنا، یہ نفلی طاعت بہت اچھی چیز ہے باقی اصل چیز وہی ہے کہ آپ گناہوں سے بچتے رہیں تو آپ اللہ کے یہاں شب زندہ دار عابد کی طرح ہوں گے اور اگر آپ نے تلاوت، روزہ، دعا سب کچھ کیا مگر اس کے ساتھ ٹی وی بھی چل رہا ہے اور باہر گئے تو بدنگاہی بھی ہو رہی ہے، حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں جو آئے وہ سب اس کے پیٹ کی جہنّم میں آنے دو، یہ بربادی کا پیش خیمہ ہے اس لیے احتیاط کی عادت ڈالو پھر دیکھو اللہ تعالیٰ دل کا کیا سکون دیتے ہیں اور لائف میں کتنا مزہ آتا ہے۔

سب سے مزیدار چیز:

دیکھو! آدمی مزہ طلب کرتا ہے کہ کچھ ٹیسٹ آ جائے، یہ کیا سوکھی سوکھی زندگی! کچھ مزہ آ جائے! لیکن یاد رکھئے تقویٰ میں اور اللہ تعالیٰ سے تعلّق میں، ذکر الٰہی میں، اور نسبت خداوندی میں خدائے پاک نے وہ لذت، وہ مزہ اور وہ ٹیسٹ رکھا ہے کہ اس کے سامنے وہ ساری چیزیں ہیچ ہیں۔

امام غزالی رحمہ اللہ کا ارشاد:

امام غزالی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ایک آدمی سویا ہوا اور اس کے بستر میں پچاس بچھو موجود ہیں ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ اس کو کچھ مزہ آئے گا؟ اس کو نیند آئے گی؟ امام غزالی رحمہ اللہ سمجھا رہے ہیں کہ گناہوں کے ساتھ راتوں کا گزارنا یہ بچھوؤں کے بستر میں سونا ہے......آج دنیا میں اس پر پردہ ہے کل مرنے کے بعد سب ظاہر ہو گا تب پتہ چلے گا کہ وہ کیا تھا؟ اس وقت حقیقت کھلے گی۔ ایک عجیب وغریب واقعہ میرے حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے ایک ملنے والے تھے مولوی مصطفیٰ صاحب انہوں نے ایک عجیب واقعہ بیان کیا کہ دلی میں جمنا میں سیلاب آیا جس سے قریب کے قبرستان کی کچھ قبریں اکھڑ گئیں ایک قبر کھلی تو کچھ لوگوں نے دیکھا کہ مردہ پڑا ہوا ہے اور اس کی پیشانی پر ایک چھوٹا سا کیڑا ہے وہ جب ڈنک مارتا ہے تو پوری لاش لرز جاتی ہے، تھرا جاتی ہے اور اس کا رنگ بدل جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ لاش اپنی اصلی کیفیت پر آ جاتی ہے تو وہ پھر ڈنک مارتا ہے لاش کی پھر وہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ سب دیکھ رہے ہیں اور حیران ہیں، ایک دھوبی تھا، جمنا کے گھاٹ سے آیا تھا اس سے دیکھا نہیں گیا، اس نے ایک کنکری اس کو ماری تو وہ کیڑا اچھلا اور اس دھوبی کی پیشانی پر آ کر ڈنک مارا اور پھر وہیں جا کر بیٹھ گیا تو وہ دھوبی چلانے لگا اور تڑپنے لگا......اس سے کسی نے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ تو اس نے کہا کہ سنو! مجھے ایسی تکلیف ہے کہ مجھے نہ صرف ایک بچھو اور ایک سانپ نے کاٹا ہے اور نہ صرف آگ کا کوئی ایک شعلہ میرے بدن پر رکھ دیا گیا ہے بلکہ مجھے ایسی تکلیف ہے کہ میرے بدن کے ایک ایک عضو میں بلکہ ایک ایک رونگٹے اور بال میں گویا ہزاروں لاکھوں بچھو اور آگ کی چنگاریاں بھر دی گئی ہوں، ایسی کیفیت ہے۔ چنانچہ وہ تین دن تک یوں ہی تڑپتا رہا پھر انتقال کر گیا۔ تو مولوی مصطفیٰ صاحب فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ یہ اس دنیا کا کیڑا نہیں ہے بلکہ برزخ کے عذاب کی شکل ہے۔ میں نے سوچا کہ اس کے لیے دوسرا علاج

17 اپریل: صوبہ ہرات............صدر مقام رباط سنگی......................نیٹو سپلائی کا نوائے پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ.....................ایک رینجر گاڑی اور آئل ٹینکر تباہ...........4 پولیس اہل کار زخمی

ہے، قریب جا کر ہمت کر کے بیٹھا اور کچھ سورتیں، یٰسین شریف، قل ھواللہ احد وغیرہ پڑھنا شروع کیا، جب میں نے قرآن کریم کی تلاوت شروع کی تو وہ کیڑا چھوٹا ہونا شروع ہوا اور ہوتے ہوتے ذرا سا ہو کر ختم ہو گیا، جب وہ ختم ہو گیا تو ہم لوگ بہت خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عذاب سے نجات دی، اس کا کفن برابر کر کے قبر بند کر دی۔ اب اس سے گناہوں کی سزا کا اندازہ لگائیے، معلوم نہیں اس سے کون سا جرم ہوا ہوگا، اللہ تعالیٰ کے غضب کی کون سے شکل اس میں ہو، کچھ نہیں کہہ سکتے۔

صاف صاف باتیں:

یہ سب قبر کے سانپ بچھو ہم تیار کر رہے ہیں، ہم ان بری چیزوں کو دیکھ دیکھ کر اپنی آنکھوں میں بچھوؤں کا پوائزن بھر رہے ہیں، یہ آسان مسئلہ نہیں ہے، رونے کی چیزیں ہیں۔ آج ہم بہت اچھلتے ہیں اور کودتے ہیں کہ بہت زوردار اور شاندار منظر اور سین ہے...... وہاں پتہ چلے گا کہ وہ سین تھا یا سم (زہر) تھا اپنے اندر جو روگ ہم نے پال رکھے ہیں خدا کے لیے ان کو دور کرو، یہ صاف صاف اور کھری کھری باتیں ہیں، اللہ پاک ہمیں اس کا احساس دیں اور ہم اسے سوچیں دیکھو! کام مل کر ہوتا ہے، اگر شوہر نہ چاہے تو پریشانی اور بیوی نہ چاہے تو پریشانی، سب مل کر یہ طے کر لیں! یہ نیچے مرد بیٹھ ہیں اور اوپر عورتیں ہیں سب یہ طے کر لیں کہ ہم کو ماحول بدلنا ہے اور جب ماحول بدلے گا تو دین پر چلنا آسان ہوگا یہ طے کر لیں گے کہ ہم نے خرافات کو مٹائیں گے۔

کسی پہ بے مرے جینے کا کچھ مزہ ہی نہیں:

اب یہ کوئی بات ہوئی کہ ہم برسوں سے بیان سن رہے ہیں مولانا بھی خوش ہو گئے اور آپ بھی خوش ہو گئے ...... کچھ کام کیجیے، کچھ تبدیلی لائیے اور اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلّق پیدا کیجیے کہ آپ کہہ سکیں کہ ہم بھی خدا رکھتے ہیں! یہ سب مٹی کے ڈھانچوں سے کیا ہوتا ہے؟ حضرت جی مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے بڑے سے بڑا اوزیر ہو یہ سوچو کہ وہ کل کو مٹی تھا اور آئندہ کل بھی مٹی ہوگا اور جب اس کی دو حالتیں مٹی کی ہیں تو درمیانی حالت میں یہ چلتا پھرتا ڈھانچہ کیا کر سکتا ہے؟ جو خدا چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے وزیروں سے کچھ نہیں ہوتا، اور فرمایا یہ وزراء اور پریزیڈنٹ ہیں یہ سب منی کے قطرے ہیں اور یہ خاک کے تودے ہیں، خاک کے تودوں سے اور خاک کے ڈھیلوں سے بھی کچھ ہوتا ہے؟ کیا والی حق تعالیٰ کی ذات ہے اس پر اعتماد کرو اور ماحول میں تبدیلی پیدا کرنے کا جذبہ پیدا کرو، کیوں بھئی کریں گے آپ لوگ؟ آپ گھر کا سدھار کرو، ان شاء اللہ تعالیٰ مزے دار زندگی ہوگی اور جینے کا لطف آجائے گا، سچ ہے:

؎ کسی پہ بے مرے جینے کا کچھ مزہ ہی نہیں

بچوں کی ذہنی تربیت کی ضرورت ہو تو ان ماؤں بہنوں کو چاہیے کہ بچوں کا ذہن بنائیں، بزرگوں کے قصے سنائیں، ان کے ذہن میں دین کی عظمت بٹھائیں، دیکھو! سمجھانے والوں نے کیسے سمجھایا، ایک قصہ سنا کر ختم کرتا ہوں...... بڑے پیر صاحب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ بہت مشہور بزرگ گزرے ہیں ان کا ذہن ان کے والدین نے کیسے بنایا...... ماں نے کہا بیٹا! جب پیاس لگے تو اللہ سے کہو اے اللہ! پانی دے اور جب بھوک لگے تو کہو اے اللہ! کھانا دے اور ایک جگہ مقرر کر دی تھی کہ یہاں بیٹھ کر دعا کیا کرو اور اوپر ایسا طاقچہ تھا جس میں ادھر سے سوراخ تھا اس سے وہ کھانا اور پانی بڑھا دیتے تھے اور ان کا ذہن بنتا رہا کہ مانگنے سے خدا دیتے ہیں بھوک خدا دور کر دیتے ہیں اور پیاس خدا دور کرتے ہیں۔ ایک روز اتفاق ہوا کہ ماں باپ نہیں تھے اور وہاں بیٹھ کر دعا کی کہ اے اللہ! بھوکا ہوں کھانا چاہیے! پیاسا ہوں پانی چاہیے! فوراً غیب سے کھانے اور پانی کی شکل ہو گئی۔

مغربی تهذیب......میٹھا زهر:

یہ جو آپ کا ویسٹرن کلچر ہے، یہ تو بہت ہی سلو پوئزن اور بہت ہی سویٹ کوٹنگ ہے، یہ تو بہت ہی گہری چال ہے اس کو تو سمجھنا ہی مشکل، یہ تو بہت میٹھے انداز میں آتے ہیں وہ کبھی آ کر آپ کو یہ نہیں کہیں گے کہ نماز مت پڑھیے، کبھی آپ کو یہ نہیں کہیں گے کہ ہمارے بن جائیے وہ تو آپ کے سامنے ایسی چیزیں لائیں گے کہ آپ خود بخود دھیمے دھیمے تبدیل ہونا شروع ہوں گے اور آپ کا دینی ذہن ختم، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دیں کہ اس جہنّم کی آگ سے بچیں جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے اور اس پر مضبوط قسم کی اٹھا پٹک کرنے والے سخت فرشتے ہوں گے، ان میں بڑی تفصیلات ہیں مگر اتنا کافی وافی ہے اور خلاف عادت میں زور سے بولا منشا صرف یہ تھا کہ کسی طریقہ سے ذہن میں یہ بات بیٹھے اللہ تعالیٰ ہمیں نیک بنائیں اور اصلاح کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

دورونے والے:

دیکھو! جو بڑے لوگ تھے وہ تو بے چارے سب کرنے کے باوجود روتے تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ سے میں نے سنا فرمایا دو رونے والے ایسے دیکھے ہیں کہ ان جیسے رونے والے میں نے نہیں دیکھے...... ایک میرے والد صاحب نوراللہ مرقدہ (مولانا یحییٰ صاحب رحمہ اللہ جو حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے خلیفہ تھے) اور دوسرے شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ، ایسے دو رونے والے میں نے نہیں دیکھے...... وہ ایسا روتے تھے ایسا روتے تھے کہ پڑوسیوں کو رحم آجاتا تھا تو جو بہت کچھ کرتے تھے ان کو آخرت کی فکر تھی اور زور و قطار روتے تھے اور ہم لوگ کچھ نہیں کرتے اور ہمیں ہنسنے سے فرصت نہیں...... اللہ پاک ہمیں بھی چوبیس گھنٹوں میں تھوڑی دیر رونے کی توفیق عطا فرمائیں، یہ رونا جہنّم کی آگ کو بجھائے گا جسے سات سمندر نہیں بجھا سکتے، یہ بڑی چیز ہے اللہ تعالیٰ کی اس کی فکر اور احساس دیں، آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمدالله رب العالمين

☆☆☆☆☆

18 اپریل: صوبہ سرپل......ضلع سوزمہ قلعہ......مجاہدین کی کاروائی......2 پولیس اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی......ایک فوجی مرکز، رینجر زگاڑیاں تباہ

فضائل وفوائد ذکرِ الٰہی

مولانا محمود الحسن غفنفر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے دل دو چیزوں غفلت اور گناہ سے زنگ پکڑتا ہے اور دو چیزوں سے ہی زنگ دور کیا جاسکتا اور دل کو روشن کیا جاسکتا ہے۔ استغفار اور ذکر الٰہی۔حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

''ہر چیز کو چمکانے کے لیے کوئی نہ کوئی چیز ہوتی ہے لیکن دلوں کو ذکر الٰہی سے ہی چمکایا جاسکتا ہے''۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہ مقولہ ہے کہ ذکر مومن کی جنت ہے جنتی محض دنیا کی جنت میں داخل نہیں ہوگا بلکہ اخروی جنت میں بھی داخل ہوگا۔ایام اسیری اور قید وبند کے دنوں میں فرمایا کرتے تھے کہ دشمن میرا کیا بگاڑیں گے؟ میری جنت تو میرے سینے میں ہے جہاں جاؤں ساتھ ہے۔قید وبند میری خلوت ہے، قتل میرے لیے شہادت ہے اور جلاوطنی میری سیاحت ہے۔ایام اسیری میں سجدہ کے اندر کثرت سے یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک

''الٰہی اپنے ذکر وشکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما''۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شیخ مجھ سے کہنے لگے محبوس وہ نہیں جسے قید کردیا جائے۔بلکہ محبوس وہ ہے جس کا دل اپنے رب سے رک جائے۔اسیر وہ نہیں جو گرفتار ہوجائے بلکہ اسیر وہ ہے جو خواہشات کا اسیر ہوجائے۔ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ شریف کی طرف سفر کرتے ہوئے جمدان پہاڑ سے گزرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

''مفردون سبقت لے گئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مفردون کون لوگ ہیں؟ فرمایا کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں''۔(صحیح مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ذکر الٰہی کے لیے کوئی قوم جب اور جہاں بیٹھتی ہے تو ملائکہ ان پر گھیرا ڈال لیتے ہیں اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا اپنی مجلس میں تذکرہ فرماتے ہیں''۔(صحیح مسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

ایک روایت صحیحین میں ہے جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں۔

''میں اپنے بندے کے ظن کے مطابق اس سے معاملہ کرتا ہوں جب مجھے یاد کرتا ہے میں علم کے لحاظ سے اس کے پاس ہوتا ہوں، اگر مجھے دل میں یاد کرے تو میں دل میں اسے یاد کرتا ہوں مجلس میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔میری طرف بالشت آئے تو میں ہاتھ برابر آتا ہوں۔ہاتھ بھر آئے تو میں دو ہاتھ برابر قریب آتا ہوں، چل کر آئے تو میں دوڑ کر آتا ہوں''۔

ترمذی شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قیل یا رسول الله وما ریاض الجنة قال حلق الذکر

''جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو وہاں سے کچھ کھایا کرو۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے استفسار کیا جنت کے کون سے باغات ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر الٰہی کے حلقے''۔

ذاکروں میں وہ ذکر افضل ہے جو صرف تسبیح پر ہی نہ رہے بلکہ مجاہد افضل ہے جو جہاد ہی نہ کرے بلکہ ذکر الٰہی کا خاص خیال رکھے۔

قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے:

يَـاَيُّهَـا الَّـذِيـنَ امَـنـوا اِذَا لَـقِيتُـم فِئَةً فَاثبُتُوا وَاذكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُم تُفلِحُونَ (الانفال: ۴۵)

''اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کو یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو''۔

ذکر کثیر کے متعلق متفرق مقامات پر اللہ کریم نے ذکر فرمایا ہے:

وَاذكُـرنَ مَـا يُتـلٰـى فِـي بُيُوتِكُنَّ مِن ايٰتِ اللّٰهِ وَالحِكمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا (الاحزاب: ۳۴)

''اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں ان کا ذکر کرتی رہو یقیناً اللہ تعالیٰ لطف کرنے والا اخبردار ہے''

مزید ارشاد فرمایا:

وَالذّٰکِرِینَ اللّٰہَ کَثِیرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُم مَّغفِرَۃً وَّاَجرًا عَظِیمًا (الاحزاب: ۳۵)

"بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے"۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"انسان پر جو گھڑی خالی گزری وہی قیامت کو حسرت کا موجب ہوگی"۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعا حدیث ذکر فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

ہر شے کے لیے صیقل ہے دلوں کی صیقل ذکر الٰہی ہے۔ عذاب الٰہی سے بچانے کے لیے انسان کے لیے ذکر الٰہی سے زیادہ کوئی چیز بہتر نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا جہاد فی سبیل اللہ سے بھی؟ فرمایا خواہ تلوار مارتے مارتے خود ہی شہید و پرزہ پرزہ کیوں نہ ہو جائے۔

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے پاس جانے کا اتفاق ہوا آپ نے نماز فجر ادا کی پھر وہیں بیٹھ گئے تقریباً دو پہر تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہے ذکر سے فارغ ہو کر میری طرف التفات فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"یہ تو میرا ناشتہ ہے اگر یہ ناشتہ نہ کروں تو یقیناً میری قوت سلب ہو جائے"۔

(ذکر الٰہی، حافظ ابن القیم الجوزی رحمہ اللہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہیبت و جلال الٰہی سے جو تم اس کی تہلیل و تکبیر اور تحمید کرتے ہو وہ اللہ کے عرش کے گرد و نواح گھومنے لگ جاتا ہے اور شہد کی مکھیوں کی طرح آواز کرتی ہیں اور اپنے فاعل کو یاد کرتی ہیں کیا تمہیں پسند نہیں کہ تمہیں بھی کوئی چیز عرش الٰہی کے پاس یاد کرے اور تمہارا تذکرہ کرے؟" (مسند امام احمد)

ذکر الٰہی سے اللہ جل شانہ ذاکر کے لیے جنت میں درخت لگا دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"معراج کی رات ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے اے محمد میری طرف سے اپنی امت کو سلام دینا اور کہنا جنت کی زمین بھی نہایت اعلیٰ ہے اور اس کا پانی بھی میٹھا ہے اور بے نمکین ہے۔ مگر وہ صاف چٹیل میدان اور اس کے پودے ہیں۔ سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ اللہ اکبر"۔ (ترمذی)

ذکر الٰہی سے جو انعامات حاصل ہوتے ہیں وہ دیگر اعمال سے نہیں ہوتے۔

چنانچہ صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص روزانہ سو مرتبہ **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر** پڑھے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں اور صبح سے شام تک وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے اعمال سے بڑھ کر کسی کا عمل افضل نہیں ہوتا الا یہ کہ اس سے بڑھ کر کوئی عمل کرے۔ اور جو شخص دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہے اس کے تمام گناہ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں معاف ہو جاتے ہیں"۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی مثال ہے"۔

ذکر الٰہی سے انحراف اپنے نفس پر ظلم کرنے کے مترادف ہے، قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

وَلَا تَکُونُوا کَالَّذِینَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنسٰھُم اَنفُسَھُم اُولٰئِکَ ھُمُ الفٰسِقُونَ (الحشر: ۱۹)

"اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ (کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا۔ اور ایسے ہی لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں"۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

"جہادی کارروائیوں کے دوران ایسی حکمت عملی سے کام لیا جائے کہ لوگوں کو جانی اور مالی نقصان ہرگز نہ پہنچے، عوامی نقصانات سے اجتناب کی جو ہدایات 'لائحہ' میں آپ پر لازم کی گئی ہیں ان پر عمل کرنا آپ کا دینی فریضہ ہے اور ان کی مخالفت دنیا و آخرت کا نقصان ہے، لہٰذا میں دوبارہ تاکید کرتا ہوں اس معاملے میں انتہائی احتیاط سے کام لیں، اس لیے کہ دشمن تو جان بوجھ کر عام لوگوں کا نقصان چاہتا ہے۔ پس آپ کا فرض بنتا ہے کہ ان نازک حالات میں اپنی ذمہ داریاں بھرپور انداز میں سرانجام دیں"۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ

18 اپریل: صوبہ پکتیکا.........ضلع زرمت.........مجاہدین کا ایک پیدل فوجی دستے پر حملہ.........6 فوجی ہلاک.........2 زخمی

اے امت مسلمہ! آؤ جہاد کی طرف

شیخ اسامہ بن لادن رحمۃ اللہ علیہ

دسمبر ۲۰۰۸ء میں غزہ پر اسرائیل کی جارحیت کے تناظر میں، محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا پیغام

آپ جانتے ہیں کہ امریکہ کے زوال پذیر ہونے سے صلیبیوں کی بنیادیں اور شریانیں تباہ ہوگئی ہیں۔ کیونکہ امریکہ کی تباہی کا سب سے بڑا خطرہ اسرائیل کے وجود کو ہے۔ امریکہ کا یہ ڈرامائی زوال، اسرائیل کے غزہ پر ظالمانہ حملے کرنے کی ایک بڑی وجہ تھا۔ شیطان بش کی مدتِ صدارت کے آخری دنوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ اقدام کیے گئے۔ اس عشرے کے دوران امریکہ نے ظلم اور شدید نفرت کا جو رویہ اختیار کیا، آج تک کسی نے مسلمانوں کے خلاف نہ کیا تھا۔ وائٹ ہاؤس نے اپنی فوجوں کو افغانستان میں مجاہدین کے خلاف کارروائی کا حکم دیا اور عراق میں ان کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ قبل اس کے کہ امریکہ کی کمزوریاں کھل کر سامنے آجائیں، اس سے پہلے کہ "ویٹو" کا نظام تباہ ہو جائے، قبل اس کے کہ دنیا اسرائیل کی اعلانیہ ناانصافی کی پشت پناہی چھوڑ دے اور اس کے کبر وغرور کے خلاف آواز بلند سے بلند تر ہوتی چلی جائے۔ اسرائیل نے بھی بش حکومت کے خاتمے سے قبل ہی اس خوف ناک قتلِ عام کا آغاز کر دیا تاکہ وہ اپنے صہیونی مفادات کا تحفظ کر سکے۔

اے امت مسلمہ! امریکی حکومت کی کمزوریوں اور زوال کی بحث اور امریکی معیشت کی تباہی محض ایک تخمینہ نہیں ہے بلکہ اب تو اس کے تجربہ کار رہ نماؤں نے بھی اس بات کو مان لیا ہے، جسے وہ اب زیادہ دیر تک چھپا نہیں سکتے، نئے امریکی نائب صدر نے کہا ہے کہ مسائل ہماری توقعات سے بھی بدتر ہیں۔ امریکہ کی موجودہ معیشت تباہی کے خطرے سے دوچار ہے۔ سپین کا وزیر تجارت کہتا ہے "شاید تمام دنیا کی معیشت تباہ ہو جائے"۔ مزید برآں، سابق نگران وفاقی چیئرمین ایلس گرین سپین نے کہا کہ "معاشی مصائب کے موازنے میں سب سے بڑی پریشانی ایک پکنک (تفریح) معلوم ہوتی ہے"۔ فرانس کا صدر نکولس سرکوزی اس مسئلے کو ایسے بیان کرتا ہے کہ "گہرائی میں دیکھا جائے تو عالمی معاشی نظام تباہی کے دھانے پر کھڑا ہے"۔

میں یہ کہوں گا کہ وہ اب بھی تباہی کے راستے پر ہیں اور اللہ کی شان ہے کہ اس نے ان بے انصاف لوگوں کو ناانصافیوں کا بدلہ دیا ہے۔ جرمنی کے وزیر خارجہ کا کہنا ہے "دنیا اب کبھی اس مقام پر واپس نہیں جا سکے گی جیسا وہ اس مسئلے سے پہلے تھی۔ عالمی معاشی نظام میں امریکہ اپنا مقام بطور سپر قوت برقرار نہیں رکھ سکے گا"۔

مگر اصل سوال یہ ہے کہ آیا امریکہ آنے والی دہائیوں میں ہمارے خلاف جنگ جاری رکھ سکے گا؟ میں آپ کے سامنے امریکہ کی خبر رساں ایجنسیوں کی رپورٹ بیان کرتا ہوں جو یہ ثابت کرتی ہے کہ آئندہ آنے والے دنوں میں امریکہ کی طاقت زوال پذیر ہو جائے گی۔ دراصل اسلام کے بیٹوں نے جہاد کا جو علم، صہیونیوں کے خلاف بلند کیا ہے اسی کی بدولت دشمنانِ اسلام کو تباہ کن نتائج کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور یہ بات سات سال کی جنگ میں بالکل واضح ہو چکی ہے۔

مختلف رپورٹس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۷۰ فی صد امریکی، صدر بش کے جانے سے خوش ہیں جس نے انہیں ایک ایسی جنگ میں جھونک دیا ہے جہاں ان کی بقا خطرے میں ہے۔ انہیں ایک ایسے اقتصادی بحران سے دوچار کر دیا ہے، جس نے انہیں ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس نے اپنے پیش رووں کو قبر (گڑھا) وراثت میں دی ہے، ان کے لیے دو بدترین چیزیں چھوڑی ہیں۔ ایک ایسی دو دھاری تلوار نگلنے کے لیے دی ہے جو انہیں زخمی کر رہی ہے مگر اس کے باوجود انہیں اس کا سامنا کرنا ہے۔ اور بدترین ترکہ تو وہ طویل گوریلا جنگ ہے جس میں ان کا سامنا ایک صابر اور ثابت قدم دشمن (مجاہدین) سے ہے ان، کے جنگی مصارف کو پورا کرنے کا ذریعہ صرف سودی قرضوں کا وبال ہے۔ اگر وہ اس جنگ سے پیچھے ہٹتے ہیں تو یہ ایک فوجی شکست ہوگی اور اگر وہ اسے جاری رکھتے ہیں تو وہ اقتصادی بحران کا شکار ہو جائیں گے۔ وراثت میں اُسے دو جنگیں ملی ہیں اور وہ ان میں سے ایک کو بھی جاری رکھنے کا روادار نہیں ہے، جب کہ اب ہم اس کے لیے مزید نئے محاذ کھولنے جا رہے ہیں، ان شاء اللہ۔

صبر بہترین ہتھیار ہے اور تقویٰ بہترین سواری۔ اگر ہم شہادت کا مرتبہ پا جائیں تو یہی تو ہم چاہتے ہیں۔ میں تمام مسلم اُمہ کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ نے ہمیں جو نعمتیں عطا کی ہیں اور جو صبر عطا کیا ہے اس کی بدولت ہم اگلے سات سال تک جہاد جاری رکھنے کے قابل ہوئے ہیں۔ اور ان شاء اللہ اس سے اگلے سات سال اور پھر ان سے بھی اگلے سات سال اللہ کی نصرت کے سہارے یہ جہاد جاری رکھیں گے!

اے امت مسلمہ! تمہیں اپنے دین کے دشمنوں کے خلاف جہاد جاری رکھنے کے لیے اپنے مجاہد بھائیوں کی مدد کرنی چاہیے۔ اپنے دشمنوں کو عراق و افغانستان اور باقی تمام محاذوں (جو کہ صہیونی طاقتوں نے تمہارے خلاف تمہارے علاقوں فلسطین، وزیرستان، اسلامی مغرب اور صومالیہ میں کھول رکھے ہیں) پر اُلجھائے رکھنے کے لیے تم پر واجب ہے کہ تم اپنے مال اور جان سے مجاہدین کی مدد کرو۔ (بقیہ صفحہ ۲۱ پر)

18 اپریل: فاریاب جیل..........مجاہدین کا اپنے 4 ساتھیوں کو رہا کروانے کے لیے حملہ..........5 فوجی ہلاک..........مجاہدین ساتھیوں کو بحفاظت لے جانے میں کامیاب

امام کے ساتھ گزرے ایام

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری دامت برکاتہم

محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے ساتھ گزرے ایام کی بابرکت یادیں' شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ تازہ کرتے ہیں.....شیخ حفظہ اللہ کی یہ بصری گفتگو ادارہ السحاب کی جانب سے عنقریب نشر کی جائے گی، ان شاء اللہ۔

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ

پوری دنیا میں میرے مسلمان بھائیوں کے نام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ......امابعد:

امام کے ساتھ گزرے ایام نامی سلسلہ، جس میں مَیں امام مجدد شیخ اسامہ بن لادن کے ساتھ گزرے اپنے روز وشب اور پیش آنے والے واقعات کا کچھ ذکر آپ کے سامنے رکھتا ہوں، اس سلسلہ کی یہ پانچویں مجلس ہے۔ اللہ تعالیٰ شیخ اسامہ پر ڈھیروں رحمتیں فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ خیر پر اکٹھا فرمائے۔

پچھلے حلقے میں مَیں نے تورا بورا میں پیش آنے والے واقعات کے حوالے سے گفتگو کا آغاز کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں دوستوں اور دشمنوں دونوں کے حوالے سے بات کروں گا۔ دوستوں کے حوالے سے بات شروع ہوئی اور اس کے ذیل میں مَیں نے سب سے پہلے عالمِ ربانی شیخ مجاہد شیخ یونس خالص رحمہ اللہ کے حوالے سے کچھ بات کی اور اس کے بعد قائد شہید معلم اوّل گل رحمہ اللہ کے حوالے سے کچھ بات کی اور پھر قاری عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ تذکرہ آپ کے سامنے رکھا۔ میں دوبارہ اس امر کی وضاحت کرتا چلوں کہ میں اپنی اس گفتگو میں صرف شہدا ہی کے تذکرے پر اکتفا کر رہا ہوں، جب کہ وہ لوگ جو ابھی تک بقیدِ حیات ہیں اُن کا تذکرہ میں اِس لیے نہیں کر رہا کہ دشمن اُن کو کوئی نقصان نہ پہنچائے کیونکہ جنگ ابھی تک اپنے جوبن پر ہے اور دشمن ہر چھوٹی بڑی معلومات کے پیچھے لگا ہے۔ لیکن اِن زندہ لوگوں کے ہمارے اوپر جو احسانات ہیں ممکن نہیں کہ ہم اُنہیں فراموش کر سکیں اور اُنہیں بھول جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اُن کے احسانات کا کسی حد تک بدلہ چکا سکیں اور اگر نہ بھی چکا سکیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری طرف سے اس کی جزائے خیر اُنہیں عطا فرمائے۔ ہمارے دل اُن حضرات کے احترام، اُن کی محبت، اُن کی جلالتِ قدر اور اُن کے شکر سے بھرے ہیں۔ اور ان شاء اللہ ایک دن آئے گا کہ ہم ان کے خود پر، مجاہدین پر اور جہادی تحریک پر احسانات اور ان کے فضائل کا تذکرہ ببانگ دہل کر سکیں گے۔

اس حلقے کی ریکارڈنگ سے قبل میں ایک بھائی سے تورا بورا اور اس کے حصار کے بارے بات کر رہا تھا تو انہوں نے میری توجہ شام کے شہر حمص میں ہونے والے ہمارے بھائیوں کے حصار کی طرف مبذول کروائی، کہ کس طرح اقوامِ متحدہ نے انہیں برملا دھوکہ دیا۔ یہ وہ خبیث ادارہ ہے جس پر دنیا کی پانچ بڑی قوتیں مسلط ہیں، تاکہ اس کے ذریعے دنیا کو یہ دھوکہ دے سکیں کہ ہم لوگ حقوقِ انسانی کے علم بردار ہیں، جب کہ حقیقت میں اس سے مراد ان پانچ قوتوں کے حقوق ہیں نا کہ عام انسان کے۔ اور ان کے یہ دعوے کہ ہم انسانوں کے درمیان مساوات کے حامی ہیں محض دھوکہ ہے، جیسا کہ میں نے اپنی کتاب "فُرسانٌ تَحتَ رَایَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم" کی دوسری طبع میں اس کا ذکر کیا ہے کہ کس طرح یہ خبثا جھوٹے دعوے کرتے ہیں کہ وہ تمام انسانوں کو ایک سا سمجھتے ہیں اور اِن کے مابین رنگ ونسل، جنس اور مذہب کی بنیاد پر کوئی تفریق نہیں کرتے، جب کہ دو بنیادوں پر یہ خود انسانوں کے درمیان تفریق کرتے ہیں۔

اول وطن اور زمین کی بنیاد پر، کہ کس طرح یہ ایک امت کے مابین زمین کی بنیاد پر فرق کرتے ہیں، یہ شامی ہے، یہ مصری ہے، یہ ہندی ہے اور یہ پاکستانی۔ اصل میں اِس سے ان کا مقصد ایک امت کو پچاس سے زائد ٹکڑوں میں تقسیم کر دینا ہے جب کہ فی الاصل ہم ایک ہی امت ہیں۔

ایک دوسری تقسیم جس کا یہ ذکر نہیں کرتے وہ قوت کی بنیاد پر تفریق وتقسیم ہے۔ ایک جانب یہ لوگ جمہوریت، مساوات اور عدل جیسے کھوکھلے نعرے لگاتے ہیں جب کہ دوسری جانب یہ لوگوں کے مابین قوت کی بنیاد پر تقسیم بھی کرتے ہیں۔ ان کے ہاں پانچ بڑی قوتیں ہیں جو اس دنیا پر قابض اور دیگر انسانوں پر مسلط ہیں، جنہیں یہ دوسرے درجے کے انسان سمجھتے ہیں۔ الغرض اِس خبیث ادارے نے حمص میں ہمارے بھائیوں کو دھوکہ دیا اور اپنے تئیں اُنہیں حصار سے نکالا اور پھر اُنہیں بشار الاسد کے درندوں کے حوالے کر دیا جو اب بھی ان کے زندان خانوں میں پڑے ہیں۔

اس بات کا تذکرہ ان شاء اللہ آگے چل کر آئے گا کہ ایسی ہی پیش کش تورا بورا میں ہمیں بھی کی گئی تھی کہ آپ لوگ حصار سے نکل آئیں اور خود کو اقوامِ متحدہ کے حوالے کر دیں، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے ہم نے اس سے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ یا تو ہم خود نکلیں گے اور یا پھر موت تک جنگ کریں گے اور الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی توفیق بھی مرحمت فرمائی۔

19 اپریل: صوبہ میدان وردک.................ضلع چک.................مجاہدین کا افغان فوجیوں پر حملہ.................5 فوجی ہلاک.................متعدد زخمی

تورا بورا اور اس سے متعلق دوستوں کے حوالے سے گفتگو کی جانب لوٹتے ہیں۔ آج میں ایک اور عظیم بطل اور شہید کے حوالے سے گفتگو کرنا چاہوں گا جنہوں نے تورا بورا میں ہمارے ساتھ بے پناہ تعاون کیا۔ میری مراد بطل جلیل، شہید مولوی نور محمد ہیں۔ اللہ اُن پر بے شمار رحمتیں فرمائے۔ یہ اسلام کے وہ شیر ہیں جن کی صداقت اور باطن کی پاکیزگی کو بڑے بڑے شدائد اور امتحانات نے ثابت کیا۔ آپ ایک نوجوان عالم اور مجاہد تھے اور آپ کا تعلق جلال آباد میں بسنے والے وزیر قبائل سے تھا۔ طالبان کے وقت میں آپ کے پاس مسئولیت بھی تھی اور آپ ایک ولسوال تھے۔ ولسوال کو آپ یوں سمجھ لیں جیسے ہمارے ہاں ایک شہر کا نگران ہوتا ہے۔ یہ والی (یعنی صوبے کے نگران) کے تحت ہوتا ہے۔ طالبان کے وقت میں آپ امارت کی جانب سے مسئول تھے اور پھر جب صلیبی جنگ کا آغاز ہوا تو آپ فوراً مجاہدین کے ساتھ آ کر مل گئے۔ پھر جب ہم لوگ تورا بورا میں تھے تو یہ جاں باز مجاہد چند دیگر مجاہدین کے مجموعے کے ساتھ پہاڑ پر چڑھ کر ہمارے پاس آئے، ہم سے ملاقات کی اور شیخ اسامہ بن لادن سے کہا کہ میں آپ کے حکم کے تابع ہوں، آپ مجھے جو چاہے حکم دیں میں جو کچھ بھی میری استطاعت میں ہوگا اس پر لبیک کہوں گا۔ یہ بھائی تورا بورا کے بعد شہید ہو گئے اور میرے گمان میں انہیں قتل کرنے والے امریکہ کے آلہ کار منافقین ہیں۔ آپ اور آپ کے ایک بھائی کو پشاور میں قتل کیا گیا۔ اللہ آپ پر رحمتوں کی بارش فرمائے۔

مولوی نور محمد تورا بورا کے پہاڑ پر ہمارے ساتھ ہی تھے اور اُنہوں نے ہمارے ساتھ بے پناہ تعاون کیا۔ مجھے یاد ہے کہ اُنہوں نے اور اُن کے ساتھ کچھ دیگر انصار اور بھائیوں نے شیخ اسامہ بن لادن کے ساتھ یہ عہد کیا تھا کہ ہماری آپس کی یہ اخوت دنیا و آخرت دونوں میں قائم رہے گی۔ الحمد للہ مجھے بھی اس عہد میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے کہ میں نے بھی ان کے ساتھ اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور ہم نے شیخ اسامہ کے ہاتھ پر یہ بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سے قبول فرمائے۔

اس دوران ایک لطیف واقعہ یہ پیش آیا کہ مولوی نور محمد رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا کہ ایمن الظواہری کہاں ہیں؟ سنا ہے کہ وہ زخمی ہیں یا شاید شہید ہو گئے ہیں؟ اس پر میں ہنس پڑا اور میں نے کہا کہ نہیں، نہیں! وہ بالکل خیریت سے ہیں۔ اس موقع پر میں نے ان سے کہا کہ مولوی صاحب! اس وقت ہماری مثال بالکل سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما جیسی ہے، ہر طرف سے گھراؤ ہے اور دشمن پیچھے پڑا ہے، تو وہ کہنے لگے کہ آپ نے بالکل سچ کہا، واقعی ہماری مثال اس وقت ایسی ہی ہے۔

مولوی نور محمد رحمہ اللہ نے ہماری بہت سے مواقع پر مدد کی۔ ان میں سے ایک اہم تعاون یہ تھا کہ ان کے جلال آباد میں سرکردہ لوگوں کے ساتھ روابط تھے جن میں سے بعض کو وہ ہمارے پاس لے کر بھی آئے۔ انہیں کے مابین ایک قبائلی سردار بھی تھے جو طالبان کے وقت میں مسئول بھی رہ چکے تھے، لیکن عجیب بات یہ ہے کہ بعد میں جب منافقین کی حکومت آئی تو وہ اُس میں بھی ذمہ دار بن گئے۔ یہ اِس جنگ کے عجائب میں سے ہے کہ کچھ تو خالص دوست ہیں اور کچھ خالص دشمن لیکن ان کے مابین ایک درمیانی گروہ بھی ہوتا ہے جو آپ کو ہر زمانے اور ہر جگہ ملے گا۔ چنانچہ یہ شخص امریکہ کے آنے کے بعد منافقین کی نئی تشکیل شدہ حکومت میں ذمہ داری پر فائز ہو گیا لیکن اُس کے دل کی حالت کچھ بین بین سی تھی۔ ایک طرف حکومت اور اختیار کی حرص بھی تھی اور دوسری جانب مجاہدین سے محبت بھی۔ جب یہ شخص پہاڑ چڑھ کر ہمارے پاس آیا تو اُس کے چہرے پر اِس نفسیاتی کشمکش کے اثرات بالکل واضح تھے۔

شیخ اسامہ بن لادن نے اپنی حکمت وبصیرت بروئے کار لاتے ہوئے اس شخص سے کہا کہ دیکھو! ہم لوگ تمہارے مسافر، مہاجر غریب مجاہد بھائی ہیں اور ہم تمہارے عرب بھائی ہیں اور ہمیں آپ سے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے، بس ہماری اور امریکہ کی جنگ ہے تو آپ اس میں کیوں شامل ہوتے ہیں؟ یہ ذہن میں رہے کہ افغان قوم کے ہاں یہ معاملات بڑی حساسیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ شخص بڑا متاثر ہوا اور اس نے کہا کہ نہیں نہیں! یہ میرا آپ سے عہد ہے کہ میری جانب سے آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچے گی۔ اس پر شیخ نے کہا کہ مجھے آپ سے مزید تعاون کی بھی ضرورت ہے۔ اس نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ تعاون بھی کروں گا اور کھانے پینے کا سامان بھی آپ کو پہنچاؤں گا۔ یہ شخص تورا بورا میں ہمارے حصار میں شامل تھا اور اِن میں سے ایک مجموعے کا ذمہ دار تھا۔ بہرحال یہ جنگ کے عجائب میں سے ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ افغان عوام طبعی طور پر صلیبیوں سے سخت نفرت کرتے ہیں اور اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ انہوں نے انگریز کو شکست دی اور انگریز اِن پر قابو نہ پا سکا۔ حتیٰ کہ جب اِنہوں نے کسی کو گالی دینی ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ "یہ انگریز ہے"۔ لہٰذا ظاہر میں چاہے یہ امریکیوں کی حمایت کریں لیکن اکثریت دل سے ان سے نفرت ہی کرتی ہے۔

چنانچہ اُس شخص نے شیخ اسامہ بن لادن سے یہ عہد کیا کہ آپ کو میری جانب سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور شیخ اسامہ بن لادن نے اس سے اسلحے اور سامان کی رسد کے لیے بھی تعاون طلب کیا تو وہ اس پر بھی راضی ہو گیا اور شیخ نے اسے ان اشیا کی خرید کے لیے کچھ پیسے بھی دیے۔ اس پر اُس شخص نے کہا کہ ٹھیک ہے میں آپ کے لیے یہ کام کرنے کو تیار ہوں۔ اس کے بعد شیخ نے کہا کہ مجھے آپ سے ایک اور بھی خدمت مطلوب ہے۔ اس نے کہا وہ کیا؟ شیخ نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اپنی بستی میں علما و خطیب حضرات سے یہ درخواست کریں کہ وہ اپنے خطبات میں لوگوں کو امریکہ کے خلاف جہاد پر ابھاریں اور اُن پر واضح کریں کہ امریکی غاصب ہیں اور ان کے خلاف جہاد فرض ہے، تو اس شخص نے شیخ سے اس کی بھی حامی بھری لیکن معلوم نہیں کہ پھر اُس نے ایسا کیا یا نہیں۔

19 اپریل: صوبہ ننگرہار..............ضلع دہ بالا..............مقامی جنگجوؤں کے خلاف مجاہدین کا ایک بڑا حملہ..........7 جنگجو گرفتار

الغرض اُس شخص کے ساتھ ہمارا ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ یہ شخص ہمارے گرد حصار کے دائرے میں ایک پورے مجموعے کا ذمہ دار تھا۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک ساتھی جو کہ شیخ ابن الشیخ اللیبی رحمہ اللہ کے ساتھ معاون تھے، جو تورا بورا کے معرکے کے عسکری مسئول تھے۔ اُن بھائی نے ایک انصاری کے ساتھ مل کر یہ منصوبہ بنایا کہ وہ اِس شخص کے گاؤں پر حملہ کریں گے جو کہ اُس پہاڑی سلسلے کی ایک جانب تھا جس پر ہم موجود تھے۔ سو اُس بھائی نے اپنے ساتھ کچھ اور بھائیوں کا ایک مجموعہ لیا اور پہاڑ سے نیچے اتر کر اُس شخص کے گاؤں پر حملہ کر دیا اور اُن پر ہاون وغیرہ کے کچھ گولے برسا کر واپس لوٹ آئے۔ اِس پر اُس شخص نے شیخ اسامہ کو یہ پیغام بھیجا کہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ میری جانب سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، لیکن اس کے باوجود اس حملے کا کیا مقصد ہے؟ الحمدللہ یہ گولے کسی کو لگے نہیں۔ اس پر شیخ رحمہ اللہ نے اس بھائی کو بلایا جو کہ پرانے اور محترم مجاہدین میں سے تھے اور ان سے پوچھا کہ اے بھائی! آپ نے یہ کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے کہ چاہا کہ اِن کارروائیوں سے اُن لوگوں کو کمزور کروں جنہوں نے ہمارا محاصرہ کر رکھا ہے۔ شیخ نے کہا کہ کیا آپ نے قیادت کو اِس کام کی خبر دی؟ اُنہوں نے کہا کہ نہیں یہ میں نے اپنی مرضی سے کیا۔ شیخ نے کہا کہ اے بھائی! اللہ کا خوف کرو! ہم لوگ ایک انتہائی حساس وقت میں ہیں اور اس طرح کے کسی بھی اقدام سے جنگ کا پانسہ بالکل پلٹ سکتا ہے۔ ہم ہر ممکن طریقے سے اپنا محاصرہ کرنے والوں کی صفوں کو توڑنے کی کوشش میں ہیں، سو آئندہ کے لیے کبھی ایسا کام نہ کیجیے گا۔

یہ مولوی نور محمد رحمہ اللہ کے ہمارے تعاون کا ایک چھوٹا سا مظہر تھا۔

مولوی نور محمد آخری لمحات تک تورا بورا میں ہمارے بالکل ساتھ رہے۔ اُن کے کارناموں میں ایک اور کارنامہ بڑا ہی عظیم الشان ہے۔ معلوم نہیں کہ امریکی یہ بات پہلے سے جانتے ہیں یا نہیں، لیکن میں آج پہلی دفعہ اُن کے دلوں کو جلانے کے لیے اِس بات کا ذکر کر رہا ہوں کہ یہ مولوی نور محمد ہی تھے جنہوں نے شیخ اسامہ بن لادن کو تورا بورا سے نکالا تھا۔ اس سے پہلے میں ذکر کر چکا ہوں کہ معلم اوّل گل رحمہ اللہ وہ شخص تھے جنہوں نے شیخ اسامہ کو جلال آباد سے نکالا تھا۔ لیکن تورا بورا کے پہاڑوں سے شیخ اسامہ بن لادن کو نکالنے والی شخصیت مولوی نور محمد اور ان کے ساتھی تھے۔ اللہ ان پر ڈھیروں رحمتیں فرمائے۔ یہ مولوی نور محمد رحمہ اللہ کا مجاہدین پر ایک ایسا عظیم احسان ہے جسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے تورا بورا کے اس پہاڑی سلسلے سے شیخ اسامہ بن لادن کو محفوظ مقام تک منتقل کیا۔ ان شاءاللہ تورا بورا کے اس پہاڑی سلسلے اور وہاں سے شیخ کے کامیابی کے ساتھ نکلنے پر میں علیحدہ سے بات کروں گا۔

یہ حقیقت بھی پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ اس وقت ساری دنیا کی نظریں تورا بورا پر مرکوز تھیں اور خود امریکیوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر وہ یہاں تورا بورا میں شیخ اسامہ بن لادن کو شہید کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو مشکل حل ہو جائے گی اور جنگ ختم ہو جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا اور اس کی تقدیر اور ارادے سے ان بھائیوں کے لیے شیخ کو اس حصار سے نکالنا ممکن ہو پایا۔ بہر حال شیخ رحمہ اللہ کو اس حصار سے نکالنے کا قصہ طویل ہے جس کا ذکر میں بعد میں کروں گا۔

تورا بورا میں ہمارے ساتھ ہمدردی رکھنے والے اور ہمارے ساتھ تعاون کرنے والے مولوی نور محمد رحمہ اللہ اکیلے نہ تھے بلکہ ایسے اور بہت سے لوگ تھے جو ہمارے ساتھ تھے جن میں خود اہلِ علاقہ بھی شامل ہیں۔ مولوی نور محمد رحمہ اللہ نے خود ہمیں بتایا کہ جب اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنا اسلحہ اور ساز و سامان لیا اور پہاڑ کی جانب ہمارے ٹھکانے کی طرف سفر شروع کیا تو ایک بوڑھی عورت نے اُنہیں دیکھا تو اُنہیں بددعائیں دینے لگی، وہ یہ سمجھی تھیں کہ یہ لوگ ہمارے ساتھ جنگ کے لیے جا رہے ہیں۔ وہ کہنے لگی کہ تم لوگ عربوں سے جنگ کرو گے، اللہ تم پر پھٹکار نازل کرے اور تمہیں ہر طرح کے خیر سے محروم کرے۔ الغرض اسی طرح وہ اُنہیں بددعائیں دیتی رہیں۔

اسی طرح انہوں نے ہمیں بتایا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہنے لگا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ پہاڑ پر عرب مجاہدین کے پاس جاؤ گے، میرے پاس اس وقت مونگ پھلی کے اس لفافے کے سوا اور کچھ نہیں جس سے میں تم لوگوں کی مدد کر سکوں، یہ تم اپنے ساتھ عرب بھائیوں کے لیے لے جاؤ کہ شاید یہ پہاڑ پر اُن کے کچھ کام آ سکے۔

اسی طرح ہمیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کے ساتھ موجود بستی میں جمعہ کے روز ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے اِس منافق حکومت کو بددعائیں دینا شروع کر دیں اور کہا کہ تم لوگوں پر اللہ مصائب نازل کرے گا اور اللہ تمہیں غارت کرے گا۔ پہاڑ پر موجود یہ لوگ صحابہ کرام کی اولاد ہیں اور تم لوگ ان سے جنگ کرتے ہو اور ان کا محاصرہ کیے ہوئے ہو۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ کیا کرتا ہے۔

اسی طرح اور بہت سے دل پر نقش ہو جانے والے واقعات ہیں جو ہمارے ساتھ پیش آئے۔ وہاں پوری کی پوری بستیاں ایسی تھیں جنہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا، ہمیں پناہ دی اور ہماری امداد کی۔ وہاں ہم نے ایک عجیب شے کا مشاہدہ کیا کہ ان بستیوں میں سے بعض قبائل کے سردار اور سرکردہ لوگ شیخ اسامہ بن لادن کے پاس آتے اور ان سے کہتے کہ آپ ہمیں یہ لکھ کر دے دیں کہ ''یہ وہ لوگ ہیں جو اس جنگ میں شیخ اسامہ بن لادن کا ساتھ دینے والے تھے اور شیخ اسامہ کے نزدیک یہ لوگ ثقہ اور قابل اعتماد ہیں''...... تاکہ وہ اس کاغذ کو فخر کے طور پر اپنے پاس رکھیں کہ شیخ اسامہ بن لادن نے ان کی تعریف کی تھی اور ہم نے ان کی نصرت کی تھی۔ یہ افغان قوم کی عجیب صفات ہیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

19 اپریل: صوبہ پروان...............ضلع سیاہ گرد...............امریکی فوجی آپریشن کے جواب میں مجاہدین کے حملے...........5 افغانی اور 4 امریکی ہلاک...............2 ٹینک تباہ

محترم ومکرم علمائے کرام کے جواب میں!

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اکیلے، اپنے بندے کی مدد کی، اپنے لشکر کو عزت بخشی اور تمام لشکروں کو شکست دی، صلوٰۃ وسلام ہو اس ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور ان کی آل واصحاب اور دین اسلام کا دفاع کرنے والے سپاہیوں پر۔

برادارانِ محترم ڈاکٹر طارق عبدالحلیم، ڈاکٹر ھانی السباعی، ڈاکٹر ایاد قنیبی، ڈاکٹر عبداللہ المحیسنی، شیخ محمد الحصم اور ڈاکٹر سامی العریدی حفظہم اللہ ورعاہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی خیریت کے لیے دعا گو ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا اور چاہت کے مطابق دنیوی فلاح اور اخروی کامیابی پر اکٹھا کرے۔ وبعد!

۱۔ انٹرنیٹ کے کچھ مواد سے مجھے آپ حضرات کے مجھ بندہ ضعیف کے نام پیغام کی اطلاع ہوئی، تو میں نے ضروری جانا کہ میں آپ کے قابل احترام موقف کی تعظیم، اس توجہ اور چاہت کے احترام میں جواب عرض کروں کیوں کہ مجھے آپ کی امتِ مسلمہ اور مجاہدین کی نصرت، ان کے مابین فتنے کے خاتمے اور ان کے خون اور عصمت کے دفاع کی چاہت کا یقین ہے۔

۲۔ جہاں تک جماعت دولۃ اسلامیہ فی العراق والشام کی بابت اس کے توسیع کے اعلان سے پہلے اور بعد کی صورت حال اور بیعات کے بارے میں آپ کے سوال کا تعلّق ہے تو میں ''شام میں مجاہدین کا خون روکنے لیے ایک شہادت'' کے عنوان سے اپنے پچھلے بیان میں کافی حد تک اس مسئلے کی وضاحت کر چکا ہوں کہ دولۃ الاسلامیہ فی العراق، جماعت قاعدۃ الجہاد کی ایک تابع شاخ ہے اور اس کے امیر اور سپاہی جماعت قاعدۃ الجہاد اور اس کے امیر شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اور ان کے بعد اس بندہ عاجز کی بیعت میں ہیں اور ان کی طرف سے اس (بیعت) کا تکرار کئی بار ہوا، میں نے اس کی کچھ مثالیں بیان کی تھیں، آپ کے لیے میں ایک اور مثال بیان کر دیتا ہوں۔ یہ شیخ ابوبکر البغدادی الحسینی حفظہ اللہ کے اس خط کے متعلّق ہے جو انہوں نے ۷ ذی الحجۃ ۱۴۳۳ھ کو میرے نام لکھا تھا۔ جس کا آغاز انہوں نے حمد وصلوٰۃ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے بعد ان الفاظ میں کیا ہے:

''ہمارے امیر شیخ ڈاکٹر ابو محمد ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے نام! السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ''

پھر اس کے ضمن میں انہوں نے کہا:

ہمارے محترم شیخ! ہم چاہتے ہیں کہ آپ پر واضح کریں اور اس بات کا اعلان کریں کہ ہم آپ کا حصّہ ہیں اور ہم آپ میں سے ہیں اور آپ ہی کے لیے ہیں، ہم اللہ کو گواہ بناتے ہیں کہ آپ ہمارے معاملات میں ولی الامر ہیں اور جب تک ہم باقی ہیں ہم پر آپ کی سمع واطاعت کا حق ہے۔ اسی طرح ہماری بہی خواہی اور ہمیں نصیحت وتذکیر آپ پر ہمارا حق ہے اور آپ کے امر کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔ لیکن اکثر ہمارے محاذ کے کچھ مسائل ایسے ہوتے ہیں جن میں اپنی صورت حال کی وضاحت کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں امید ہے کہ آپ وسعتِ قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمارے نقطہ نظر کو سنیں گے اس کے بعد امر کا اختیار آپ کو ہی ہے اور ہم فقط آپ کے ترکش کے تیروں میں سے ایک تیر ہیں''۔

۳۔ پھر میں نے بحیثیت امیر، شیخ ابوبکر الحسینی البغدادی حفظہ اللہ کے نام، یکم جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ کو اپنے خط میں مسئلے کے فیصلے تک دولۃ الاسلامیۃ فی العراق والشام کا امر ساقط کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد میں نے ۱۳ رجب ۱۴۳۴ھ ہجری کو اپنے خط میں اس امر کی دوبارہ تاکید کی کہ دولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام کو ختم کر کے دولۃ العراق الاسلامیۃ کے طور پر اپنا کام جاری رکھا جائے۔ اس لیے ان تمام بیعات کو جو شیخ ابوبکر الحسینی البغدادی حفظہ اللہ نے جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ میں میرے پہلے خطاب کے بعد دولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام کے لیے لیں، میں باطل سمجھتا ہوں۔ اس لیے کہ موجودہ امیر کی حیثیت سے میرے حکم کی واضح مخالفت پر ان کی بنیاد ہے۔

۴۔ جہاں تک اس جھگڑے کے بارے میں آپ کے سوال کا تعلّق ہے:

تو میں کئی دفعہ اس بات کی وضاحت کر چکا ہوں کہ شام میں پیدا شدہ بحران کے حل کے لیے سب سے پہلا قدم فوراً مجاہدین کے مابین قتال کو روکنا ہے۔ میں نے پچھلے بیان میں شیخ فاتح ابو محمد جولانی حفظہ اللہ اور جبهۃ النصرۃ کے تمام لشکروں کو امر کیا ہے اور شام میں موجود تمام جہادی مجموعات سے اپیل کی ہے کہ فوراً ایسے ہر قتال سے رک جائیں جس میں ان کے مجاہد بھائیوں یا عامۃ المسلمین کی جانوں اور حرمتوں کا نقصان ہو اور اسلام کے

دشمنوں کے خلاف صف آرائی کریں۔اسی طرح میں کئی دفعہ پہلے اس بات پر زور دے چکا ہوں کہ سب ایک متفقہ اور مستقل شرعی ہیئت کو حکم بنائیں جو تمام باہمی اختلافات کا فیصلہ کرے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ معزز بھائیوں اور ان سب اہلِ علم وفضل کی ذمہ داری ہے جو جہادِ شام کے حامی اور اس (کی حفاظت) کے لیے حرص رکھتے ہیں کہ وہ اس بات کی دعوت دیں اور پھر امت پر یہ بھی واضح کریں کہ کون شرعی تصفیے کو تسلیم کرتا ہے اور کون پہلوتہی کرتا ہے، یہ ایک امانت ہے جو میں آپ کے سپرد کر رہا ہوں کیونکہ آپ مجھ سے زیادہ (اس کے لیے) استطاعت رکھتے ہیں اور آپ میرے حالات کو جانتے ہیں۔

☆اس کے ساتھ میرا آپ سے اور جہادِ شام کے حامی تمام اہلِ علم وفضل سے مطالبہ ہے کہ آپ فریقِ مخالف پر خیانت، تنزل اور کفر جیسے الزامات لگا کر چڑھائی کرنے کے طوفان کا راستے روکیں......آپ کی ذمہ داری ہے کہ ہر اہلِ فضل کو اس طوفان کے سامنے کھڑا ہونے کے لیے اٹھائیں۔

۵۔میرے معزز بھائیو! میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ میں اور میرے بھائی اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آج بھی آپ سے اپنے عہد کے مطابق اسلام کے خارجی و داخلی دشمنوں کے خلاف جہاد اور شریعت کامل حاکمیت کی دعوت دیتے ہیں۔جو کوئی اس کے علاوہ کسی دعوت کو ہمارے ساتھ منسوب کرے تو میں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے اس کے لیے معافی کا سوال کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ ہمیں اور اسے اپنی رضا پر اکٹھا کرے۔

۶۔اس کے ساتھ مجھے امید ہے کہ شیخ ابوبکر الحسینی البغدادی حفظہ اللہ اور ان کے بھائی سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے عراق کے محاذ پر لوٹ جائیں گے جو ان کی گنی چُنی محنتوں کا محتاج ہے تاکہ شام میں مسلمانوں کا بے دریغ بہتا ہوا خون روکا جا سکے۔

آخر میں مجھے امید ہے کہ آپ میری طرف سے جواب میں تاخیر درگزر کا معاملہ فرمائیں گے کیوں کہ آپ میری اور میرے بھائیوں کی صورت حال سے واقف ہیں۔لیکن ہم آپ کو یہ خوش خبری دینا چاہتے ہیں کہ ہم عن قریب اللہ کے اذن سے تاریخِ اسلام کی ایک عظیم فتح اور نصرِ مجید کا استقبال کرنے والے ہیں۔

استوعکم اللّٰہ الذی لاتضیع ودائعہ

والسلام

آپ کا بھائی ایمن الظواہری

(جمعہ ۳ رجب ۱۴۳۵ھ)

ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: اے امت مسلمہ! آؤ جہاد کی طرف

یہ اللہ رب العزت کی خاص عنایت ہے کہ مجھے خود جہاد میں شرکت کا تجربہ ہے اسی لیے میں اس کے مالی معاملات سے واقف ہوں۔خوش قسمت ہے وہ شخص جسے اللہ رب العزت توفیق دیں کہ وہ اپنے دین کی اس فتح میں حصّہ دار بنے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا دفاع کر سکے۔آج مجاہدین کی مشکلات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کی مشکلات سے بہت مشابہت رکھتی ہیں۔جب ایک موقع پر آزمائش کی گھڑیوں میں سیدنا عثمانؓ بن عفان نے مجاہدین کے سارے لشکر کے ساز وسامان کا اہتمام کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''آج کے بعد عثمانؓ سے جو بھی (خلاف اولیٰ) کام ہو جائیں تو اس سے ان کا کوئی نقصان نہ ہوگا''۔

پس میری عزیز امت! کون ہے جو آج سیدنا عثمانؓ کے جذبے کی طرح اس مشکل وقت میں آگے آئے گا؟ مجھے معلوم ہے کہ کسی بھی قسم کا کوئی لالچ، مسلمان تاجروں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے نہیں روک سکتا۔بلکہ امریکہ اور علاقے میں موجود اس کے ایجنٹوں کا خوف انہیں اس کام سے روکے ہوئے ہے۔میں ان سے کہوں گا کہ یہ کوئی بہانہ نہیں اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ(التوبة: ۱۳)

''کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اگر تم مومن ہو تو اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو۔

پیاری امت مسلمہ! دین کی سالمیت اور حفاظت کے لیے ہجرت ایک ضروری عمل ہے۔جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کفار کی طرف سے مجبور کر دیے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان، قبیلہ، گھر اور سرزمین مکہ کو چھوڑ کر ہجرت کی۔لہٰذا آپ لوگوں کو بھی اس معاملہ میں دیر نہیں کرنی چاہیے اور اس قیمتی موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ ہمارے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ترکہ اور نمونہ چھوڑا ہے۔اس معاملے میں اللہ تعالیٰ اپنی سچّی کتاب میں فرماتے ہیں کہ ہم کیسے اپنے دین کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ (العنکبوت:۵۶)

''اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! یقیناً میری زمین وسیع ہے۔پس تم میری ہی بندگی بجالاؤ''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

20اپریل: صوبہ ہلمند.................ضلع نادعلی.................مجاہدین کا آپریشن کے لیے آنے والی افغان فوج اور پولیس پر حملہ.................5 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

مُسلم بنگال......ایک قتل گاہ، جس پر خاموشی کے پہرے ہیں!

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری دامت برکاتہم

بسمِ اللہِ، والحمدُ للہِ، والصلاۃُ والسلامُ علی رسولِ اللہِ، وآلِہ وصحبِہ ومن والاہُ

دنیا بھر میں موجود میرے مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وبعد:

حالیہ دنوں میں مسلمان کشت وخون کے ایک دریا سے گزر رہے ہیں، مگر عالمِ اسلام اس سے بے خبر ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ، قاتلوں کے ساتھ مل کر اس قتلِ عام کے حقائق پر پردہ ڈال رہے ہیں اور اس کو ایک معمولی واقعے کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ میری مراد مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل وہ قتلِ عام ہے جو سرزمینِ بنگال میں اس وقت جاری ہے۔

بنگلہ دیش ایک ایسی سازش کی بھینٹ چڑھا جس میں بھارت کے ایجنٹ، پاکستانی فوج کی کرپٹ قیادت اور پاکستان و بنگلہ دیش میں اقتدار کے بھوکے وہ خائن سیاست دان جو اپنے ناپاک عزائم اور شہوات کی خاطر سب کچھ داؤ پر لگانے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں، سب برابر کے شریک ہیں۔ اس سازش کی اصل قیمت بالعموم برِصغیر میں بسنے والے سب مسلمانوں کو، اور بالخصوص پاکستان اور بنگلہ دیش کے مسلمانوں کو ادا کرنی پڑی۔ آج سرزمینِ بنگال میں اسلامی عقائد، پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم، اور امتِ مسلمہ کے خلاف ہونے والے جرائم انہی مجرمین کے بوئے ہوئے متعفن بیجوں کا زہریلا پھل ہیں۔

اس سازش کا اصل مقصد نہ تو بنگلہ دیش کو پاکستان سے جدا کرنا تھا، نہ ہی اہلِ بنگال کے خلاف ہونے والے مظالم کا سدِ باب اور نہ ہی پاکستان کی فوجی حکمرانی سے نجات......ان میں سے کوئی ہدف بھی حقیقتاً ان لوگوں کے پیشِ نظر نہیں تھا، چاہے ان مجرموں نے اِن پُرفریب نعروں کی آڑ میں یہ سب کچھ کیا ہو، اور اپنی حماقت یا بدنیتی، یا پھر دونوں وجوہات سے، ان نعروں کو عوام میں دہرایا ہو اور زبان زدِ عام کیا ہو۔ یہ سب اس سازش کا حقیقی مقصد نہیں تھا، اصل مقصد تو برِصغیر میں امتِ مسلمہ کو کمزور کرنا، اس کے جسد کے ٹکڑے کرنا، اور اس کو آپس کے جھگڑوں، تنازعات اور جنگوں میں الجھا کر کمزور کرنا اور سب سے بڑھ کر، اس کے حقیقی سرمائے اور اس کی قوت کے اصل راز، یعنی اس کے اسلامی عقیدے پر وار کرنا تھا۔ آج پاکستان، بنگلہ دیش، ہندوستان اور افغانستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اس ناپاک منصوبے کی سمت ابتدائی اقدام ہیں، اور یہ سب مذکورہ بالا مجرمین اس ناپاک منصوبے میں اسلام دشمنوں کے آلہ کار ہیں۔

جس طرح کچھ لوگ جو کل تک سرزمینِ بنگال میں مسلمانوں کا قتلِ عام کرتے رہے، وہی آج پاکستان میں مسلمانوں کو شہید کر رہے ہیں......اسی طرح وہ لوگ جو ماضی میں بنگالی عوام کی عزت کی پاسبانی کا دعویٰ کرتے ہوئے ہندوستان کے حلیف بن گئے، وہی آج ان کی مقدسات، اسلامی عقیدے، جان، مال اور عزت پر حملہ آور ہیں۔

کچھ لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے آج سے ساٹھ سال قبل اسلام اور برِصغیر کے مسلمانوں کے دفاع کی خاطر پاکستان بنایا تھا، لیکن یہ ملک آج تک شریعت کی حکمرانی، خودمختاری، اور قومی وقار سے کلیتاً محروم ہے، اور اس کی حکومت، فوج، انٹیلی جنس ایجنسیاں، پولیس اور عدلیہ جنوبی ایشیا میں صلیبی یلغار کے آلہ کار کے طور پر سرگرم ہیں۔ اور آج وہ بنگلہ دیش جس کے متعلّق کچھ لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے اسے چالیس سال قبل بنگالی عوام کی خودمختاری، عزت، وقار، اور آزادی کی خاطر قائم کیا تھا، آج یہی ملک ایک بہت بڑے قید خانے کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے، جس میں بنگالی قوم کی عزت، وقار، اور شعائرِ دینی کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ان کا جینا محال کر کے ان کا سانس تک گھونٹا جا رہا ہے۔ ان کو عسکری، سیاسی اور نظریاتی محاذوں پر اسلام کے خلاف جاری ایک بھرپور صلیبی یلغار کے دفاع کے لیے عقوبت خانوں میں نظر بند کر کے تعذیب کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

آج وہی بنگلہ دیش جس کے متعلّق ان کا یہ دعویٰ تھا کہ انہوں نے اسے آزادی دلوانے کی خاطر پاکستان سے جدا کروایا، بھارت کا ایک حقیر ماتحت بنتا جا رہا ہے۔ اسلامی عقائد، شعائرِ اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی تضحیک کی یہ اسلام دشمن پالیسی بھارت کی مکمل ماتحتی کا محض ایک مظہر ہے۔ بنگلہ دیش میں ہونے والے اندوہ ناک واقعات کو امریکہ کے ساتھ ساتھ بھارت کی بھی مکمل حمایت حاصل ہے۔ دونوں ممالک کے مفادات اسلام کے خلاف اس جنگ میں مشترک ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ بھارت اور امریکہ کے تعلقات دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ آزمائشوں، ذلت، اور پستی کی اس چکی سے آزاد ہوں تو ہمارے لیے ان تلخ حقائق کو سمجھنا ناگزیر ہے۔

دنیا بھر میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو! بنگلہ دیش کے گلی کوچوں میں آج ہزاروں لوگ صرف اس جرم کی پاداش میں شہید کیے جا رہے ہیں کہ وہ بنگلہ دیش کی اسلام دشمن سیکولر حکومت اور اسلام اور پیغمبرِ اسلام، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک کے خلاف غلیظ اور فحش زبان استعمال کرنے والے، ایک بدطینت سیکولر گروہ کے گٹھ جوڑ کے خلاف

احتجاج کے لیے سڑکوں پر نکلے۔ سیکڑوں داعیانِ دین اور علمائے کرام پر زندگی صرف اس جرم کی پاداش میں تنگ کی جارہی ہے، انہیں عقوبت خانوں میں بند کیا جارہا ہے، ان کے خلاف مقدمے چلا کر سزائے موت سنائی جارہی ہے کہ وہ صلیبی حملہ آوروں کے ان ایجنٹوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے جن کو مغرب کی مجرم قیادت اسلام کا چہرہ مسخ کر کے پیش کرنے اور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور عقائدِ اسلام کی تضحیک کے لیے استعمال کررہی ہے۔

بنگلہ دیش میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو! میں آپ کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ آپ اسلام، پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی عقائد کے خلاف اس صلیبی مہم کا بھرپور انداز میں مقابلہ کریں جس کی باگ ڈور بھارت اور مغرب کی مجرمانہ قیادت کے ہاتھ میں ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو اس جابرانہ طاغوتی نظام کا غلام بنادیں جو انسانیت کو غلام بنانے، ان کے وسائل لوٹنے اور انسان کو اپنی ظالمانہ اور دوزخی مشینری میں استعمال ہونے والا محض ایک پرزہ بنانے کے درپے ہے۔

میں آپ کو اسلامی تعلیمات، شریعت کے احکامات، اور اسلامی آداب کی پاس داری کرنے اور اپنی اولاد کو بھی یہی تربیت دینے کی دعوت دیتا ہوں۔ میں آپ کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ آپ علمائے حق کے گرد اکٹھے ہوں، ان کی پشت پناہی کریں، ان کے مددگار اور محافظ بن جائیں۔ میں آپ کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ اپنی کوششوں کو اسلام کے دفاع کے لیے، اسلام دشمنوں کے خلاف ایک بھرپور عوامی تحریک کی صورت میں مرتب کریں۔

میں بنگلہ دیش کے انتہائی قابلِ احترام علمائے کرام کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس ذمہ داری کو نبھائیں جو اسلام نے ان پر عائد کی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِذَ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلاَ تَكْتُمُونَهُ (آل عمران:۱۸۷)

''اور جب اللہ نے کتاب والوں سے عہد لیا کہ اس (کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اس) کو لوگوں کے سامنے بیان کروگے اور چھپاؤ گے نہیں''۔

اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے :

إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُواْ لِلَّذِينَ هَادُواْ وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُواْ مِن كِتَابِ اللّهِ وَكَانُواْ عَلَيْهِ شُهَدَاء فَلاَ تَخْشَوُاْ النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلاً وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (المائدة:۴۴)

''بے شک ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ اسی کے مطابق انبیا جو (اللہ کے) فرماں بردار تھے، یہودیوں کو حکم دیتے رہے ہیں اور مشائخ اور علما بھی۔ کیونکہ وہ کتاب خدا کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے (یعنی حکم الٰہی کا یقین رکھتے تھے) تو تم لوگوں سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لینا۔ اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکامات کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں''۔

میں آپ کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ آپ شریعت کی حاکمیت کے اصول کو مضبوطی سے تھام لیجیے اور اس کو ہر دستور اور تمام تر قوانین سے اعلیٰ تر بنانے کا عزم کر لیجیے، تاکہ آپ کے ملک میں شریعت عوامی رائے سے بالاتر ہو، نہ کہ اس کے ماتحت، اور نہ ہی شریعت کے اوپر کوئی اور چیز بالادست رہے۔

میں آپ کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ آپ ایک بھرپور عوامی اور دعوتی تحریک برپا کیجیے جس میں معاشرے کے تمام طبقات آپ کے ساتھ شامل ہوں......ایک ایسی تحریک جس کی موجوں کا تلاطم اس وقت تک کم نہ ہو، اس کا جوش و جذبہ اس وقت تک نہ تھمے، جب تک اسلام کی اس سرزمین پر شریعت کا اقتدارِ اعلیٰ قائم نہ ہوجائے، اور جب تک شریعت محکوم کی بجائے حاکم اور مامور کی بجائے امر دینے والی نہ بن جائے۔

میں آپ کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ آپ عوام کے سامنے اس جمہوری نظام کے فریب کو عیاں کیجیے جسے مغرب مسلمانوں پر اپنا تسلط قائم کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اگر یہ نظام ایک ایسی حکومت برسرِ اقتدار لے آئے جس سے مغرب راضی ہو، تو مغرب اس کی حوصلہ افزائی اور بھرپور امداد کرتا ہے۔ البتہ اگر اسی جمہوری نظام کے ذریعے ایک ایسی حکومت برسرِ اقتدار آجائے جو مغرب کی معمولی سی بھی مخالف ہو تو مغرب کے غلاموں کے ٹینک اور گولیاں اس حکومت کی منتظر ہوں گی، جیسا کہ کچھ عرصے پہلے ہی مصر میں ہوا اور اس سے پہلے الجزائر میں۔

معزز علمائے کرام! میں آپ کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ آپ اس امت کو اللہ کی راہ میں شہادت کو گلے لگانے اور اس دین، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت، اور امت کے مقدسات (شعائرِ دینی ومقدس مقامات وغیرہ) کی حفاظت کی خاطر کٹ مرنے کی محبت لوگوں کے دلوں میں بھر دیجیے۔ اس امت کو یہ سکھایئے کہ اللہ کے راستے میں موت، اللہ کی نافرمانی کی زندگی سے بہتر ہے۔ اس امت کو پھر سے یہ سبق یاد دلایئے کہ ظلم کے خلاف مزاحمت کرنے کی قیمت ظلم کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے سے بہت کم ہوتی ہے، جو کوئی آزادی چاہتا ہو، اسے اس کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے، اور آزادی کی قیمت موت ہے۔

میں آپ کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ آپ امت کو اس حدیثِ پاک پر عمل کرنے کی تلقین کیجیے:

سيدُ الشهداءِ حمزةُ بنُ عبدِ المطلبِ ورجلٌ قام إلى إمامٍ جائرٍ فأمره ونهاه فقتله (السلسلة الصحيحة ج: ۱ ص: ۷۱۶)

''سید الشہداء حمزہ بن عبد المطلب ہیں، اور وہ شخص جو کسی ظالم بادشاہ کے

20 اپریل: صوبہ غزنی..................صدر مقام غزنی شہر..................بارودی سرنگ دھماکہ..................ایک گاڑی تباہ..................4 فوجی ہلاک

دربار میں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی پاداش میں قتل کر دیا گیا''۔

سرزمینِ بنگال میں بسنے والے علمائے اسلام! یہ آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ سیکولر اور ملحد لوگوں کے خلاف ایک دعوتی اور فکری معرکہ برپا کریں، تاکہ آپ ان کے عقائد اور افکار کا کھوکھلا پن لوگوں پر عیاں کر سکیں، ان کے سامنے اس گروہ کی پست ذہنیت کو ظاہر کر سکیں، اور لوگوں پر یہ واضح کر سکیں کہ یہ لوگ کس اندھی کھائی میں آپ کے ملک کو دھکیلنا چاہتے ہیں۔ اور آپ کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے شریعت کے محاسن بیان کریں اور انہیں بتائیں کہ شریعت عدل و انصاف، حریت، عزت، عفت، اخلاق کی حفاظت اور اعلیٰ اقدار اور انسانی وقار کی نگہبانی کی طرف بلاتی ہے۔

اے علمائے اسلام! آپ ہی اس امت کی اصل قیادت ہیں۔ اگر آپ سیدھے راستے پر قائم رہے، تو یہ امت بھی سیدھے راستے پر قائم رہے گی، آپ ڈٹ گئے تو یہ امت بھی ڈٹی رہے گی، اور اگر آپ ثابت قدم رہے تو یہ امت بھی ثابت قدم رہے گی۔ لہٰذا جس امانت اور ذمہ داری کا بار آپ کے کندھوں پر ہے اس کے بارے میں اللہ سے ڈریئے، کہیں کسی لغزش یا کمزوری سے اسلام کو نقصان نہ پہنچ جائے!

اے علمائے اسلام! مغرب، بھارت، سیکولر گروہ اور ملحدین کے اس گٹھ جوڑ کے خلاف اپنی صفوں میں اتحاد و یگانگت پیدا کیجیے۔ اسلام کے جھنڈے تلے اکٹھے ہو جایئے، اور امت کو اسلام کے جھنڈے تلے اپنے ساتھ اکٹھا کیجیے! اسلام کے ان دشمنوں کے خلاف اکٹھے ہوں، اس سے پہلے کہ وہ آپ کو اپنے آقاؤں کا غلام بنا دیں اور آپ کو آپ کے عقیدے، عزت، آزادی اور خود مختاری سے محروم کر دیں۔ کلمہ توحید کی بنیاد پر اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کیجیے۔

تنظیم قاعدۃ الجہاد میں آپ کے بھائیوں نے نصرتِ اسلام کی دستاویز (وثیقۃ نصرت اسلام) کے عنوان سے ایک اعلامیہ جاری کیا ہے، جس میں امت کو وحدت کی دعوت دی ہے۔ میں آپ کے سامنے یہ دستاویز پیش کرتا ہوں تاکہ آپ اسے پڑھیں اور اس سے مستفید ہوں۔

سرزمینِ بنگال میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو! افغانستان میں اِمارتِ اسلامیہ کی فتح اللہ کے اذن سے بہت قریب ہے۔ اور ان شاء اللہ، یہ اسلام اور اسلام کی نصرت کرنے والوں کی فتح اور اسلام کے بین الاقوامی دشمنوں اور مشرقِ اسلامی میں اسلام کے علاقائی دشمنوں کی شکست ہوگی۔ لہٰذا اپنے مال، افرادی قوت، آرا، افکار، دعوت، غرض ہر ممکن طریقے سے اِمارتِ اسلامیہ افغانستان کی اس مبارک تحریک کی نصرت کے لیے بھرپور کوشش کریں۔ ثابت قدم رہیں، اور صبر کا دامن نہ چھوڑیں، کیونکہ اللہ کی مدد بہت ہی قریب ہے۔

وَقَالَ مُوسَى يَا قَوْمِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُواْ إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ ○فَقَالُواْ عَلَى اللّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لاَ تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُواْ بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ○وَقَالَ مُوسَى رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالاً فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّواْ عَن سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلاَ يُؤْمِنُواْ حَتَّى يَرَوُاْ الْعَذَابَ الأَلِيمَ ○قَالَ قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلاَ تَتَّبِعَآنِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ (یونس: ۸۴۔۸۹)

''اور موسیٰ نے کہا کہ اے قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو، تو اسی پر بھروسا رکھو، اگر تم (دل سے) فرماں بردار ہو۔ تو وہ بولے، کہ ہم اللہ ہی پر بھروسا رکھتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ظالم لوگوں کے ہاتھ سے آزمائش میں نہ ڈال۔ اور اپنی رحمت سے قوم کفار سے ہمیں نجات بخش۔ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنے لوگوں کے لیے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ (یعنی مسجدیں) ٹھہراؤ اور نماز پڑھو، اور مومنوں کو خوش خبری سنا دو۔ اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے پروردگار! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں (بہت سا) ساز و برگ اور مال و زر دے رکھا ہے۔ اے پروردگار! ان کا مآل یہ ہے کہ تیرے راستے سے گمراہ کر دیں۔ اے پروردگار! ان کے مال کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک عذاب الیم نہ دیکھ لیں۔ (اللہ نے) فرمایا کہ تمہاری دعا قبول کر لی گئی تو تم ثابت قدم رہنا اور بے عقلوں کے راستے نہ چلنا''۔

اے میری محبوب امتِ مسلمہ! بنگلہ دیش میں ہونے والے واقعات، مغربی میڈیا اور ساتھ ہی اسلامی دنیا کے میڈیا کی مغرب اور بھارت کے پالیسی سازوں اور اسلام دشمنوں کے ساتھ ملی بھگت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ہزاروں لوگ بنگلہ دیش کے گلی کوچوں میں شہید ہو جاتے ہیں، لیکن کوئی ان کے لیے آواز تک نہیں اٹھاتا۔ بلکہ میڈیا تو اس واقعے پر سے سرسری انداز میں گزر جاتا ہے، اور حکومت ساتھ ہی یہ بیان جاری کر دیتی ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد محض سو افراد کے لگ بھگ ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

20 اپریل: صوبہ فاریاب.................. ضلع قیصار.................. مجاہدین کے ساتھ شدید جھڑپیں.................. 5 فوجی ہلاک اور 5 شدید زخمی.......... 1 گاڑی بھی تباہ

بلوچستان کے مظلوم عوام کے نام پیغام

شیخ خالد حقانی مدظلہ العالی، نائب امیر تحریک طالبان پاکستان

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذى اصطفىٰ اما بعد

فاعوذبالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

الَّذِينَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاً (النساء: ٧٦)

''جو مومن ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے لیے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت (شیطان) کے لیے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو، بے شک شیطان کی چال بڑی کمزور ہے''۔

آج میرا موضوع بلوچستان میں عرصہ دراز سے جاری آپریشن سے متعلّق ہے......اور میرا مخاطب پاکستان کی ظالم فوج اور حکومت نہیں ہے، اس لیے کہ وہ اقتدار کے نشہ میں مست اور مدہوش ہو کر اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت کو بھول گئے ہیں اور اُن کے لیے کوئی نصیحت مفید نہیں ہے! اُن کو سمجھانے کے لیے صرف ضربِ خنجر فولاد ہے! بلکہ میری مخاطب بلوچستان کی وہ مظلوم اور مقہور قوم ہے جو نصف صدی سے ظلم کی آگ میں جل رہی ہے......اُن کے بچے محفوظ ہیں، نہ عورتیں اور نہ ہی املاک محفوظ ہیں......اُن کے ساتھ کسی بھی قانون کے تحت سلوک نہیں ہو رہا......اُن کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے وہ تاریخ کا ایک بدنما داغ ہے......

اے بلوچستان کی مظلوم قوم! ہم اور آپ پر ظلم کیا گیا اور ہم دونوں ہی مظلوم ہیں......آپ پڑوس میں پشتون قبائل اور خیبر پختون خواہ میں بھی یہی سب کچھ ہو رہا ہے......ان ظالموں کا ظلم وہی محسوس کرتے ہیں جن پر یہ ظلم ہو رہا ہے......اس لیے ہم ان درندوں کو، ان کی وحشت اور ان کے مظالم کو خوب جانتے ہیں اور آپ پر ہونے والے مظالم کا ہمیں بھر پور احساس ہے......

اے بلوچستان کے مظلوم مسلمانو! میں آپ کو ان ظالموں کے خلاف متحد اور متفق ہونے کے لیے دعوت دینا چاہتا ہوں......یہ کہ ہم سب ایک مسلمان قوم ہیں اور اسلام کے دعوے دار ہیں! اپنے حقوق کے حصول کے لیے اور مکمل آزادی کے لیے ایک متفقہ ترین پلیٹ فارم اسلام ہے......اسلام وہ دین ہے جو شرق وغرب کے فرق کو مٹا کر ہمیں ایک جسم کی مانند بناتا ہے......اس جسم کا ایک حصّہ اگر عرب ہے تو دوسرا عجم ہے......ایک حصّہ اگر بلوچ ہے تو دوسرا پختون ہے......اور جب جسم کے ایک حصّے میں تکلیف ہوتی ہے تو دوسرا حصّہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور ہر حصّہ دوسرے کا دفاع کرتا ہے......

بلوچستان کی سرزمین وہ سرزمین ہے جہاں پر برصغیر میں سب سے پہلے اسلام کی آمد ہوئی......بزورِ شمشیر ہی نہیں بلکہ اپنی سلیم فطرت کی بدولت......جب بلوچوں کے سردار نے شق القمر یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہو جانے کے تاریخی واقعہ اور معجزہ دیکھا تو آپ میں حق کی تڑپ پیدا ہوئی، یہاں تک کہ آپ کو معلوم ہوا کہ صحرائے عرب میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی ہے، آپ نے اپنا وفد بھیجا اور مشرف بہ اسلام ہوئے......اسی طرح بلوچ ہی وہ واحد قوم ہے جنہوں نے پاکستان کے ساتھ الحاق اس شرط پر کیا کہ وہ اسلامی نظام نافذ کریں گے......لیکن جب اُن کو معلوم ہوا کہ اُن کے ساتھ دھوکہ ہو رہا ہے تو وہ اُس مکار دوست نما دشمن سے بے زار ہو گئے اور یہی ابراہیمی ملت کا تقاضا ہے! جب ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ اُن کا باپ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اور وہ اسلام قبول نہیں کرتا تو آپ اپنے باپ سے بے زار ہوئے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لأوَّاهٌ حَلِيمٌ (التوبۃ: ۱۱۴)

اس قوم نے یہ قربانی اسلام کے لیے دی ہے، اور اس اسلام دشمن حکومت سے ان کی عداوت کا اصل سبب ہی اسلام کا مطالبہ ہے......بلوچستان واحد وہ صوبہ ہے جہاں اب بھی اسلامی عدالتوں کے کچھ آثار نظر آ رہے ہیں......اس لیے اب ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پرانے مطالبے کو نہ بھولیں، اسلام کی دعوت وہی دعوت ہے جس پر ہم پوری اسلامی دنیا کو متفق کر سکتے ہیں اور اُن لوگوں کی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں جو آج پاکستان کی طرح ہزاروں طواغیت کے خلاف لڑتے ہیں......اسلام وہی دین ہے جو مشرق میں گرفتار شدہ اسلامی بہن کی بازیابی کے لیے مغرب کے مسلمانوں پر جہاد کو فرض کرتا ہے......اسلامی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ایک مسلمان مرد اور ایک مسلمان عورت کو کفار کے ہاتھوں سے بازیاب کروانے کے لیے اسلامی افواج کہاں سے کہاں تک پہنچ گئیں......

راجہ داہر نے جب سندھ میں ایک اسلامی بہن کو گرفتار کیا تو اسلامی افواج عرب سے محمد بن قاسم رحمہ اللہ کی سربراہی میں برصغیر میں داخل ہو گئیں......اور اندلس میں جب مسلمان نہیں، بلکہ عیسائی عورت پر ظلم ہو رہا تھا اور اُس نے مسلمانوں سے شکایت کی تو مسلمان افواج اُس عیسائی خاتون کی مدد کے لیے اسپین میں داخل ہو گئیں اور اُنہوں

20 اپریل: صوبہ ہلمند......ضلع واشیر......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک نیٹو گاڑی تباہ......5 اہل کار ہلاک

نے اپنی کشتیوں کو جلا ڈالا......اور مستعصم باللہ کا وہ خط اب بھی تاریخ کا وہ حصّہ ہے جس کی نظیر مسلمانوں کے علاوہ دوسری اقوام پیش نہیں کرسکتیں......جوانہوں نے ایک رومی بادشاہ کو لکھا جب اُس نے جیل میں ایک مسلمان عورت کو بند کیا، اور کیسے اُس بادشاہ نے اُس مسلمان عورت کو رہا کر کے باعزت طریقے سے امیر المومنین کے ہاں بھیجا......

اس لیے آج بھی ہمارے ان تمام مسائل کا واحد حل اسلام ہے، جو ہمیں اس دلدل سے نکال سکتا ہے......اسلام ہی ہے جو اس طرح کے جبابرہ اور ظالموں کے خلاف ہمیں جنگ کا حکم دیتا ہے......اور اسلام ہی ہے جو ہمیں ایک جسم کی مانند بناتا ہے......اور اسلام ہی ہے جو ہمیں غیرت وحمیت کا درس دیتا ہے......نصف صدی سے بلوچ قوم ظلم کی آگ میں جل رہی ہے لیکن عدل وانصاف کا نام نہاد علم بردار اقوام متحدہ خاموش تماشائی کی طرح بیٹھا ہے......کبھی کبھار صرف اپنے مطالبات منوانے کی خاطر امریکہ، پاکستان سے بلوچستان کو جدا کرنے کی دھمکی دیتا ہے، لیکن جب اُس کے مطالبات پورے ہو جاتے ہیں پھر نہ بلوچ قوم کا غم ہوتا ہے اور نہ اُن کی آزادی کا! اور نہ ہی اُن کی مسخ شدہ لاشوں کی اُسے کوئی پرواہ ہوتی ہے!

آج جب کہ امت مسلمہ انتہائی مجبُور اور کمزور ہے، اور بالشت برابر حصّے پر بھی امت مسلمہ کی حکومت قائم نہیں ہے، لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ اس کمزوری کے باوجود زمین کے کسی بھی ٹکڑے میں جب مسلمانوں پر ظلم ہوتا ہے تو یہ مسلمان نوجوان وہاں پہنچتے ہیں اور اُن طواغیت کے خلاف لڑتے ہیں......مصر، لیبیا، شام، عراق اور افغانستان آپ کے سامنے ہے! اور اُن طواغیت کا حال بھی آپ کو خوب معلوم ہے! یہ ہے اسلام کی غیرت وحمیت کا درد! اور یہ ہے اُس کا عملی نمونہ!

الحمدللہ! ہمارے اسلامی بھائی عراق، شام، افغانستان اور پاکستان میں ظلم پر اقوام متحدہ کی طرح خاموش نہیں بیٹھتے بلکہ وہاں پہنچ کر اُنہوں نے اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کی اور اُن کا انتقام لیا اور لے رہے ہیں! یہ صورت اس وقت ہے جب کہ ابھی تک خلافت اسلامی کا قیام نہیں ہوا ہے جب کہ اسلام کے جیالے صرف اپنی غیرت وحمیت اور اسلامی جذبے کی وجہ سے یہ سب کچھ کر گزرتے ہیں! اگر اسلامی خلافت کا قیام ہو جائے تو پھر ان شاء اللہ کسی ایک مسلمان بھائی کے بال کو بھی بیکا کرنے کی جرات ان میں نہیں ہوگی!

آپ کے قرب وجوار میں بھی تحریک طالبان، جو پاکستان کے ظالم، جابر اور متکبر حکمرانوں کے خلاف سر بر پیکار ہے......ان دس سالوں میں الحمد للہ، اُنہوں نے پاکستانی حکمرانوں اور افواج کے خلاف تاریخی کارروائیوں سے مظلوم قوم کا کلیجہ ٹھنڈا کیا......اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کے خلاف دائرہ تنگ کر کے اُن پر زمین تنگ کر دی ہے! یہ تو جنگ ہے، ہمارے بھی شہدا ہوں گے، زخمی ہوں گے، گھر جلائے جائیں گے، لیکن دس سالوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کو جو عبرت ناک سبق سکھایا گیا یہ تمام کفار کے لیے درس عبرت ہے......اور وہ دن دور نہیں کہ یہ مجاہدین اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق ان ظالموں کو زنجیروں میں باندھ کر اس مظلوم قوم کے سامنے لائیں گے تاکہ وہ ان سے اپنا انتقام لے لے! یہ اجتماعی قبریں جو آج اس قوم کو مل رہی ہیں، عنقریب ان شاء اللہ ان ظالم اور جابر حکمرانوں سے اس ظلم کا انتقام ہم لیں گے!

آپ نے دیکھا کہ اسلام کے جیالے ملک کے فوجی مرکز جی ایچ کیو میں گھسے، اُن کے ایئر بیسوں میں داخل ہوگئے، اُن کے جرنیلوں کو قتل کر ڈالا اور یہی اسلام کے بیٹے تھے جنھوں نے ان کے بڑے بڑے سیاسی جغادروں کو جہنم رسید کیا......لہٰذا اے مظلوم بلوچ مسلمانو! جو مسخ شدہ لاشوں کا ایک نا ختم ہونے والا سلسلہ وصول کر رہے ہیں......اے بلوچستان کے ستم رسیدہ لوگو! جن کے بے شمار بیٹے بغیر کسی جرم کے لاپتہ کر دیے گئے ہیں......اے بلوچ مظلوم بھائیو! جو اجتماعی قبروں میں اپنے پیاروں کی لاشیں تلاش کرتے کرتے تھک چکے ہو......آؤ! اپنے اصل سبق کو یاد کرو......آؤ! اسلام کے اُس پلیٹ فارم کی طرف جو تمہارے آباؤ اجداد کی میراث ہے......تحریک طالبان آپ کے غم میں برابر کی شریک ہے، ہم اسلامی خلافت کے قیام کے لیے مشترکہ جدوجہد کی دعوت کے ساتھ آپ کو تسلی دیتے ہیں کہ ہم آپ کے دشمن سے ان مظالم کا بھرپور انتقام لینے والے ہیں!

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

☆☆☆☆☆

کلمہ توحید کی بنیاد پر ساری امت کے اتحاد کی کوششوں کے سلسلے میں ہم نے ''وثیقہ نصرت اسلام'' جاری کی جس میں ہم نے ساری امت کو سات اہم موضوعات پر متحد ہونے کی دعوت دی ہے:

۱۔ اسلامی سرزمینوں کی آزادی کے لیے کام کرنا۔
۲۔ خالص شریعت کے نفاذ کی جدوجہد کرنا اور اس کے علاوہ ہر حاکمیت کو رد کرنا۔
۳۔ مسلمانوں کے خزانوں کی لوٹ مار روکنے کے لیے اقدام کرنا۔
۴۔ غاصب حکمرانوں کے خلاف اٹھنے والی مسلمان اقوام کی تحریکوں کی حمایت کرنا اور انہیں ہر فساد کا خاتمہ کر کے شریعت کے التزام کی دعوت دینا۔
۵۔ دنیا کے ہر مظلوم کی حمایت کرنا۔
۶۔ خلافت کے قیام کی جدوجہد کرنا۔
۷۔ ساری اسلامی تحریکوں کو ان اہداف پر متحد کرنے کی کوشش کرنا۔

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

21 اپریل: صوبہ لوگر............ضلع محمد آغہ............مجاہدین کا ایک مشترکہ فوجی قافلے پر حملہ............ایک ٹینک تباہ............5 قابض فوجی ہلاک اور 3 زخمی

حاکمیت کس کا حق ہے؟

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری دامت برکاتہم

اسلام میں حاکمیت اور قانون سازی محض اللہ تعالیٰ کا حق ہے:

قانون سازی کو محض اللہ مالک الملک ہی کا حق سمجھنا اسلامی عقائد کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے اور قرآن کریم کی بہت سی آیات اس پر دلالت کرتی ہیں۔حق تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ أَمَرَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ(یوسف:۴۰)

''حاکمیت تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہے، اُس نے حکم دیا ہے کہ تم صرف اُسی کی عبادت بجالاؤ، یہی مستحکم دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔

اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِناً عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ عَمَّا جَاءكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً وَلَوْ شَاء اللّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُم فَاسْتَبِقُوا الخَيْرَاتِ إِلَى الله مَرْجِعُكُمْ جَمِيعاً فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَOوَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللّهُ إِلَيْكَ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَOأَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّهِ حُكْماً لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ(المائدۃ:۴۸۔۵۰)

''اور(اے پیغمبر علیہ السلام) ہم نے آپ پر سچی کتاب نازل فرمائی ہے جو اس سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اُن پر نگہبان ہے، پس آپ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ کیجیے۔اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، لیکن جو حکم اس نے تمہیں دیے ہیں وہ ان میں تمہاری آزمائش کرنا چاہتا ہے۔سو نیک کاموں میں جلدی کرو، تم سب کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، پھر جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے وہ تمہیں بتلائے گا۔اور(ہم پھر تاکید کرتے ہیں کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ)ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ کیجیے اور ان کی خواہشات کی پیروی مت کیجیے اور اس سے خبردار رہیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کی طرف نازل کردہ کسی حکم سے آپ کو ہٹا نہ دیں۔پھر اگر یہ نہ مانیں تو جان لیجیے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے، اور یقیناً لوگوں کی اکثریت تو فاسقوں پر مشتمل ہے۔(اگر یہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون سے منہ موڑتے ہیں تو) کیا پھر جاہلیّت کا فیصلہ چاہتے ہیں، اور یقین رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ کرنے والا اور کون ہے''۔

پس اگر کوئی قوم، جماعت، معاشرہ، حکومت یا نظام یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور احکامِ اسلام پر کاربند ہیں تو ضروری ہے کہ وہ قانون سازی اور فیصلہ کرنے کا حق بھی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص کریں۔اور اگر ان میں سے کوئی گروہ یہ زعم بھی رکھتا ہے کہ وہ مسلم ہے لیکن اللہ رب العزت کا یہ حق تسلیم کرنے سے بھی انکاری رہتا ہے اور اپنے معاملات میں شریعت کی طرف رجوع بھی نہیں کرتا.....تو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے بارے میں واضح فیصلہ فرمادیا ہے کہ وہ قطعاً مومن نہیں۔حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں:

فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيماً (النساء:۶۵)

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک ہرگز مومن نہیں ہوسکتے جب تک (اے نبی) تمہیں اپنے باہمی تنازعات میں منصف نہ بنالیں اور جو فیصلہ تم کرو اس پر اپنے دل میں تنگی بھی محسوس نہ کریں اور اس کے آگے سر تسلیم خم کردیں''۔

پاکستان میں قانون سازی کا حق مطلقاً پارلیمانی اکثریت کو حاصل ہے:

درج بالا اسلامی عقیدے کی روشنی میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان میں قانون سازی اور فیصلے کا حق کس کے پاس ہے؟ کیا یہ حق صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے مختص ہے؟ یا یہ اس پارلیمان کی غالب اکثریت کا حق ہے جسے یہ 'مجلسِ شوریٰ' کے نام سے بھی پکارتے ہیں؟

اس نہایت اہم سوال کا حتمی جواب ہمیں ریاستِ پاکستان کی اساسی قانونی

دستاویزات میں ملتا ہے۔چنانچہ جب ہم دستورِ پاکستان پر نگاہ ڈالتے ہیں، جو بقول ان کے''ابوالقوانین'' ہے، تو اس میں یہ بات پوری وضاحت اور قطعیت کے ساتھ درج ہے کہ دستور میں ترامیم کرنے اور نئے قوانین صادر کرنے کا حق نمائندگان پارلیمان کی غالب اکثریت کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔

لہٰذا دستور کے عطا کردہ حق کے مطابق اگر یہ لوگ چاہیں تو پاکستان کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' رکھ دیں، اور اگر یہی لوگ چاہیں تو دوتہائی اکثریت کے ساتھ اس کا نام تبدیل کرکے ''امریکی جمہوریہ پاکستان'' یا ''مسیحی جمہوریہ پاکستان'' رکھ دیں...... ان کے اکثریتی فیصلے کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔اسی طرح اگر نمائندگان پارلیمان چاہیں تو ''وفاقی شرعی عدالت'' قائم کردیں، اور اگر چاہیں تو ''وفاقی غیر شرعی عدالت'' قائم کر دیں، ان کو مکمل حق حاصل ہے۔اسی طرح اگر یہ چاہیں تو دستور کو مکمل تبدیل کرکے اس میں سے وہ مواد بھی حذف کردیں جس کی بنا پر دستورِ پاکستان یا ریاستِ پاکستان کے اسلامی ہونے کا شبہہ پیدا ہوتا ہے...... یہ ان کا حق ہے جس کی ضمانت خود دستور انہیں فراہم کرتا ہے۔دستور کی دفعہ ۲۳۸ واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ پارلیمان کو دستور میں ترمیم کا حق حاصل ہے۔[1] جب کہ دفعہ ۲۳۹ میں آئینی ترمیم کے لیے دوتہائی اکثریت کی شرط لگائی گئی۔اس دفعہ کے تحت پانچویں اور چھٹے بند میں دوانتہائی اہم باتیں نصاً مذکور ہیں:

پہلی بات یہ کہ کسی بھی آئینی ترمیم کے خلاف کسی سطح کی عدالت میں کسی بنیاد پر اعتراض ممکن نہیں۔

دوسری بات یہ کہ ہر قسم کے شک کو رفع کرنے کے لیے یہ بات بھی واضح کردی گئی ہے کہ مجلس شوریٰ (یعنی پارلیمان) کو دستور کی دفاعت میں ترمیم کا لامحدود اختیار حاصل ہے۔[2]

ممکنہ شبہات اور ان کا رد:

یہاں دو شبہات وارد ہوسکتے ہیں:

پہلا شبہہ: مسلم معاشرے کی مصلحت کے لیے ہی مسلم نمائندگان دستور سازی کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی اعتراض کرنے والا یہ کہے کہ آخر اس میں حرج ہی کیا ہے کہ ''مسلم عوام کے نمائندگان'' باہمی مشورے سے ''مسلم معاشرے کی مصلحت'' کی خاطر دستور سازی کریں؟

اس شبہہ کا جواب یہ ہے کہ دستور کی مذکورہ نصوص میں ایسی کوئی قید نہیں لگائی گئی جو اس اعتراض میں ذکر کی گئی ہے؛ یعنی نہ تو اس میں ''مسلم معاشرے'' کا ذکر ہے اور نہ اس کی ''مصلحت'' کا۔ یہ نصوص تو دستور میں ترمیم کے لیے دوتہائی اکثریت کے اتفاق کے علاوہ کوئی شرط نہیں لگاتی ہیں اور پھر نہایت تاکید کے ساتھ دوتہائی ارکان پارلیمان کے آئینی ترمیم کے حق کا بھرپور تحفظ بھی کرتی ہیں۔

پس یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ دستورِ پاکستان کے تحت تمام امور میں قبول و رد کا حتمی فیصلہ نمائندگان پارلیمان کی دوتہائی اکثریت کو حاصل ہے۔دستور کا یہ اصول شریعت کے بالکل منافی ہے۔اسلام تو ہمیں یہ سکھلاتا ہے کہ یہ مقام صرف اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کو حاصل ہے کہ اس کے ہر حکم کو بلانزاع قبول کیا جائے، ہر اس قانون، حکم یا ضابطے کو رد کردیا جائے جو شریعت کے موافق نہ ہو اور کسی کا بھی یہ حق تسلیم نہ کیا جائے کہ وہ خلافِ شریعت فیصلہ کرے......خواہ اس فیصلے کو دوتہائی اکثریت بلکہ پورے پارلیمان کی اجتماعی تائید ہی کیوں نہ حاصل ہو۔دوسری بات یہ کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ مسلم معاشرے کے نمائندے اپنے قوانین و دستور کی نصوص میں ترمیم واصلاح کریں بشرطیکہ یہ سارا عمل اللہ کے دین اور اس کی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے انجام پائے، لیکن دستور میں تو ایسی کوئی شرط مذکور نہیں۔پاکستان کا دستور تو اُلٹا اس بات پر زور دیتا نظر آتا ہے کہ دوتہائی اکثریت کو دستور میں ہر قسم کی ترمیم کا حق حاصل ہے، اور غالب اکثریت کے فیصلے پر کسی قسم کی کوئی قدغن نہیں۔

دوسرا شبہہ: شریعت سے متصادم قوانین کو دور کرنے کے لیے وفاقی شرعی عدالت تشکیل پاچکی ہے۔

ممکن ہے کہ کوئی دوسرا معترض یہ کہے کہ دستور نے وفاقی شرعی عدالت کو یہ حق دیا ہے کہ وہ قرآن وسنت سے متصادم ہر قانون کو رد کردے۔اس اعتراض کا مختصر جواب یہی ہے کہ اس عدالت کو بھی دیگر عدالتوں کی طرح دستور کی دفعات پر نگاہ ڈالنے کا حق حاصل نہیں کیونکہ یہ اس کے دائرہ اختیار سے ہی باہر ہے اور یہ بات دستور میں پوری صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔

حواشی:

[1] اس دفعہ کی اصل عبارت یہ ہے:

"Subject to this Part, the Constitution may be amended by Act of [Majlis-e-Shoora(Parliament)]". [CONSTITUTION OF PAKISTAN, PART XI Amendment of Constitution, Article238].

[2] اس دفعہ کی اصل عبارت یہ ہے:

(5)No amendment of the Constitution shall be called in question in any court on any ground whatsoever.

(6) For the removal of doubt, it is hereby declared that there is no limitation whatever on the power of the Majlis-e-Shoora (Parliament) to amend any of the provisions of the Constitution" [CONSTITUTION OF PAKISTAN,PART XI Amendment of Constitution, Article 239].

☆☆☆☆☆

21 اپریل: صوبہ قندھار.................ضلع ارغستان.................مجاہدین کا گھات لگا حملہ.................4 افغان فوجی ہلاک

المومنون اخوۃ

شیخ حارث بن غازی النظاری حفظہ اللہ

الحمد للّٰہ علیٰ کل حال،اللھم صلّ علیٰ محمد و آلہ وسلم وبارک،امابعد

بلا شبہ رحمتِ مطلق اور عدلِ مطلق اللہ سبحانہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے دین اور شریعت میں ہی ہے۔اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فیصلہ اور حکم ہے:

المومنون اخوۃ

تمام اہلِ ایمان آپس میں بھائی ہیں''۔

اے اہلِ ایمان !اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ کے درمیان ایمانی اخوت کا رشتہ قائم فرمایا ہے......لہٰذا مومن چاہے جس ملک یا سرزمین اور رنگ ونسل سے تعلّق رکھتے ہوں وہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے امر کے مطابق آپس میں بھائی بھائی ہیں۔اسی طرح سنتِ مطہّرہ میں وارد ہے:

المسلم اخو المسلم

''مسلمان،مسلمان کا بھائی ہے''۔

مومن مسلمانوں کے درمیان ایمان و اسلام کا رشتہ ہے اور وہ باہم امن و سلامتی کے ساتھ رہتے ہیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

والمومنون والمومنات بعضھم اولیاء بعض

''اہلِ ایمان مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں''۔

اہلِ ایمان کا یہ ایمانی تعلّق انہیں ایک جسدِ واحد بناتا ہے جس میں سب کے لیے عافیت ہی عافیت ہے۔کوئی بدن اس وقت تک صحت مند نہیں ہوسکتا جب تک اس کے تمام اعضا تندرست نہ ہوں اور کسی ایک عضو کی بیماری سب کو تکلیف اور بے خوابی میں مبتلا کر دیتی ہے۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہلِ ایمان باہم محبت ورحمت اور الفت میں جسدِ واحد کی مانند ہیں جب اس کے کسی ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہوجاتا ہے''(متفق علیہ)۔

ایک مسلمان کی زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوتے ہیں۔وہ ان کی غیبت یا چغلی نہیں کھاتا نہ ہی گالی گلوچ اور استہزا کرتا ہے۔اسی طرح ان کے جان و مال بھی اس سے محفوظ ہوتے ہیں۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے باقی مسلمان محفوظ ہوں''۔
(امام بخاری نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور امام مسلم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)۔

اور ترمذی اور نسائی نے صحیح اسناد کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اضافہ کیا ہے کہ:

''مومن وہ ہے جس سے لوگوں کے جان و مال امن میں ہوں''۔

لہٰذا ایک مسلمان نرم گفتار اور ہاتھ کو روک کر رکھنے والا ہوتا ہے۔اس کا باطن پاکیزہ اور قلب اللہ سبحانہ اللہ تعالیٰ اور مومنین کی محبت سے بھرپور ہوتا ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک باہم محبت نہ کرو اور کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاوں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہو،اپنے درمیان 'السلام' کو عام کرو'
(صحیح مسلم)۔

جب مومنین کے مابین 'السلام' عام ہوگا تو اس سے باہم محبت پیدا ہوگی اور یہ محبت ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہے اور کامل ایمان والے اہلِ جنت میں سے ہیں۔اسی طرح جو شخص اللہ سبحانہ تعالیٰ کی خاطر ایمان والوں سے محبت کرتا ہے اسے عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک قیامت کے دن اللہ سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا،میری بزرگی اور اطاعت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج جب میرے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے میں انہیں اس سائے میں جگہ دوں گا''
(صحیح مسلم)۔

ایمان کے شعبوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان اہلِ ایمان کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے''(متفق علیہ)۔

22اپریل:صوبہ قندہار......ضلع غورک......مجاہدین کا حملہ......5افغان فوجی ہلاک اور 2زخمی......3فوجی گرفتار

گناہ ومعصیت یا گناہِ کبیرہ کا ارتکاب ایمانی اخوت کو ساقط نہیں کرتا نہ ہی کسی مسلمان کی کسی خطا کا پتہ چل جانے سے اس کے جان و مال کی حرمت ختم ہو جاتی ہے۔یعنی گناہ کرنے والا یا کسی کبیرہ کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا نہ ہی اس کا ایمان ناقص ہوتا ہے بلکہ اس کے لیے عمومی اخوت اور ولاء کا تعلق قائم رہتا ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اس کو مارو''......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے اسے ہاتھوں، پاؤں اور چادروں سے مارا، جب ہم پیچھے ہٹے تو کچھ لوگوں نے کہا:''اللہ تمہیں رسوا کرے''......نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''یوں مت کہو،اس کے مقابلے میں شیطان کی معاونت نہ کرو''۔

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے غامدیہ کی روایت میں بیان کرتے ہیں:

''پھر اسے سینے تک دبا کر لوگوں کو اسے رجم کرنے کا حکم دے دیا گیا۔خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر ایک پتھر مارا جس سے خون کے چھینٹے ان کے چہرے پر آ کر پڑے،حضرت خالد نے اس پر غامدیہ کے لیے کچھ نازیبا الفاظ کہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ الفاظ سن لیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''خبردار اے خالد!ایسا مت کہو،اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے،اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز محصول لینے والا (جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور حقوق العباد میں گرفتار ہوتا ہے اور مسکینوں کو ستاتا ہے) بھی ایسی توبہ کرے تو اس کا گناہ بھی بخش دیا جائے''۔

اسی طرح ظلم بھی اسلامی اخوت کو ساقط نہیں کرتا،لہٰذا اگر کوئی مسلمان ظالم ہو تو اگرچہ اپنے ظلم کی وجہ سے وہ معاصی اور عذاب کی وعید کا مستحق تو ہوگا لیکن اپنے ایمان کی اصل کے بقدر اور شرعی و ایمانی حقوق کی بنا پر ولاء کا حق دار بھی ہوگا۔شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ مجموعہ الفتاویٰ میں فرماتے ہیں:

''مومن پر لازم ہے کہ اللہ کے لیے دشمنی کرے اور اللہ ہی کے لیے دوستی کرے۔اگر کوئی مومن ہو تو اس پر اس کے ساتھ موالات فرض ہے چاہے اس نے اس کے ساتھ ظلم ہی کیوں نہ کیا ہو، کیوں کہ ظلم ایمانی موالات کو قطع نہیں کرتا۔اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ○اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ(الحجرات ۹۔۱۰)

''اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع لائے پس وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں''۔

باہمی قتال اور بغاوت کے باوجود اہلِ ایمان کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم رکھا گیا ہے اور ان کے درمیان صلح کرانے کا حکم دیا گیا ہے۔مومن کو ان دو قسموں کے فرق میں تدبر کرنا چاہیے جو اکثر آپس میں ملتبس ہو جاتی ہیں اور یہ جاننا چاہیے کہ مومن چاہے آپ پر ظلم و زیادتی بھی کرے تو اس سے موالات رکھنا واجب ہے اور کافر چاہے آپ کو عطا کرے یا اچھا سلوک بھی کرے تو اس سے عداوت رکھنا واجب ہے''۔

جب کہ ظلم قبیح اور خبیث ترین گناہوں میں سے ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثِ قدسی میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

''اے میرے بندو!میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام کیا ہے اسی لیے تمہارے مابین بھی اسے حرام قرار دیا ہے تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو''۔

اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ظلم سے بچو بے شک ظلم سے قیامت کے دن تاریکیاں ہوں گی''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''ہمیں قتال و سیاست، فکر و دعوت اور ذرائع ابلاغ ہر میدان میں اپنے آپ کو مضبوط کرنا چاہیے۔ہمیں لازماً اپنے اوپر حملہ آور، امریکہ، اسرائیل اور مغرب کے خلاف مزاحمت کرنی چاہیے اور وہ لوگ جو اس حملے کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں ان کی بھرپور پشتی بانی کرنی چاہیے۔نصاریٰ جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر حملہ آور ہیں اور مسلمانوں سے حالتِ جنگ میں ہیں اور وہ نصاریٰ کو امتِ مسلمہ کے ساتھ حالتِ امن میں ہیں،ہمیں ان دونوں کے درمیان بھی فرق رکھنا ہوگا''۔

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

22 اپریل: صوبہ غزنی.................ضلع شلگر.................مجاہدین کا 82 ایم ایم توپ سے حملہ.................ایک رینجر زگاڑی تباہ.................4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی اور قانون سے فیصلے کرنا

مولانا عاصم عمر دامت برکاتہم العالیہ

ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ اور مفسرین کرام:

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''جن حضرات نے اس آیت کے بارے میں یہ کہا کہ یہود کے بارے میں ہے،(فرمایا) یہ ضعیف دلیل ہے کیونکہ تفسیر میں اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ کہ خاص سبب کا''۔(مفاتیح الغیب المعروف تفسیر الرازی؛ الجزء ۶ ،تفسیر سورۃ المائدۃ:۴۴،أبوعبداللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التمیمی الرازی الملقب بفخر الرازی)

مزید فرماتے ہیں:

''امام عطاؒ (تابعی) نے فرمایا: یہ 'کفر دون کفر' ہے یعنی 'یہاں کفر سے مراد کفرِ اصغر ہے'۔ اور امام طاؤسؒ (تابعی) نے فرمایا: 'یہ ایسا کفر نہیں جو ملت سے خارج کردے جیسا کہ اللہ اور یوم آخرت کا انکار ملت سے خارج کردیتا ہے'۔ گویا ان حضرات نے اس آیت کو کفرِ نعمت کہا ہے، یہ قول بھی ضعیف ہے۔ کیونکہ لفظ کفر جب مطلق بولا جاتا ہے تو اس سے کفر فی الدین (یعنی بڑا کفر) مراد ہوتا ہے''۔

جن حضرات نے یہ کہا کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو تمام مقدمات میں اللہ کے قوانین کے خلاف فیصلے کرے وہ کافر ہے، البتہ جو بعض مقدمات میں ایسا کرے وہ کافر نہیں ہے۔ امام رازیؒ اس کا رد فرماتے ہیں:

لو کانت ھذہ الآیة وعیداًمخصوصاًبمن حکم اللہ تعالیٰ فی کل ما أنزل اللہ تعالیٰ لم یتناول ھذاالوعیدالیھود بسبب مخالفتھم حکم اللہ فی الرجم،وأجمع المفسرون علی أن ھذاالوعیدیتناول الیھود بسبب مخالفتھم حکم اللہ تعالیٰ فی واقعة الرجم......قال عکرمة:قولہ ﴿ومن لم یحکم بما انزل اللہ ﴾انما یتناول من أنکر بقلبہ وجحد بلسانہ،أمامن عرف بقلبہ کونہ حکم اللہ وأقر بلسانہ کونہ حکم اللہ،الاأنہ أتی بما یضادہ فھو حاکم بما أنزل اللہ تعالیٰ،ولکنہ تارک لہ،فلایلزم دخولہ تحت ھذہ الآیة،وھذاھو الجواب الصحیح واللہ أعلم

''اگر اس آیت میں خاص ان لوگوں کے لیے وعید ہوتی جو تمام فیصلوں میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کی مخالفت کریں تو اس میں ان یہود کے لیے وعید نہ ہوتی جو حکمِ رجم میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کی مخالفت کررہے تھے۔ جب کہ تمام مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت میں ان یہود کے لیے وعید ہے جو واقعۂ رجم میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کی مخالفت کررہے تھے...... عکرمہؒ کا کہنا ہے: اس آیت میں اس شخص کا حکم ہے جو اللہ تعالیٰ کے قانون کا دل سے انکار کرے اور زبان سے انکار کرے۔ البتہ وہ شخص جو دل سے اس قانون کے منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کرے اور زبان سے بھی اقرار کرے، لیکن عملاً اس کے مخالف فیصلہ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق ہی فیصلہ کرنے والا کہلائے گا، لیکن اس کو چھوڑنے والا ہوگا، چنانچہ وہ اس آیت میں داخل نہیں۔ یہی جواب صحیح ہے''۔(ایضاً)

وضاحت:

یہاں پھر یاد دلاتے چلیں کہ امام رازیؒ نے جو دل کی تصدیق اور زبان سے اقرار کی بات کی ہے، اس سے مراد وہی ہے جو پہلے بیان کیا گیا، کہ اس کے مطابق فیصلے کے واجب ہونے کا اقرار کرتا ہو۔ نیز یہ بات بھی یاد رہے کہ امام رازیؒ یہ حکم اس ریاست، حاکم یا جج کا بیان کررہے ہیں جو باقی تمام احکام میں قرآن کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور صرف ایک قطعی اور صریح شرعی حکم میں قرآن کے خلاف فیصلہ کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک سے لے کر تاتاریوں کے ہاتھوں سقوطِ بغداد (۶۵۶ھ بمطابق ۱۲۵۷ء) تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ قرآن کے مقابلے میں کسی اور قانون کو بطورِ آئین ملک میں نافذ کیا گیا ہو۔ اس امت میں اس بات کا تصور بھی نہیں تھا کہ عدالتیں قرآن کے علاوہ کسی انسان کے بنائے آئین کے مطابق فیصلے کریں۔ غیرِ قرآن سے فیصلہ کرنے کی زیادہ سے زیادہ صرف یہ صورت ہوتی تھی کہ جج رشوت لے کر فیصلے میں ڈنڈی ماردیتا۔ چنانچہ مذکورہ آیت کے ضمن میں جو بھی بحث بڑے کفر یا چھوٹے کفر کی رہی وہ اسی صورت حال کو سامنے رکھ کر کی جاتی رہی، کیونکہ علماعموماً انہی باتوں کو بیان کرتے ہیں جو ان کے دور میں عامۃ المسلمین کو درپیش ہوتی ہے۔

لیکن جب عالم اسلام پر تاتاری حملہ آور ہوئے، دارالخلافہ بغداد پر قبضہ کرلیا، پھر اس کے بعد یہ لوگ مسلمان ہوگئے۔ لیکن نظامِ حکومت قرآن کی بجائے ایک ایسے

آئین سے چلانے لگے جو کچھ چنگیز خان کا بنایا ہوا تھا اور کچھ شقیں اسلام سے بھی جمع کر لی گئی تھیں۔اس کو''الیاسق یا الیاس'' کہا جاتا تھا۔

اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے حافظ ابن کثیرؒ نے اس قانون کے بارے میں فتویٰ دیا کہ:

''جس نے اس شریعتِ محکمہ کو چھوڑا جو محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، جو کہ خاتم النبیین ہیں، نازل ہوئی، اور منسوخ شریعتوں میں سے کسی کے پاس فیصلہ لے کر گیا تو وہ کافر ہو گیا۔تو اس شخص کا کیا انجام ہوگا جو (چنگیز خان کے بنائے آئین) الیاس کے مطابق فیصلے کرائے اور اس کو شریعتِ محمدی علی صاحبھا السلام پر مقدم رکھے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسا شخص بالاجماعِ امت کافر قرار دیا جائے گا''۔(البدایة والنهایة لابن کثیر)

سو آپ سوچیے کہ قرآن کے علاوہ سے فیصلہ کرتی عدالتوں کو اسلامی کہنا...... یہ کتنا بڑا جرم ہے؟

ابو جعفر نحاسؒ (۳۳۸ھ) نے فرمایا:

''میں کہتا ہوں کہ فقہا کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص یہ بات کہے کہ شادی شدہ زانی کو رجم کرنا واجب نہیں تو وہ کافر ہو گیا کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ایک قانون کو رد کر دیا''۔(معانی القرآن)

مشہور حنفی فقیہ امام ابو اللیث سمرقندیؒ (وفات ۳۷۵ھ) نے اس کی تفسیر میں فرمایا:

یعنی: اذا لم یقر، ولم یبین...... یعنی: هذه الآیة عامة فمن جحد حکم الله فهو من الکافرین

''یعنی جب وہ کسی مسئلے میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق سزا کے حق و سچ ہونے کا اقرار نہ کریں، اور نہ اس قانون کو بیان کریں...... یعنی یہ آیت عام ہے جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انکار کرے وہ کافروں میں سے ہے''۔

(تفسیر بحر العلوم للسمرقندی)

برصغیر کے اہلِ علم طبقے کے لیے نواب صدیق حسن خان بھوپالیؒ (وفات ۱۳۰۷ھ) کوئی اجنبی شخصیت نہیں۔نواب صاحب ''نیل المرام'' میں اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اس آیت میں لفظ **من** عام ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ حکم کسی خاص ایک جماعت کے لیے نہیں ہے بلکہ اس کا حکم ہر حاکم یا جج کے لیے ہے''۔

آیت کی تفسیر اور تاریخی پس منظر:

اس آیت کی تفسیر میں بعض مفسرین نے یہ فرمایا کہ اس آیت میں کفر سے مراد **کفر دون کفر** یعنی چھوٹا کفر ہے۔نیز بعض مفسرین نے یہ فرمایا کہ یہ آیت یہود کے بارے میں نازل ہوئی۔آیئے اس کو وضاحت کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ ''**لیس الکفر الذی یذهبون الیه**''، ''یہ وہ کفر نہیں جو وہ مراد لیتے ہیں''، خوارج کے بارے میں کہا گیا ہے۔کیونکہ خوارج اس آیت کو بنیاد بنا کر بغیر کسی تفصیل کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کفر کا حکم لگاتے تھے۔حالانکہ اہلِ سنت کے نزدیک اس میں تفصیل ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کے الفاظ **یذهبون الیه** (جو کفر وہ مراد لیتے ہیں) صاف بتا رہے ہیں کہ یہ گفتگو خوارج کے جواب میں ہے، کیونکہ اہلِ سنت کا یہ مسلک تھا ہی نہیں کہ وہ اس آیت کو بنیاد بنا کر بعوذ باللہ کسی صحابیِ رسول کو کافر قرار دیتے۔لہٰذا جب اہلِ سنت کا یہ مسلک تھا ہی نہیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے بارے میں یہ کیوں فرماتے'' جو کفر وہ مراد لیتے ہیں''۔

اسی طرح مشہور تابعی ابو مجلزؒ کی وہ گفتگو جو آپ سے بنی عمرو بن سدوس کے لوگوں نے اس بارے میں کی۔یاد رہے کہ یہ لوگ خوارج تھے۔ابو مجلزؒ نے ان کو یہی سمجھایا کہ اس آیت میں مطلقاً کفر کا حکم نہیں ہے بلکہ تفصیل ہے۔

اس بحث میں اگر ایک تاریخی پس منظر کو ہم سمجھ لیں تو اس آیت کی تفسیر سمجھنا انتہائی آسان ہو جائے گا۔یہ روایات ہیں، جن کو امام ابن جریر طبریؒ نے اپنی تفسیر میں اثر نمبر ۱۲۰۲۵ اور ۱۲۰۲۶ کے تحت روایت کیا ہے۔اس روایت میں جو گفتگو ہے وہ حضرت ابو مجلزؒ اور بنی عمرو بن سدوس کے لوگوں کے درمیان ہے۔یاد رہے کہ حضرت ابو مجلزؒ بڑے تابعین میں سے ہیں اور آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے۔جب کہ بنو عمرو بن سدوس کے جو لوگ آپ سے بات کرنے آئے تھے یہ لوگ پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، بعد میں خوارج بن گئے تھے۔

ان کا کہنا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نعوذ باللہ مرتد ہو گئے۔دلیل کے طور پر وہ اس آیت کو پیش کرتے تھے کہ جو اللہ کے نازل کردہ سے فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے۔چنانچہ اس بحث نے اس دور میں زیادہ زور پکڑا۔لہٰذا صحابہ اور تابعین نے ان کے جواب میں یہ فرمایا کہ اس آیت سے جو تم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں کفر ثابت کرنا چاہتے ہو، وہ یہ نہیں ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ میں وہ چیز پائی ہی نہیں جا رہی جو تم ثابت کرنا چاہتے ہو، لہٰذا اس آیت کو دلیل کے طور پر پیش کرنا باطل ہے۔آپ حضرت ابو مجلزؒ کے الفاظ کو دیکھیں تو بات آسانی سے سمجھ میں آ جائے گی۔

ابو مجلزؒ سے خوارج نے پوچھا کہ ان تینوں آیتوں (جس میں اللہ کی شیرعت سے فیصلہ نہ کرنے والے کے بارے میں کافر، فاسق اور ظالم ہونے کا بیان ہے) کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ حق ہیں؟ ابو مجلزؒ نے جواب دیا: جی ہاں! خوارج نے

22 اپریل: صوبہ پروان............علاقہ چاریکار............مجاہدین کا حملہ............4 فوجی ہلاک............کئی زخمی

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی قیادت میں مجاہدین نے صلیبی افواج اور اُن کے جوتے چاٹنے والی کٹھ پتلی افغان انتظامیہ کے خلاف فیصلہ کن کارروائیوں کا آغاز کیا ہے......ان کارروائیوں کو ''خیبر عملیات'' کا نام دیا گیا ہے......امارت اسلامیہ افغانستان کی رہبری شوریٰ کی جانب سے ان عملیات کے اعلان کے ساتھ ہی مجاہدین نے غالب وفاتح لشکر کی طرح' شکست وپسپائی کو عملاً وذہناً قبول کیے ہوئے صلیبی اور افغان فوجیوں پر اپنے حملے تیز تر کر دیے......

خیبر عملیات میں شامل ایک کارروائی کا منظر جس میں مجاہدین نے میدان وردک میں نیٹو سپلائی کانوائے کو نشانہ بنایا۔ اس حملے میں ۵ سیکورٹی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ ۲ آئل ٹینکر اور ایک فوجی گاڑی نذر آتش ہوئی۔

جمرود میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کر کے متعدد کنٹینروں کو جلا کر خاکستر کر دیا

۲۰ مارچ ۲۰۱۴ء۔ جلال آباد میں پولیس ہیڈکوارٹر پر حملے کے بعد کا منظر

مارچ ۲۰۱۴ء۔ امریکی فوج لوگر کیمپ خالی کرنے کے بعد کیمپ منہدم کر رہی ہے

۲۱ مارچ کو ہلمند میں زخمی ہونے والے افغان فوجیوں کو طبی امداد کے لیے ہسپتال روانہ کیا جا رہا ہے

۸ مارچ۔ ننگرہار میں ضلع نازیان کے گورنر کی گاڑی ریموٹ کنٹرول بم حملے میں تباہ ہو چکی ہے

۲۸ مارچ کو کابل میں غیر ملکی گیسٹ ہاؤس پر مجاہدین کے حملے کے دوران امریکی فوجیوں کی دوڑیں لگی ہوئی ہیں

قندھار میں لینڈ مائن کا نشانہ بننے والی امریکی Stry ker گاڑی

۲۹ مارچ ۲۰۱۴ء۔ کابل میں الیکشن ہیڈکوارٹر کی عمارت مجاہدین کے حملے کے بعد

اپریل ۲۰۱۴ء۔ امریکی فوج بگرام کیمپ خالی کرنے کے بعد عمارت منہدم کر رہی ہے

۲۵ مارچ کو خوست میں افغان بارڈر پولیس سے غنیمت شدہ ہموی گاڑی

۲۵ مارچ ۲۰۱۴ء۔
کابل میں الیکشن کمیشن کے مرکزی دفتر پر مجاہدین کے حملے کے بعد تباہی کے آثار واضح ہیں

۳۰ مارچ ۲۰۱۴ء۔ لغمان میں ضلع علیشنگ کے گورنر کی گاڑی مجاہدین کے حملے میں تباہ ہوچکی ہے

۲۶ اپریل ۲۰۱۴ء۔ غزنی میں ریموٹ کنٹرول بم کا نشانہ بننے والی پولیس گاڑی

۲۲ اپریل ۲۰۱۴ء۔ پروان میں افغان پولیس گاڑی مائن کا نشانہ بننے کے بعد

16 اپریل 2014ء تا 15 مئی 2014ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	1 عملیات میں 1 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	67
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	65	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	130
ٹینک، بکتر بند تباہ:	64	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	34
کمین:	18	جاسوس طیارے تباہ:	1
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	30	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	2
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1002	صلیبی فوجی مردار:	80
سپلائی لائن پر حملے:	13		

پوچھا: تو کیا یہ امراٗ اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا:

هو دینهم الذی یدینون به، وبه یقولون ، الیه یدعون ، فان هم ترکوا شیئامنه عرفوا أنهم قد أصابوا ذنبا

''یہ شریعت ہی تو ان کا دین اور نظام ہے جس کو وہ بطورِ دین اپناتے ہیں، اسی کے وہ قائل ہیں اور اسی کی جانب لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ اور اگر اس میں سے کچھ چھوڑ دیں تو وہ جانتے ہیں کہ انہوں نے گناہ کا کام کیا ہے''۔

آگے اور گفتگو ہے پھر آخر میں فرمایا کہ:

''یہ آیت یہود و نصاریٰ اور مشرکین اور ان جیسے لوگوں کے بارے میں ہے'' (**تفسیر طبری، الجزء ۱۰**)۔

یعنی جو مسلمان امرا و حکام اسی شریعت کو آئین کے طور پر اپنے ملک میں نافذ کردیں، اسی نفاذ شریعت کے قائل ہوں، اور اسی کی دعوت دیں، پھر اگر کسی قانون پر عمل کرنے میں سستی یا تاخیر ہو جائے تو خود کو گناہ گار سمجھیں، تو یہ آیت ایسے امرا کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ تو ان حکمرانوں کے بارے میں ہے جو یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی طرح ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کو چھوڑ بیٹھیں۔ نہ اس کو ملک میں آئین کے طور پر نافذ کریں، نہ اس کی بات کریں اور نہ ہی اس کی دعوت دیں۔ یعنی ملک میں شریعت بھی نافذ نہ کریں اور ان کی عدالتیں غیر شرعی قانون کے مطابق فیصلے کریں اور پھر خود کو گناہ گار بھی نہ سمجھیں، تو اس وقت ایسے حکمران یہود و نصاریٰ کی طرح مکمل کافر ہوں گے۔ لیکن تم (خوارج) جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس آیت کی رو سے کافر ثابت کرنا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ یہ آیت ان کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ یہ آیت یہود و نصاریٰ اور ان لوگوں کے بارے میں ہے جو مقدمات میں یہودیوں جیسے کام کریں۔

اب شاید آپ بات سمجھ گئے ہوں گے کہ جن صحابہ یا تابعین مفسرین نے اس آیت کے بارے میں یہ کہا کہ یہ مسلمانوں کے بارے میں نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ کے بارے میں ہے تو ان کا مطلب یہی ہے کہ خوارج اس کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر منطبق کرنا چاہتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کفر سے پاک تھے جو اس آیت میں بیان کیا گیا، جو یہود کے اندر تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کو چھوڑ کر اپنے بنائے آئین سے فیصلہ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی شریعت کو چھوڑ بیٹھے تھے، پھر اس کو اپنے لیے قانونی اور آئینی قرار دے دیا تھا چنانچہ خود کو اس برے فعل پر گناہ گار بھی نہیں سمجھتے تھے۔

البتہ ان مفسرین کے نزدیک بھی اس آیت کا حکم عام ہے۔ یعنی وہ باتیں جو یہود میں تھیں اگر کسی مسلمان ریاست، حکام یا جج میں وہ باتیں پائی جائیں گی تو وہ بھی یہود کی طرح مکمل کافر ہوگا۔ جیسا کہ ابو مجلزؒ کی روایت میں یہ موجود ہے کہ'' جو ان یہود و نصاریٰ کی طرح کرے گا، یہ آیت ان کے بارے میں ہے''۔

یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ امام المفسرین ابن جریر طبریؒ نے اس آیت پر خوب بحث کے بعد اپنی رائے اس طرح بیان فرمائی ہے:

''ابو جعفر ابن جریر طبری فرماتے ہیں: میرے نزدیک ان تمام اقوال میں زیادہ درست یہ قول ہے کہ یہ آیت یہود کے بارے میں نازل ہوئی، کیونکہ اس آیت سے پہلے اور بعد والی آیات بھی یہود کے بارے میں ہیں......تو اگر کوئی کہنے والا یہ اعتراض کرے کہ اللہ تعالیٰ نے تو اس حکم کو ہر اس شخص کے لیے عام رکھا جو اللہ تعالیٰ کی شریعت سے فیصلہ نہ کرے تو آپ کس طرح اس کو (یہود کے ساتھ) خاص کردیا؟

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا عام حکم بیان کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قانون کا انکار کرتے ہوئے چھوڑتے ہیں، چنانچہ فیصلہ میں اللہ تعالیٰ کے قانون کو اس طرح چھوڑنے والے، جس طرح ان (یہود نے) چھوڑا، کافر ہیں۔ اسی طرح جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کا انکار کرتے ہوئے چھوڑے گا وہ کافر ہے۔ جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم (قانون) کا انکار کرنا بعد اس کے کہ اس کو معلوم ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب نازل کیا ہے، یہ ایسا ہے جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنا، بعد اس کے کہ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کا علم ہے'' (تفسیر طبری: الجزء ۱۰)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

آزادی کے بعد اللہ رب العزت کی مدد سے ہم ایک ایسے شرعی اور قومی نظام حکومت میں ہوں گے جو ہر قسم کے نسلی امتیاز اور تعصبات سے بالاتر ہوگا۔ ہر کام اس کے اہل کے سپرد کیا جائے گا اور ملکی وحدت کا تحفظ یقینی بنایا جائے گا۔ امن وامان کی صورت حال میں بہتری لائی جائے گی، شریعت کا نفاذ ہوگا اور چاہے مرد ہو یا عورت! ہر ایک کے حقوق کی ضمانت دی جائے گی۔ ملکی تعمیر نو اور معیشت کی بہتری کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے اور اجتماعی اداروں کی مضبوطی ہمارے پیش نظر ہوگی۔ اسلامی اصولوں اور ملکی مصالح کی روشنی میں بلاتفریق تعلیمی سہولیات عام کی جائیں گی، علمی وتمدنی معاملات کو صحیح سمت میں چلایا جائے گا۔ اپنے غیور عوام کے تعاون سے خانہ جنگی اور افغانستان کی تقسیم چاہنے والوں کو ان کے مذموم مقاصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ

22 اپریل: صوبہ غزنی.................. ضلع مقر.................. بارودی سرنگ دھماکے.................. 2 فوجی گاڑیاں تباہ.................. 4 فوجی ہلاک

سورۂ احزاب کے سائے تلے مشابہت و بشارت

شیخ خالد حقانی مدظلہ العالی، مرکزی نائب امیر تحریک طالبان پاکستان

اہل مدینہ کی دو گروہوں میں تقسیم:

لشکر کفار کے طمطراق دیکھ کر مدینہ میں لوگ واضح طور پر دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے، ارشاد باری ہے

وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا(الاحزاب: ۱۲)

''اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول نے تو ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا''۔

ایک منافقین اور مرضی القلوب کا گروہ جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح اور غلبے کے وعدوں کو دھوکہ اور جھوٹی تسلیاں قرار دینے لگے اور مسلمانوں کا مذاق اڑانے لگے علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں:

فحینئذظهر النفاقوتكلمالذين في قلوبهم مرض بما في انفسهم۔

''پس اس وقت نفاق ظاہر ہوا اور جن لوگوں کے دلوں میں مرض تھا وہ اپنے دل کی باتیں کرنے لگے''۔

جب کہ دوسرا گروہ مؤمنین مخلصین کا تھا جو اللہ کے وعدے پر یقین رکھتے تھے کہ لشکر جمع ہو کر آئیں گے اور فتح و غلبہ مؤمنین کو حاصل ہوگا، فرمایا:

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَاوَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا

''اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اُس کے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اُس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا اور اس سے اُن کا ایمان اور اطاعت ہی میں اضافہ ہوا''۔

اسی تقسیم کو اللہ تعالیٰ نے یوں بھی واضح فرمایا:

وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا(الاحزاب: ۲۲)

''اور تم اللہ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے''۔

حضرت حسن بصریؒ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں ظنون مختلفة، یعنی مختلف گمان ہوتے تھے ایک گمان منافقین کا کہ مسلمانوں کی بیخ کنی ہو جائے گی اور دوسرا گمان مسلمانوں کا تھا کہ ان کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ سچ ہے اور یہ کہ وہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کریں گے اگرچہ مشرکین اس کو برا مانیں گے۔(ابن کثیر)

بالکل اسی طرح جب امارتِ اسلامی پر عالمِ کفر کی یلغار شروع ہوئی تو اس وقت بھی مسلم دنیا واضح طور پر دو گروہوں میں تقسیم ہو گئی، ایک گروہ کفار کی طاقت دیکھ کر طالبان اور شریعت اسلامی سے سخت بد دل ہوا اور وہ کھلے بندوں کہنے لگے کہ اس خوفناک جنگ میں طالبان کی کامیابی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا، طرح طرح سے شریعت اور مجاہدین کا مذاق اڑانے لگے، ان پر الزامات و ملامتوں کی بوچھاڑ ہونے لگی کہ جب یہ مقابلہ نہیں کر سکتے تھے تو امریکہ کو چھیڑا کیوں؟ نائن الیون کی مبارک استشہادی کارروائی کو اسلام اور مسلمانوں کے وجود و سلامتی کے لیے بڑا خطرہ قرار دیا جانے لگا وغیرہ......

جب کہ دوسرا گروہ یہاں بھی مخلصین مؤمنین کا تھا جو اللہ تعالیٰ کے اس قرآنی وعدے پر یقین رکھتے تھے:

وانتم الاعلون ان كنتم مئو منين

''تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو''

اور انہوں نے اس کفری یلغار کو فتح و غلبے کا آغاز سمجھ کر اللہ کے حضور سجدہ شکر بجا لایا کہ ان گوری چمڑی والوں کو ہم کہاں کہاں ڈھونڈ کر مارتے اور ان کی فوجی طاقت کا بھرکس کیسے نکالتے......یا اللہ! تو بڑی غیرت والی ذات ہے کہ ان کو پوری طاقت سمیت ہمارے قدموں میں لا کر ڈال دیا کہ لو ان کے ساتھ میرے حکم کے مطابق پورا پورا عمل کرو!

امیر المومنین حفظہ اللہ کے یہ الفاظ تاریخ کا حصّہ ہیں کہ ''وقت ہمارے پاس ہے اور گھڑیاں ان کے پاس''......اور فرمایا کہ ''ہم امریکہ تو نہیں جا سکتے تھے، اللہ تعالیٰ خود ان کو یہاں کھینچ کر لایا، فلله الحمدوالشكروالنعمة''۔

مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کے خلاف میڈیا وار:

منافقین کے درمیان موجود ایک گروہ مسلمانوں کے خلاف منظّم انداز سے میڈیا وار میں مصروف تھا کبھی ان کے درمیان سنسنی پھیلانے کے لیے جھوٹی افواہیں اڑاتے کبھی ان کے خیر خواہ بن کر مصلحت کے مشورے دیتے اور طرح طرح سے ملامتیں کرتے اور کبھی ان کی شکست کا یقین کر کے کھل کر ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے پروپیگنڈوں کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَامُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا(الاحزاب: ۱۳)

''اے اہلِ مدینہ! (یہاں) تمہارے لیے (ٹھہرنے کا) مقام نہیں تو لوٹ چلو''

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رباط و جہاد میں تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں ہے اور آپ ان لشکروں کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتے لہٰذا واپس ہو جاؤ۔

دوسری جگہ فرمایا:

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (الاحزاب ۱۸۔۱۹)

''اللہ تم میں سے ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو (لوگوں کو) منع کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کم۔ (یہ اس لیے کہ) تمہارے بارے میں بخل کرتے ہیں پھر جب ڈر (کا وقت) آئے تو تم اُن کو دیکھو کہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں (اور) اُن کی آنکھیں (اسی طرح) پھر رہی ہیں جیسے کسی کو موت سے غشی آرہی ہو پھر جب خوف جاتا رہے تو تیز زبانوں کیساتھ زبان درازی کریں اور مال میں بخل کریں یہ لوگ (حقیقت میں) ایمان لائے ہی نہ تھے تو اللہ نے اُن کے اعمال برباد کر دیے اور یہ اللہ کو آسان تھا''۔

منافقین کا یہ گروہ اس بات پر پوری توجہ رکھتا تھا کہ مشکل اور مصیبت میں مسلمانوں کے خلاف بھرپور پروپیگنڈہ پھیلائے کہ کس طرح ان کے حوصلے ٹوٹ جائیں اور ان کی جماعت منتشر ہو جائے اور فتح و غلبے کے آثار دیکھتے ہی چکنی چپڑی باتوں کے ذریعے مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے کہ ہم تو آپ کے اپنے ہیں اور طرح طرح کے اعذار پیش کر کے مکمل خوشامد کرے۔

اسی طرح یہاں بھی منافقین کا ایک گروہ طالبان اور مجاہدین کے خلاف بھرپور انداز میں پروپیگنڈہ پھیلانے میں مصروف ہے، اولاً تو ایسی ایسی افواہیں پھیلائیں کہ الامان والحفیظ۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طاقت کو نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ سے بھی برتر دکھانے کی کوشش کی گئی (کہ ان کے پاس دیواروں کے پار اور پہاڑوں کے اندر تک دیکھنے کی ٹیکنالوجی ہے)...... پھر مجاہدین کے حوصلوں کو توڑنے اور ان کی مجتمع طاقت کو منتشر کرنے کے لیے شکست و شہادت ایسے پروپیگنڈے پھیلائے جانے لگے کہ پہاڑ بھی ان کے جھوٹ اور شرانگیزی سے ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

بہت سوں نے ملامتوں اور الزامات کی زبانیں تیز کر لیں، طرح طرح کے طعنے دیے گئے، کہ امریکہ کو چٹکی بھرنے والے کن غاروں میں چھپ گئے؟ کہاں گئے پوری دنیا پر حکمرانی کے خواب دیکھنے والے؟ وغیرہ وغیرہ۔

ایسے میں جہاد سے منسوب بڑی شخصیات پر بھی جیسے موت طاری ہوگئی جو کبھی کل تک پاکستان میں طالبان کی پہچان ہونے کے دعوے دار تھے اور پاکستان میں امیر المومنین کے نمائندہ تھے اور ان کی طرف سے پاکستان میں نائب بننے کے لیے ایک دوسرے سے بازی لیے جا رہے تھے اور کبھی واشنگٹن پر فتح کے جھنڈے گاڑنے کے دعوے کرتے تھے اور کبھی دہلی میں پانچ لاکھ کفن پوش داخل کرتے تھے، ایسے خاموش ہو گئے جیسے ان کے سروں پر پرندوں کا بسیرا ہو اور مجاہدین سے ناطے ایسے توڑ لیے کہ جیسے ان سے صدیوں پرانی دشمنی ہو۔

ایسے لوگوں کے کردار سے کون واقف نہیں جو امارتِ اسلامی کے بنیادی ڈھانچے کے اصل مؤسس اور کراچی میں بیٹھ کر قندھار پر اصل حاکم اپنے آپ کو سمجھتے تھے...... تحریر، تقریر، دفاتر، جرائد ہر اعتبار سے اپنے آپ کو طالبان کے حقیقی نمائندے اور پاکستان میں اسی نظام کے نقیب جانتے تھے...... فراخی کے دنوں میں کروڑوں، اربوں روپے کی امداد دینے والے خوشامدیوں پر ایسا سکوتِ مرگ طاری ہوا کہ 'طالب' نام سے ان کا سکون خراب ہونے لگا...... واللہ! افغان نام کے چوکیدار تک کو اپنے اداروں سے فارغ کر دیا فیا للعجب!!! اور طوفانی نعروں میں گرجتے تھے کہ اگر امریکہ افغانستان پر حملہ آور ہوا تو پاکستان میں موجود امریکیوں کو کتوں کی طرح ماریں گے وغیرہ وغیرہ...... اور آج جب امریکہ اور اتحادی پھر شکست و فرار کا راستہ تلاش کر رہے ہیں اور فتح و غلبے کے آثار نہایت واضح ہونے لگے ہیں تو انہوں نے پھر طالبان کے گن گانے شروع کر دیے ہیں...... کوئی 'گو امریکہ گو' کانفرنس کر رہا ہے، کوئی ''اسلام زندہ باد کانفرنس'' سے نام نہاد محبت کا اظہار کر رہا ہے، کوئی ''دفاعِ پاکستان'' کے نام پر کانفرنس منعقد کر کے نیٹو سپلائی اور امریکی مداخلت کی مخالفت کے نام پر پوری فتح کا سہرا اپنے سر سجانے کے خواہش مند ہیں اور کوئی روس کی شکست میں علم برداری کے دعوے کے بعد اب امریکی شکست میں بھی سانجھے دار ہونے کے دعوے شروع کر رہے ہیں...... ان ظالموں کو اس بات پر ذرا بھی شرم نہیں آتی کہ جب کل یہ کہتے تھے کہ ہم طالبان طرز کا نظام نہیں چاہتے اور ملّا عمر اور اسامہ کو آئی ایس آئی کا ایجنٹ قرار دیتے تھے اور زہر افشانی کرتے تھے کہ ''مجھے نہیں معلوم کہ کماندان نیک محمد کسی ایجنسی کا ایجنٹ رہا ہے یا نہیں!''......

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بڑی عجیب تصویر کھینچی ہے کہ جب خوف آجائے تو تم ان کو دیکھو گے کہ ان کی آنکھیں حلقوں میں اس طرح پھرتی ہیں جیسے کہ ان پر موت کی غشی طاری ہوتی ہو اور جب خوف ٹل جائے تو پھر آہنی زبانوں سے آپ کا استقبال کریں گے، علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کیا خوب تفسیر بیان فرمائی ہے:

ای فاذا کان الامن تکلموا کلامابلیغا فصیح عالیا ، وادعوا

23 اپریل: صوبہ قندھار...... ضلع ریگ...... مجاہدین کے حملے...... 7 فوجی ہلاک...... متعدد زخمی

لانفسهم المقامات العالية فی الشجاعة و النجدةوهم یکذبون فی ذالک ۔(ابن کثیر : ۳/۵۷۳)

"یعنی جب امن ہوتو یہ لوگ فصیح و بلیغ باتیں (تقریریں) کرتے ہیں اور اپنے آپ کے لیے شجاعت اور بہادری میں عالی مرتبت کے دعوے کرتے ہیں اور یہ اس میں جھوٹ بولتے ہیں اعاذ نا اللہ من ذالک"۔

غربت و افلاس:

اس وقت مسلمانوں کی غربت کا یہ عالم تھا کہ کھانے پینے کی تمام اشیا ناپید ہو چکی تھیں اور سخت بھوک کی وجہ سے صحابہ کرامؓ نے اپنے پیٹوں پر پتھر باندھ لیے تھے جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ مبارک سے دو پتھر باندھے ہوئے تھے لیکن انہی حالات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ کو قیصر و کسریٰ کے خزانوں کے فتح کی خوش خبری دے رہے تھے۔

اسی طرح امارتِ اسلامی کے سقوط کے وقت مجاہدین کی بالکل ایسی حالت تھی کہ ان کے پاس کھانے پینے کے لیے کچھ نہیں بچا تھا، سخت افراتفری کے عالم میں جو چیز جہاں تھی وہاں رہ گئی، بہت سے مجاہدین نے کئی کئی دن تک صرف گھاس کھا کر گزارہ کیا، جو عرب مجاہدین تورا بورا سے نکل کر پاکستانی علاقوں میں داخل ہوئے اور ان میں سے بہت سوں کو مرتد پاکستانی فورسز نے پکڑ کر شہید کیا، جن میں سے بعض کی قبریں کوہاٹ میں موجود ہیں، شہادت کے بعد ان کی جیبوں سے پتھر نما جوار کے ٹکڑے اور گھاس برآمد ہوئی، جب کہ شبرغان جیل میں قید مجاہدین کو ایک وقت کے کھانے میں تین ساتھیوں کے درمیان صرف ایک روٹی اور ایک گلاس پانی ملتا تھا۔

عہد شکنی:

مدینہ طیبہ میں اسلامی خلافت کو درپیش خطرات کے پیشِ نظر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے مشرق میں موجود یہود قبائل سے معاہدہ کیا تھا کہ مدینہ پر حملہ آور دشمن کا ہم دونوں (مسلمان اور یہود) مل کر دفاع کریں گے، لیکن جب احزاب آئے تو یہود کے ایک بڑے سردار حی بن اخطب نضر نے غدر کیا اور معاہدہ توڑ کر مسلمانوں کے خلاف کفارِ مکّہ کی امداد شروع کر دی۔

اس طرح جب امارتِ اسلامی کے خلاف امریکہ، نیٹو اتحاد پر مشتمل صلیبی لشکر حملہ آور ہوا تو افغانستان کے مشرق میں موجود پاکستان کی مرتد حکومت نے طالبان کے ساتھ اپنا معاہدہ توڑا، پاکستان وہ پہلا ملک تھا جس نے طالبان کی حکومت کو تسلیم کیا تھا اور دونوں نے ایک دوسرے کے مفادات کا تحفظ اور دشمنوں کا ساتھ نہ دینے کے معاہدے کیے تھے ......لیکن کفار کے لاؤ لشکر دیکھ کر مرتد حکومت و فوج کے قدم ڈگمگا گئے اور فوراً معاہدہ توڑ کر نیٹو اتحاد میں شامل ہوا اور بنوقریظہ یہود کے بالمثل صلیبی افواج کو اڈے، جنگی نقشے اور لاجسٹک سپورٹ فراہم کیں، صلیبیوں کے جہازوں نے ان کے اڈوں سے اڑانیں بھر کر امارتِ اسلامی پر بم باریاں کرنا شروع کر دیں، حتیٰ کے یہود سے بدترین کردار میں آگے بڑھتے ہوئے طالبان کے سفیر ملاّ عبدالسلام ضعیف سمیت کئی طالبان رہ نماؤں کو گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کر دیا اور سیکڑوں مجاہدین کو اپنے خفیہ زندانوں میں قید کر دیا، اور یہود کے تیار کردہ اس مرتد حکومت و فوج نے اپنے آقا امریکہ کے اشارے پر امارتِ اسلامی کے خلاف وہ سب کچھ کیا جو ان کے بس میں تھا؛ افغانستان ہی پر بس نہیں کی، بلکہ اپنے قبائل سمیت ملک بھر میں ان پاک نفوس کے خلاف لامحدود آپریشن کا سلسلہ جاری رکھا، ہزاروں عرب مجاہدین کو پکڑ پکڑ کر ڈالروں کے عوض فروخت کرنا، امیر المومنین کے وزیرِ دفاع ملاّ عبیداللہ اخوندؒ کی گرفتاری سے شہادت تک، شیخ ابو الفراج، خالد شیخ محمد، احمد خلفان، عفت مآب بہن ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور شیخ ابوزبیدہ فک اللہ اسرھم سمیت امت کے سیکڑوں ابطال کی امریکہ ملعون کے ہاتھوں حوالگی، یہاں تک کہ امت کے امام شیخ اسامہؒ کی شہادت، مرتد حکومت و فوج کے وہ بدترین کردار ہیں جن سے یہود بنوقریظہ بھی شرما جائیں۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

۲۰۱۳ء کا سال صوبہ پکتیکا سے امریکیوں کے فرار کا سال تھا

آپ لوگوں نے خود دیکھا کہ قرہ غوایلو کے علاقے میں دشمن نے آپریشن کے نام پر شہریوں پر کتنا ظلم ڈھایا، بچوں اور خواتین کو بے دردی سے شہید کیا، ۱۳ گھروں کو نذرِ آتش کیا، نجار قلعہ میں ۴۲ گھروں کو لوٹ لیا، حکومتی حامی ملیشیا اور پولیس کے وحشی اہل کاروں نے غریب عوام کے گھروں میں کیا لوٹ مار کی۔ یہ وحشی اہل کار استعماری کفری قوتوں کے آلہ کار ہیں اور ان کے مفادات کی تحفظ کے لیے اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ لڑ رہے ہیں اور عوام پر مظالم ڈھا رہے ہیں، عوام اُن کے پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں بلکہ ان کے کرتوتوں کو دیکھیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے ساتھ کوئی غیر شرعی سلوک نہیں کیا جائے گا، کسی کی جان اور مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا...... آپ نے دیکھا کہ ہم نے پشتون کوٹ، المار، قیصار، چہل گزی، لولاش، شرین تگاب، جمعہ بازار اور دولت آباد میں ان افراد کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جنہوں نے مجاہدین کے نام پر جرائم کا ارتکاب کیا اور عوام پر ظلم کیا...... اگر آپ لوگوں کو کسی سے بھی کوئی شکایت ہے تو ہمیں بتا دیجیے آپ کو مایوسی نہیں ہوگی۔ علاقے کے علمائے کرام سے میری گزارش ہے کہ وہ اپنے مجاہدین کے ساتھ بھرپور تعاون کریں، مجاہدین کو ان کی رہنمائی کی ضرورت ہے...... اگر جہاد کے ساتھ علم کی روشنی نہ ہو تو مجاہدین غلط راستے پر چلیں گے اور اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکیں گے، اس لیے ضروری ہے کہ ہمارے علمائے کرام ہر وقت مجاہدین کے ساتھ رابطے میں رہیں، ان کے ساتھ اچھے تعلقات استوار کریں، انہیں ہدایات دیں، ان کی تربیت اور اصلاح کی کوشش کریں تاکہ غلط کاموں کا راستہ روکا جا سکے۔

23 اپریل: صوبہ فاریاب..........ضلع قیصار..........مجاہدین کا ایک کمانڈو گاڑی پر حملہ..........5 اہل کار ہلاک..........کئی زخمی..........گاڑی غنیمت کر لی

۲۰۱۳ء کا سال صوبہ پکتیکا سے امریکیوں کے فرار کا سال تھا

فاریاب کے عسکری امور کے نگران قاری صلاح الدین سے گفتگو

فاریاب کے عسکری امور کے نگران قاری صلاح الدین کا تعلّق اسی صوبے کے ضلع المار سے ہے، موصوف کے ساتھ گزشتہ جولائی میں بھی ایک ملاقات ہوئی تھی، اب ایک بار پھر میں نے چاہا کہ ان کے ساتھ فاریاب میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کے حوالے سے ایک نشست کا اہتمام کیا جائے، قاری صاحب کے گھر پہنچے تو وہاں ان کے ساتھ دوسرے مجاہدین بھی تشریف فرما تھے، روایت کے مطابق پہلے چائے اور ناشتہ سے خاطر تواضع کی، پھر شمالی صوبوں سے آئے ہوئے مجاہدین کے ساتھ مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی، جب وہ فارغ ہوئے تو قاری صاحب کے ساتھ گفتگو کا آغاز کیا۔ اس موقع پر قاری صاحب کے ساتھ فاریاب کے دوسرے ذمہ دار مجاہدین بھی بیٹھے تھے جو معلومات کی یاددہانی کے لیے ان کے ساتھ تعاون فرما رہے تھے۔

سوال: گزشتہ سال فاریاب میں مجاہدین نے کون سی قابل ذکر کامیابی حاصل کی؟

جواب: گزشتہ سال کے دوران میں صوبہ فاریاب میں مجاہدین نے بہت کامیابیاں حاصل کیں جن میں قابل ذکر مختلف علاقوں کی فتوحات، دشمن کی چیک پوسٹوں اور اہل کاروں کو ختم کرنا شامل ہے، گزشتہ ماہ کے دوران میں خالد بن ولید آپریشن کے تحت فاریاب کے قیصار، المار، خواجہ موسیٰ، دولت آباد اور چہل گزی اضلاع میں حکومتی حامی ملیشیا کے اہل کاروں کا صفایا کر دیا گیا، ان اضلاع میں مجاہدین نے دشمن کے مورچوں پر پے در پے تابڑ توڑ حملے کیے جس کے نتیجے میں پولیس، حکومتی حامی ملیشیا اور دیگر مقامی سرکاری اہل کار علاقے سے فرار ہو چکے ہیں، سرنڈر ہو چکے یا پھر قتل کر دیے گئے، اب مذکورہ اضلاع کے نوے فی صد علاقوں پر مجاہدین کا کنٹرول ہے، اور وہاں مجاہدین کی رٹ قائم ہے۔

اگر میں یہ کہوں کہ گزشتہ سال کے دوران صوبہ فاریاب میں انقلاب آ چکا ہے تو مبالغہ نہ ہوگا کیونکہ بڑی تبدیلیاں رونما ہوئیں اور وسیع علاقہ فتح ہو چکا ہے، اب فاریاب کے دس اضلاع میں نوے فیصد علاقوں پر ہمارا کنٹرول ہے......اسی طرح مجاہدین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے اور منظّم بھی ہوئے ہیں یہاں تک کہ قیصار اور چہل گزی میں بیک وقت مجاہدین نے آپریشن کیا جس میں گیارہ سو مجاہدین شریک تھے جس سے مجاہدین کی قوت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے......دوسری اہم بات یہ ہے کہ عوامی حمایت میں بھی اضافہ ہوا ہے، جن علاقوں پر ہمارا کنٹرول ہے وہاں عوام مکمل طور پر مجاہدین کو سپورٹ کر رہے ہیں اور ہم نے یہ ساری کامیابیاں عوام کی حمایت اور تعاون سے حاصل کی ہیں۔

سوال: آپ نے کہا کہ فاریاب کے اضلاع کے نوے فیصد علاقے ہم فتح کر چکے ہیں وہ کون سے اضلاع ہیں؟

جواب: المار، قیصار، چہل گزی، خواجہ موسیٰ، شیرین تگاب، دولت آباد، پشتون کوٹ، لولاش، بندر اور گورزیوان وہ اضلاع ہیں جہاں دشمن برائے نام موجود ہے اور ان اضلاع کے نوے فیصد علاقے مجاہدین کے زیر کنٹرول ہیں، اس کے علاوہ ضلع اندخوی کے بیش تر علاقوں پر مجاہدین کا کنٹرول برقرار ہے، صرف خان چار باغ، بلچراغ اور قرمقل وہ علاقے ہیں جہاں دشمن کا تسلط قائم ہے۔

سوال: آپ نے گزشتہ سال کے دوران عسکری کارروائیوں کی طرف اشارہ کیا اس حوالے سے معلومات دیں کہ کونسی اہم کارروائیاں کی گئیں؟

جواب: گزشتہ سال کے دوران مجاہدین کی عسکری کارروائیوں کی تعداد ۲۱۳ تک ہے لیکن یہاں میں آپ کو خالد بن ولید آپریشن کے اعلان کے بعد کی جانے والی چند اہم اور کامیاب کارروائیوں کی تفصیل بتاتا ہوں۔

ایک بار مجاہدین نے قیصار اور چہل گزی کے اضلاع میں جہاں دشمن نے حکومتی حامی ملیشیا کے اہل کاروں کو بھرتی کیا تھا، دشمن کے خلاف بڑی کارروائی کا آغاز کیا جس میں گیارہ سو مجاہدین شریک تھے، اس کامیاب کارروائی میں دشمن کے ۱۹ مورچے فتح ہو گئے، نیز قیصار کے سنجیتک، بورغان، یکہ باغ، قوچقار، چینار اور کاکری علاقے مجاہدین کے زیر کنٹرول آ گئے، اسی طرح چہل گزی کے اصحاف کہف کا علاقہ اور اس کے قریبی علاقوں پر مجاہدین اپنا کنٹرول سنبھال لیا اس کارروائی کے بعد ان اضلاع میں دشمن کے سو سے زائد اہل کار ہتھیار پھینک کر فرار ہو گئے یا سرنڈر ہو گئے۔

اسی طرح گزشتہ سال نومبر کے پہلے روز ضلع المار میں مجاہدین نے کامیاب آپریشن کیا جس میں المار کے سات سو مجاہدین نے شرکت کی، یہاں دشمن کا بڑا فوجی قافلہ آیا تھا جس میں بڑی تعداد میں ملکی اور غیر ملکی فوجی شریک تھے جن کا مقصد مجاہدین کے خلاف آپریشن کرنا تھا، مجاہدین نے پہل کرتے ہوئے ان پر تابڑ توڑ حملہ کر دیا جس میں دشمن کا بھاری جانی و مالی نقصان ہوا، یہ لڑائی دو روز تک جاری رہی جس میں شاہین چھاؤنی کا ایک کمانڈر جرنل امان قتل ہوا، دشمن کے آٹھ ٹینک تباہ ہوئے اور فوجی اہل کار ہلاک کیے گئے، اس لڑائی میں تین مجاہدین شہید اور چار زخمی ہوئے۔

گزشتہ سال کی اہم کارروائیوں میں ضلع خواجہ موسیٰ کا آپریشن بھی قابل ذکر ہے جو مذکورہ ضلع کے عطا خان خواجہ کے مقام پر سرحدی ملیشیا کے مورچوں پر کیا گیا،

اس آپریشن میں چھ سو مجاہدین نے حصّہ لیا جس کے نتیجے میں اس علاقہ پر مجاہدین نے مکمل طور پر اپنا کنٹرول حاصل کرلیا، سرحدی پولیس کے مرکز پر مجاہدین نے سفید پرچم لہرایا، کمانڈر صمد ہلاک ہوا اور دوسرے اہل کار فرار ہو گئے۔

گزشتہ سال ۹ انومبر میں ضلع المار کے علاقے شاخ میں مجاہدین نے ایک بڑی کارروائی کی، شاخ ایک وسیع علاقہ ہے جس کا اپنا ایک بڑا بازار بھی ہے، پہلے یہ علاقہ دشمن کے زیر کنٹرول تھا جس پر مجاہدین نے کارروائی کی جس میں اٹھ سو مجاہدین شریک تھے، پورا ایک دن شدید لڑائی جاری رہی بالآخر دشمن کو عبرت ناک شکست سے دوچار کردیا گیا، اس علاقے پر مجاہدین نے اپنا کنٹرول سنبھال لیا، دشمن کے ٹینک تباہ ہوئے، اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جب کہ اس جانب ایک مجاہد شہید اور چار زخمی ہوئے۔

یہ تمام کارروائیاں خالد بن ولید آپریشن کے اعلان کے بعد کی گئیں، اللہ کا شکر ہے تمام کارروائیاں کامیاب رہیں اور بہت سارے علاقوں پر مجاہدین نے اپنا کنٹرول سنبھال لیا۔ خالد بن ولید آپریشن کے اعلان کے بعد صوبہ فاریاب میں دشمن کے کئی اہم کمانڈرز، جرائم پیشہ اور اسلام دشمن عناصر کو ہلاک کیا جا چکا ہے جس کی تعداد ۳۷ ہے، جس میں مشہور کمانڈرز شاہین چھاونی کے جنرل امان، کوماندو کے کمانڈر عبدالغفار، پشتون کوٹ میں حکومتی حامی ملیشیا کے کمانڈر جنرل سرور، المار کے غلام محمد، اولیاء قل، شیرین تگاب کے خال ضابطہ، بل چراغ کے محمد ظاہر اور المار کے کمانڈر کمال قابل ذکر ہیں۔

سوال: قاری صاحب آپ نے کہا کہ فاریاب کے بہت سے علاقوں پر اب مجاہدین کا کنٹرول ہے کیا ان علاقوں میں امن قائم ہے اور عوام کے لیے کیا خدمات کی گئی ہیں؟

جواب: ہم نے حتی الوسع مفتوحہ علاقوں میں انتظامی عمل داری یقینی بنائی ہے، عوام کی بہتری کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کیے گئے، جن چیزوں کی انہیں فوری ضرورت تھی ہم نے ان پر فوری کام شروع کیا اور انہیں وہ سہولیات فراہم کی گئیں، حکومتی نظام کا قیام، عوامی مسائل کے حل کے لیے عادلانہ عدالتی نظام کا قیام، تعلیم اور تربیت، صحت اور دیگر شعبوں میں اصلاحات کے ساتھ ایک مضبوط حکومتی نظام قائم کیا گیا، صرف ضلع المار میں ۱۵ مدارس، ۷ دارالحفاظ اور ۳ دارالایتام قائم کیے گئے جہاں بچے تعلیم حاصل کررہے ہیں، پورے صوبے کی سطح پر شعبہ تعلیم کی تفصیل ہمارے شعبہ تعلیم کے سربراہ کے پاس ہے ان سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

اس کے بعد قاری صاحب نے صوبائی کمیشن کی رپورٹ پیش کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فاریاب کے مفتوحہ علاقوں میں مجاہدین نے حکومتی وانتظامی عمل داری یقینی بنائی ہے، منظّم اور مضبوط حکومتی نظام قائم کیا گیا ہے، تمام محکمے فعال ہیں اور کام کر رہے ہیں، مجاہدین نے علاقے میں مثالی امن وامان قائم کیا ہے، جرائم کی روک تھام کی گئی اور ہر ایک کو اس کا حق دیا گیا۔

صوبہ فاریاب کی اس رپورٹ میں لوگوں کے ایک دوسرے پر قائم کیے گئے مقدمات اور اس کی سماعت اور انصاف پر مبنی فیصلے، مجاہدین کی تربیت، ان کی صفوں پر کڑی نگرانی، مکافات اور مجازات وغیرہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو مجاہدین کے مضبوط انتظامی نظم اور ڈسپلن کی دلیل ہے۔

قاری صاحب نے یہ بھی بتایا کہ فاریاب میں اب ۹۵ فی صد مقدموں کی سماعت ہمارے شرعی عدالتوں میں ہوتی ہے کیونکہ ہمارے عدالتی نظام میں رشوت کا کوئی تصور بھی نہیں ہے، فوری انصاف مہیا کیا جاتا ہے اور شریعت کی بنیاد پر فیصلے سنائے جاتے ہیں۔

قاری صلاح الدین نے کہا کہ ہم مجاہدین کی تربیت اور اصلاح کے لیے بھی کام کررہے ہیں، امارت اسلامیہ کی جانب سے دی گئی ہدایات، پالیسی اور دستور پر عمل درآمد کے ساتھ مقامی سطح پر بھی ان کے لیے پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے، انہوں نے ایک صفحہ دکھایا جس میں مجاہدین کی تربیت اور اصلاح کے لیے ۱۸ دفعات پر مشتمل ہدایات درج کی گئی تھیں۔

جس میں لکھا تھا کہ مجاہدین خلوص نیت، اطاعت، اتفاق اور آپس میں اتحاد و تفاق برقرار رکھیں، اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے رہیں، انتظامی امور پر توجہ دیں، جنگ کے دوران تدبیر اپناتے ہوئے چاک و چوبند رہیں، شہری ہلاکتوں کی بھرپور روک تھام کریں، مال غنیمت میں دیانتداری کریں، عوام کے ساتھ اخلاق سے پیش آئیں، اپنے ساتھیوں کی تعلیم اور تربیت پر توجہ دیں، عام مجاہدین عوام کے مقدمات اور ان کے مسائل میں مداخلت سے گریز کریں، امارت اسلامیہ کے دستور پر عمل درآمد کرنا ہر مجاہد کے لیے لازمی ہے اور جس نے مخالفت کی اسے سزا دی جائے گی، مجاہدین قومی، لسانی اور علاقائی تعصب سے دور رہیں اور اس قسم کی دوسری ہدایات تھیں۔

سوال: قاری صاحب آخر میں قارئین کے لیے کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

جواب: میں چاہتا ہوں کہ آپ کی توسط سے اپنے ہم وطن بھائیوں اور مقامی لوگوں کو یہ پیغام دوں کہ مجاہدین کے خلاف کئی برسوں سے جھوٹا پروپیگنڈا کیا جارہا تھا آپ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور مشاہدہ کیا کہ وہ نہ غیر ملکی ہیں اور نہ ہی دوسروں کے آلہ کار ہیں بلکہ اسی وطن کے باشندے اور اسی دھرتی کے باسی ہیں، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دشمن کے تمام پروپیگنڈے غلط اور جھوٹے ہیں۔ دشمن کے پروپیگنڈے پر کان نہ دھریں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ حقیقت کا ادراک کرنے کے بعد آپ لوگ مجاہدین کے ساتھ کھل کر تعاون شروع کریں، اپنے رشتہ داروں کو دشمن کی صفوں سے نکالیں گے، کیونکہ آپ لوگوں نے دیکھا کہ دشمن کتنا ظالم اور خونخوار ہے جو مسلمانوں پر کوئی رحم نہیں کرتا۔

(بقیہ صفحہ ۴۰ پر)

23 اپریل: صوبہ غزنی.................. شلگر.................. مجاہدین کا کمین لگا کر حملہ.................. 8 جنگ جو اور 1 فوجی ہلاک

مسلمانوں کے بازاروں میں بم دھماکوں سے متعلّق شیخ عطیۃ اللہ کا فتویٰ

’خونِ مسلم کی حرمت‘ کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس میں گاہے بگاہے مجاہدین کی قیادت کی طرف سے آنے والے بیانات شائع کریں گے۔ مجاہدین کے لیے اس موضوع کی بہت زیادہ اہمیّت اس لیے بھی ہے کہ وہ تو اپنی جنت کے لیے مارتے اور مرتے ہیں...... اگر ناحق خون کر کے جنت کو جہنّم میں بدل لیں تو اس سے بڑا خسارہ کیا ہوگا؟

اسی طرح یہ واضح فرمایا کہ ایک مومن کسی دوسرے مومن کو قتل کرنے کا تصور بھی تک نہیں کرسکتا سوائے اس کے کہ نہ چاہتے ہوئے بھول میں ایسا ہو جائے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِناً إِلاَّ خَطَئاً“ (النساء: ۹۲)

”اور کسی مومن کو شایاں نہیں کہ مومن کو مار ڈالے مگر بھول کر“۔

اور متنبہ کیا کہ جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا تو بلاشبہ وہ اللہ مالک و قہار کی شدید ناراضگی اور اس کے عذاب کا مستحق ٹھہرے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيْهَا وَغَضِبَ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيْماً“ (النساء: ۹۳)

”اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا جہنّم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ اس پر غضب ناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لیے اُس نے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عظیم گناہ سے محفوظ رکھے!

البتہ اس میں شک نہیں کہ اہلِ ایمان کے لیے مذکورہ آیت میں بیان کردہ جہنّم میں ہمیشہ رہنے کا مطلب کفار و مشرکین کے جہنّم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے جیسا نہیں، اور اس بارے میں قرآن وسنت کے دلائل سے ثابت ہے کہ اہلِ توحید جہنّم میں ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ دراصل یہاں لفظِ خلود سے عذاب کی طوالت اور شدت کو تعبیر کیا گیا ہے۔ **والعیاذ باللہ!**

اس میں لاپرواہوں کے لیے زجر، اور سمجھنے والوں کے لیے نصیحت ہے...... **وحسبنا اللہ و نعم الوکیل۔**

خونِ مسلم کی حرمت پر سنتِ مطہرہ سے ملنے والی ساری تفاصیل کا احاطہ کرنا ممکن نہیں، البتہ ہم اس سے متعلّق چند ایک احادیث نقل کرتے ہیں۔

صحیحین میں سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”سات گناہوں سے بچو! پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق قتل کرنا، یتیم کا مال ہڑپ کرنا، سود کھانا، میدانِ جنگ سے بھاگنا اور پاک دامن بے خبر رہنے والی مومن عورتوں پر تہمت لگانا“۔

اور صحیحین ہی کی ایک اور حدیث کے مطابق سیدنا ابن مسعودؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے خون کے بارے میں فیصلہ ہو گا“۔

اس بات سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس معاملے کی اہمیّت و نزاکت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ بخاری شریف میں سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مروی حدیث کے مطابق آپؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مومن مسلسل اپنے دین کے حوالے سے گنجائش و آسانی رکھتا ہے جب تک کہ وہ ناحق خون نہ بہائے“۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:

’بلاشبہ ناحق خون بہانا، ایسے ہلاک کر دینے والے کاموں میں سے ہے جس میں اگر آدمی گر جائے تو اس کے نکلنے کی کوئی راہ نہیں ہوتی‘۔

اور سنن کی روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”ساری دنیا کی تباہی اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی مومن کے قتل سے زیادہ ہلکی بات ہے“۔

اور سنن ہی میں روایت ہے کہ:

”ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف فرما دے سوائے اس کے کہ کسی شخص نے ایک مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا یا وہ آدمی جو کفر کی حالت میں مرا“۔

اس حوالے سے امام منذریؒ کی کتاب ’الترغیب والترھیب‘ کے باب ’الترھیب فیقتل النفس التي حرم اللہ الاّ بالحق‘ کا مطالعہ مفید ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بندۂ مومن کا دل ان وعیدوں سے لرز اٹھتا ہے۔ اسی طرح اہلِ ایمان اور خصوصاً مجاہدین کے لیے سیدنا اسامہ بن زیدؓ اور سیدنا مقداد بن عمروؓ کے

24 اپریل: صوبہ زابل......ضلع قلات......فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ......23 افغان فوجی، انٹیلی جنس اہلکار ہلاک......30 زخمی

قصوں میں بہت بڑا درسِ عبرت ہے۔

آپؓ صادق العقیدہ، سچّے مجاہد فی سبیل اللہ اور ان لوگوں میں سے تھے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تِلْکَ الدَّارُ الْآخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُونَ عُلُوّاً فِیْ الْأَرْضِ وَلَا فَسَاداً وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ "(القصص: ۸۳)

"وہ جو آخرت کا گھر ہے،ہم نے اُسے اُن لوگوں کے لیے تیار کر رکھا ہے جو زمین میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور نیک انجام تو پرہیز گاروں ہی کا ہے"۔

اور فرمایا:

یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُواْ مَن یَرْتَدَّ مِنکُمْ عَن دِیْنِہِ فَسَوْفَ یَأْتِیْ اللّہُ بِقَوْمٍ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّونَہُ أَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ أَعِزَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ یُجَاھِدُونَ فِیْ سَبِیْلِ اللّہِ وَلاَ یَخَافُونَ لَوْمَۃَ لآئِمٍ (المائدہ: ۵۴)

"اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں، اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں"۔

ہم یہاں ان دونوں قصوں کا تذکرہ اختصار کے ساتھ کرتے ہیں۔ اہلِ ذوق کو چاہیے کہ دیگر تفاصیل اور ان واقعات سے علمائے کرام کے فقہ و احکامات سے متعلّق حکیمانہ استنباطات کو جاننے کے لیے شرح کی کتب سے رجوع کریں۔

سیدنا اسامہ بن زیدؓ کا واقعہ:

اس واقعہ کو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے سیدنا اسامہ بن زیدؓ سے روایت کیا ہے۔ سیدنا اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جُہینہ کے علاقے حرقہ کی طرف بھیجا، ہم نے اس قوم پر ایسی حالت میں صبح کی کہ ہم نے ان کو شکست سے دوچار کر دیا، اسی دوران میں نے اور میرے ساتھ ایک انصاری نے ایک آدمی کو دبوچ لیا۔ جب ہم اس کو قتل کرنے لگے تو اُس نے کہا 'لا الہ الا اللہ' اسی وقت میرے انصاری ساتھی نے اس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، جب کہ میں نے اس کو نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ آپؓ فرماتے ہیں جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قصہ معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے اسامہ کیا تو نے اس کو قتل کر دیا باوجود اس کے کہ اس نے 'لا الہ الا اللہ' پڑھا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا تو اس نے صرف جان بچانے کے لیے کیا تھا۔ سیدنا اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کیا تو نے اس کے 'لا الہ الا اللہ' کہنے کے باوجود اس کو قتل کر دیا۔ اسامہؓ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اسی بات کو دہراتے رہے حتیٰ کہ میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں نے اس دن سے پہلے اسلام قبول ہی نہ کیا ہوتا"۔

سیدنا مقداد بن عمروؓ کا واقعہ:

اس واقعہ کو امام بخاریؒ و امام مسلمؒ نے سیدنا مقداد بن عمرو الکندیؓ سے روایت کیا ہے۔ آپؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں بھی شامل تھے۔

"آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میرا کسی کافر سے سامنا ہو جاتا ہے ہم باہم لڑائی شروع کر دیتے ہیں، وہ میرے ہاتھ کو تلوار کے وار سے کاٹ کر الگ کر دیتا ہے پھر میرے مقابلے میں درخت کی اوٹ لیتے ہوئے کہتا ہے کہ میں اللہ پر ایمان لے آیا، تو کیا اُس کے اس قول کے بعد میں اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'تو اس کو قتل نہیں کر سکتا' آپؓ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے میرا ہاتھ کاٹ پھینکا ہے، کیا اب بھی اس کو قتل نہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کو قتل نہ کر! اگر تو نے اس کو قتل کیا تو وہ اس مقام پر ہو گا جس پر تو اس کو قتل کرنے سے پہلے تھا اور تو اس مقام پر ہو گا جس پر وہ اس کلمہ کو کہنے سے پہلے تھا"۔

اسی طرح مسلمانوں کے اموال، ان کی املاک اور ان کی عزت و آبرو بھی حرمت والے ہیں۔ یہ بات تمام مسلمانوں کے ہاں ایک معلوم شدہ حقیقت ہے۔ اسی طرح اہلِ ایمان کو ذلیل کرنا اور تکلیف و ضرر میں مبتلا کرنا، بلکہ ان کو بغیر حق کے یعنی شرعی جواز کے بغیر خوف زدہ اور ہراساں کرنا بھی حرام ہے۔

یہ سب کچھ عام فہم اور لوگوں کے ہاں مسلمہ حقائق کی طرح واضح باتیں ہیں، اس لیے ہم مزید دلائل کے ذریعے بات کو طول نہیں۔

دو انتہائیں اور اہلِ حق کا منہج:

دیگر مسائل کی مانند لوگ اس حوالے سے بھی دو مختلف انتہاؤں پر ہیں، جب کہ اہلِ حق کا منہج واضح ہے۔ ایک انتہا پر وہ لوگ ہیں جو قتل کی حرمت اور اس حوالے سے وارد شدہ وعیدوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے بے دریغ مسلمانوں کا خون بہانے لگے ہیں، انہوں نے اس حوالے سے نہ تو اس کی حرمت کا کوئی پاس رکھا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے مقام ہی کا کچھ لحاظ کیا۔ ان کی مثال آج کل ہم پر مسلط یہ طواغیت اور کفر کے سرغنے، جو عصرِ حاضر کے فرعون ہیں۔ اسی طرح زنادقہ، فساق و فجار، چور، ڈاکو، جاہلی

24 اپریل: صوبہ اروزگان......................ضلع اروزگان......................مجاہدین کے حملے......................ایک موٹر سائیکل اور گاڑی تباہ......................8 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

قبائلی اور قومی جھگڑوں میں الجھے ہوئے لوگ اور بعض جگہوں پر دین سے نکلے ہوئے خوارج کے گروہ شامل ہیں۔ یہ لوگ ہلاکت میں پڑنے والے ہیں...... **والعیاذ باللہ** سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔

دوسری انتہا پر وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان نصوص اور احکامات کی باطل تاویلات کے سبب کفار و مرتدین اور ان کے چیلوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کی جانب سے فرض کردہ جہاد و قتال کو سرے سے ترک کر دیا ہے، اور بہانہ اس چیز کو بنایا ہے کہ مسلمانوں کے جان و مال اور ان کی املاک کی حفاظت اور ان سے خوف و دہشت دور کی جا سکے۔ یہ لوگ فی الحقیقت کمزور عزائم کے حامل اور قتل و قتال اور میدانِ جہاد سے بالکل ناواقف ہیں، لذت کوشی اور سہل پسندی کے باعث ان کے جسم بوجھل اور طبیعتیں نازک ہو چکی ہیں، ایسے لوگوں کی دعوت میں وطن پرستی، کفار کے ساتھ دوستی، یکساں بنیادوں پر مبنی طرزِ زندگی اور ہر قیمت پر سلامتی و امن پسندی کی جھلک صاف دکھائی دیتی ہے۔ ان کے حق میں اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ یہ صفت بالکل صادق آتی ہے جس میں اس نے عورتوں کے بارے میں فرمایا کہ:

أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ (الزخرف: ۱۸)

''بھلا وہ جو زیور میں پرورش پائے اور جھگڑے کے وقت بات نہ کر سکے''

ان میں سے بعض گمراہ لوگ تو انٹرنیٹ کی ایک مشہور ویب سائٹ پر یہاں تک لکھ گئے کہ امن و امان کا برقرار رکھنا توحیدِ باری تعالیٰ پر بھی مقدم اور اس سے اہم تر ہے (**والعیاذ باللہ**) اور اس بے بنیاد دعوے کے ثبوت میں انہوں نے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے یہ مکالمہ نقل کیا ہے:

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَـٰذَا الْبَلَدَ آمِناً وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ (سورة ابراهيم: ۳۵)

''اور جب ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ میرے پروردگار! اس شہر کو (لوگوں کے لیے) امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں بچائے رکھ''۔

اس جھوٹے نے اس آیتِ کریمہ سے یہ استدلال کیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا اپنے رب سے امن اور سلامتی کی دعا بت پرستی سے بچاؤ سے پہلے کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ امن توحید پر مقدم ہے۔

اسی طرح دیگر خواہش پرستوں کا معاملہ ہے جو راہِ حق گم کر بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی حالت سے بچائے!

تاہم اہلِ جہاد کو اللہ تعالیٰ نے ان امور میں جن میں لوگ اختلاف میں پڑے ہیں علم و بصیرت کے ساتھ راہِ حق کی ہدایت عطا فرمائی ہے، جس کے سبب انہوں نے حق کو پہچانا اور ہر شے کو اس کے اصل مقام پر رکھا۔ انہوں نے اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی کے اسلامی عقیدے (الولاء والبراء) کو پہچانا اور پورے دین پر اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی اور اس راہ میں کسی قیمتی شے کی قربانی دینے سے دریغ نہ کیا۔ وہ وقت کے اہم ترین فرض کی ادائیگی یعنی طواغیتِ عصر، مرتدین کے فتنے اور دیگر کفار یعنی یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کے خلاف جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اسی طرح انہوں نے خونِ مسلم کی حرمت و احترام اور اس کی حفاظت کا بھی مکمل اہتمام کیا۔ سو اللہ ان کا نگہبان ہے اور اسی کے ذمہ ان کا اجر اور ان کی نصرت ہے۔

مجاہدین کا ہدف مسلمان نہیں!

اس بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس طرح کے دھماکوں میں مجاہدین کا کوئی عمل دخل نہیں۔ اور ان کے کرنے والے نہ تو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ ہی یومِ آخرت پر، بلکہ اصلاً یہ اللہ کے دشمن مجرموں اور کفار کا کام ہے، چاہے اس کی خاطر انہوں نے بلیک واٹر اور اس جیسی دیگر بدنامِ زمانہ سیکیورٹی ایجنسیوں کو استعمال کیا ہو، جن کا اثر و نفوذ پچھلے تھوڑے عرصے میں پاکستان میں بہت بڑھ گیا ہے، یا چاہے پھر اس مقصد کے لیے وہ اپنی خفیہ ایجنسیوں کی تابع فرمان پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کو استعمال میں لائے ہوں، جو چند پاکستانی خبیث جرنیلوں کے تابع ہے۔

جنگ میں یہ کوئی ایسی انوکھی اور غیر متوقع بات شمار نہیں کی جاتی، بلکہ اللہ کے یہ دشمن ایسے بھیانک تجربات اس سے پہلے بھی افغانستان، عراق اور الجزائر میں کر چکے ہیں۔ اور اگر کوئی عام شخص ان کارروائیوں میں ان کے خلاف ثبوت اکٹھے کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اکثر اوقات کوئی واضح نشانیاں تلاش نہیں کر پاتا کیونکہ یہ لوگ نشانیوں کے چھپانے میں خاصی مہارت رکھتے ہیں۔ تاہم جنگ اور اس کے معاملات سے واقفیت رکھنے والوں کے لیے ان علامات کا سراغ لگانا اور ان کی اصل حقیقت تک رسائی حاصل کرنا کچھ مشکل نہیں۔ اس لیے عام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان امور کا لحاظ رکھیں اور مجاہدین کو بھی یہ باتیں عوام الناس کے سامنے واضح کرنی چاہئیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

چاہے ہمارا وجود فنا ہو جائے، ہماری تنظیمیں اور جماعتیں مٹ جائیں
اور چاہے ہمارے سب منصوبے خاک میں مل جائیں
مگر ہمارے ہاتھ سے ناحق کسی مسلمان کا خون ہرگز نہ بہنے پائے
(شیخ عطیۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

24 اپریل: زابل.................. مجاہدین کی دعوت پر 38 افغان فوجیوں اور پولیس اہل کاروں نے مجاہدین کے ساتھ شامل ہونے اور جہاد کرنے کا اعلان کیا

افغانستان پر صلیبی حملے سے حاصل ہونے والے اسباق

القائد شیخ سیف العدل حفظہ اللہ

سفار ائیرپورٹ پر کمانڈوز کی کارروائی:

امریکیوں نے میڈیا پر اعلان کیا کہ انہوں نے قندھار شہر کے جنوب میں ایک ائیر پورٹ پر کارروائی کی ہے۔اس کارروائی کی انہوں نے ویڈیو بھی بنائی اور اسے ٹیلی ویژن پر پیش کیا۔

امریکیوں کے اعلان کے بعد حمزہ رحمہ اللہ نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ وہ ائیر پورٹ کے علاقے میں جانا چاہتے ہیں......میں نے شیخ ابوحفص سے حمزۃ الزبیر اور ان کے نصف مجموعہ کو بھیجنے کے بارے میں مشورہ کیا تا کہ راستے کی معلومات اکٹھی کی جاسکیں، بلوچ بھائی اور ان کے معسکر کے بارے میں جانا جائے کہ ان تک کس طرح سے پہنچ ہوسکتی ہے۔ائیر پورٹ دیکھا جائے اور کارروائی کے انداز کو سمجھا جائے تا کہ اگر امریکی اسے قندھار میں دہرانے کی کوشش کریں تو اس سے اچھی طرح نبرد آزما ہوا جاسکے۔چنانچہ ہم نے مشورہ میں اس مجموعہ کو بھیجنے پر اتفاق کیا۔

چنانچہ یہ نصف مجموعہ وہاں گیا اور ایک ہفتہ تک ٹھہرا رہا اور جب واپس لوٹا تو انہوں نے ہمیں راستے کی صورت حال کے بارے میں بتایا کہ جسے صرف اسمگلر ہی استعمال کرتے ہیں اور انہوں نے یہ بھی بتایا کہ راستے میں جب ان کے قافلے سے امریکیوں کا ٹکراؤ ہو گیا تو ان کا ردِعمل کیسا تھا،قریب تھا کہ ان کے ساتھ جھڑپ ہو جاتی لیکن اللہ رب العزت نے محفوظ رکھا۔اسی طرح انہوں نے بتایا کہ واقعی ایک پرانا اور متروک ائیر پورٹ ہے جسے امارات کے آل مکتوم دوبارہ تعمیر کر رہے ہیں تا کہ جنوبی افغانستان کے صحرا میں اسے شکار وغیرہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکے۔

یہ وہ ائیر پورٹ ہے جس میں امریکیوں نے فلم بندی کی۔اس مجموعہ نے اس کارروائی کی تفصیلات وہاں موجود عینی شاہدین سے اکٹھی کیں اس طرح وہ اپنے ساتھ کچھ پیراشوٹ بھی لائے جن کے ذریعے امریکی وہاں اترے اور انہیں جمع کیے بغیر ہی بھاگ نکلے۔

امریکیوں کی کارروائی کی تفصیلات مندرجہ ذیل تھیں:

سفار گاؤں صوبہ ہلمند میں صوبائی صدر مقام کے جنوب میں واقع ہے......سفار ائیر پورٹ وہاں سے تقریباً ۵۰ کلومیٹر دور ایک کچے راستے پر واقع ہے جو کہ کچھ جگہوں سے ریتلا بھی ہے۔عموماً اس علاقے میں پاکستانی(جو کہ ائیر پورٹ دوبارہ سے تعمیر کر رہے ہیں)مزدوروں کے علاوہ اور کوئی ٹرک نہیں آتا۔

یہ پرانا اور متروک ائیر پورٹ ہے۔جس کا رن وے ۲ کلومیٹر لمبا اور مٹی والا ہے۔قریب واقع زمین عمدہ رن وے بنانے کے لیے بہترین ہے،اس ائیر پورٹ میں کوئی انتظامی عمارت نہیں ہے......مگر اب آل مکتوم نے ایک بڑی انتظامی عمارت کی تعمیر شروع کر رکھی تھی۔جس میں دو ہینگر ایک بڑا اور ایک چھوٹا،ایک استقبالیہ،مسجد،مرمت کے لیے ورکشاپ،ایک بڑا کمرہ جنریٹر کے لیے اور اسی طرح سے ایک آرام گاہ کے طور پر استعمال ہونے والا کمرہ تھا۔اس میں پاکستانی مزدور رہتے تھے مگر وہ کارروائی سے ۲ دن قبل جا چکے تھے......پتہ چلتا ہے کہ ان مزدوروں نے بیت الخلا کے دروازے بند کر رکھے تھے تا کہ انہیں کوئی استعمال نہ کرے اور واپسی پر وہ صاف رہیں۔جب ائیر پورٹ کی باقی عمارت کے دروازے بالکل کھلے پڑے تھے۔ائیر پورٹ کے اردگرد کا علاقہ کھلا تھا اس میں سب سے اونچی ٹیکری کی بلندی ۲۰ میٹر سے زیادہ نہ تھی۔ان ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر جو کہ ائیر پورٹ سے ایک کلو میٹر کے فاصلہ پر تھا طالبان کی ایک پوسٹ تھی جس میں پچیس طالبان تھے،یہ پوسٹ سرحدی پہرے کا مرکز تھی،یہ مجاہدین اسی علاقے کے تھے اور ان کی ذمہ داری اس ائیر پورٹ اور ساز وسامان کی چوروں سے حفاظت تھی چنانچہ یہ علاقہ بڑا پرسکون تھا۔جس میں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں تھی۔

ائیر پورٹ کی بنیادی خصوصیات یہ تھیں کہ وہ متروک اور الگ تھلگ واقع تھا۔حفاظت کے لیے ۲۵ افراد تھے جو کہ انتظامی عمارت سے ایک کلومیٹر دور دو کمروں میں آرام کرتے تھے۔

نئے رنگروٹوں[ریکروٹس] کی مشق کے لیے یہ ایک بہترین جگہ تھی۔اسی لیے پینٹا گون قیادت نے شمال میں اور امیر المومنین کے گھر پر مایوسانہ حملے میں مسلسل ناکامی کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ اپنے مایوس فوجیوں کے مورال بلند کرنے کے لیے شہر کے جنوب میں واقع سفار ائیر پورٹ پر حملہ آور کارروائی کی فلم بندی کی جائے۔

میں اس کارروائی کو خالی جگہ پر حملے کا نام دے سکتا ہوں۔آیئے دیکھتے ہیں کہ دنیا کہ سب سے'طاقت ور'ملک کی کمانڈو فورس نے کس طرح سے اس عمل کو سرانجام دیا۔

امریکی فورسز نے ٹارگٹ کے بارے میں پوری معلومات حاصل کرنے اور اس کا باریک بینی سے مطالعہ کرنے کے بعد اس پر فضائی حملے کی تیاری شروع کر دی انہوں نے تقریباً ۳۶۰ پیراٹروپرز ۶ C130 طیاروں میں جمع کیے اس کے ساتھ ساتھ

24اپریل:صوبہ بدخشاں..................ضلع بہارک..................مجاہدین کے حملے..................خفیہ ادارے کے 5اہل کار اسلحہ سمیت گرفتار

کافی تعداد میں ہیلی کاپٹرز بھی تھے۔اس کے علاوہ پیشہ ورفوٹوگرافرز کا ایک گروپ تاکہ اس کارروائی کوفلمایا کیا جا سکے۔

اس کے بعد پوری شدت سے حملہ شروع ہوا۔ایئر پورٹ کے گرد موجود خالی ٹیلوں پر راکٹ فائر کیے گئے۔انہیں میں وہ ٹیلہ بھی تھا جس پر طالبان کا گروپ تھا یہ سارے اللہ کے فضل سے محفوظ رہے۔کیونکہ امریکیوں نے پہلے خالی ٹیلوں پر بم باری شروع کی چنانچہ انہوں نے تیزی سے اپنی پوسٹ کو خالی کر دیا جسے بعد میں کافی راکٹ لگے۔اسی طرح ان کا ٹرک بھی گائیڈڈ میزائل سے تباہ ہوگیا مگر ۲۵ طالبان صحرا میں پھیل گئے۔

پھر ہیلی کاپٹر آسمان پر ائیر پورٹ کے اردگرد کے علاقے میں پھیل گئے،اس کے بعد ان ہیلی کاپٹر سے کچھ پرانے کمروں پر جو ائیر پورٹ کی دیوار سے باہر تھے بم باری کی گئی۔پتہ چلتا تھا کہ آل مکتوم بھی انہیں کچھ عرصے بعد گرا دینے والے تھے کیونکہ یہ عمارت کے ساتھ مربوط نہیں تھے اور کافی بد ہیئت تھے۔یہاں طیاروں کی گونج میں دروازے کھل گئے اور پیراٹروپرز نے جمپ لگانے شروع کیے،ائیر پورٹ کا آسمان اس علاقے کی تاریخ میں پہلی بار ان سے بھر گیا۔زمین پر پہنچنے کے بعد وہ فوراًاکھٹے ہوئے اور حملے کے اس ڈرامے میں انہوں نے اپنے اپنے کردار انجام دینے شروع کیے۔

واضح رہے کہ ایک طیارے میں ۱۶۰فراد سوار تھے جنہوں نے اصل میں حملہ کرنا تھا۔جب کہ باقی صرف لینڈنگ کے دوران رش ڈالنے کے لیے تھے۔اترنے کے بعد انہوں نے پیراشوٹس کو اکٹھا کر کے ان کے بیگوں میں ڈالنا شروع کر دیا۔جب کہ اس دوران میں کارروائی کرنے والے گروپ نے اپنے پیراشوٹ زمین پر ہی چھوڑ دیے تاکہ اپنی کارروائی تیزی سے انجام دے سکے،کارروائی کرنے والے گروپ نے اکٹھا ہونے کے لیے اشارہ دینے والی فاسفورس لائٹس جلائیں۔رات کے اندھیرے میں یہ بالکل حشرات کی طرح لگ رہے تھے۔جو کہ قطاروں میں ائیر پورٹ کی جانب بڑھ رہے تھے۔ہر گروپ نے اکھٹے ہوکر اپنے طے شدہ ہدف کا رخ کیا۔جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ بیت الخلا کے دروازے بند کیے گئے تھے(بیت الخلا کا رقبہ ۱۱میٹر تھا)چنانچہ انہوں نے فوراً چھوٹے چھوٹے چارج لگا کر ان کے دروازوں پر لگے تالے توڑے اور ہر فرد ایک یا دو فائر کرتا،یہ کام انہوں نے بیت الخلا کے ہر کمرے میں کیا۔اس میں مزید ڈرامائی چاشنی پیدا کرنے کے لیے انہوں نے کھڑکیوں سے رول کر کے کمرے میں انٹری کی اور خالی کمروں میں فائر کیے۔

لیکن یہ ڈرامہ ان کی خواہش کے مطابق نہ چل سکا وہ ان ۲۵ طالبان سے غافل ہو گئے۔جنہوں نے بم باری سے گھبرا کر اس علاقے کو چھوڑ دیا تھا۔لیکن حافظ عبدالولی ان میں شامل نہیں تھا۔اس نے اس طاقت کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا اور دشمن پر حملہ کرنے،اس کو سبق سکھانے اور اللہ رب العزت سے شہادت کے حصول کا فیصلہ کیا۔جس وقت عبدالولی عمارت کے قریب پہنچا تو فلم اپنے اختتام پر تھی عبدالولی غافل دشمن پر جھپٹ پڑا۔ان میں سے ۴مارے گئے اور تقریباً ۸ کے قریب امریکی زخمی ہوئے (امریکیوں کے اعلان کے مطابق)اور عبدالولی رحمہ اللہ اپنے ارادے کے مطابق شہادت کے مقام پر فائز ہوا۔اس طرح اس ''فلم'' کی شوٹنگ ایک غیر متوقع حادثے میں تبدیل ہوگئی۔امریکیوں نے سمجھا کہ یہاں دوسرے گروپ بھی موجود ہیں۔چنانچہ انہوں نے طیاروں سے فوراً لینڈنگ کا مطالبہ کیا تاکہ فوجیوں کو لے جایا جاسکے۔انہوں نے تمام پیراشوٹس زمین پر چھوڑ دیے اور طیاروں میں ایسی گھبراہٹ میں سوار ہوئے جس نے انہیں ان کے سابقہ خرمستیاں بھلا دیں۔عموماً پیراشوٹس کو اکٹھا کر کے لے جایا جاتا ہے تاکہ انہیں دوبارہ استعمال کیا جاسکے،اس سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے عبدالولی کی عملیہ کی وجہ سے اپنے کام کو جلد از جلد نمٹانے کی کوشش کی اور اسے چھوڑ کر بھاگنے میں جلدی کی۔

اردگرد کے گاؤں کے افراد دور دور سے آئے تاکہ معاملے کو سمجھ سکیں اور دیکھ سکیں کہ امریکیوں کی فوج کتنی تعداد میں آئے تھی مگر وہاں پہنچ کر وہ امریکی غنیمت اکھٹی کرنے میں مصروف ہوگئے،اور اپنی گاڑیوں میں امریکیوں کے زمین پر چھوڑے ہوئے پیراشوٹ بھر کر اپنے گھروں کو لوٹے۔عرب مجاہدین بھی وہاں پہنچے اور تقریباً ۱۰پیراشوٹ اکھٹے کر کے قندھار لے کر آئے میں نے وہ پیراشوٹ دیکھے ان میں ہر ایک کے ساتھ ایک کتابچہ بھی تھا جس میں ان سے لگائی گئی چھلانگوں کی تعداد اور کمانڈو کے دستخط تھے،ان میں سے اکثر نئے تھے جو پیراشوٹ سب سے زیادہ استعمال ہوا تھا اس سے صرف ۲۵بار چھلانگ لگائی گئیں تھیں۔

قومندان نعیم (طالبان کی جانب سے مسئول تھے) نے بھائیوں کو اس کارروائی کا قصہ اور عبدالولی کی شجاعت کے بارے میں بتایا۔اور ہمارے پاس کچھ مجاہد بھائی بھیجے تاکہ ہم ان کے ساتھ ائیر پورٹ میں مائن کاری کرنے میں مدد کریں۔

اس ناکامی کے باوجود پینٹا گون اور امریکی سیاسی قیادت کا چہرہ خجالت سے سرخ نہیں پڑا۔انہوں نے اسے ٹیلی ویژن چینلز پر پیش کیا تاکہ دکھایا جاسکے کہ یہ امریکیوں کی طالبان حکومت اور القاعدہ کے فضائی اڈوں کے خلاف کامیاب کارروائیوں میں سے ایک ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

25 اپریل:صوبہ پکتیکا.........ضلع گلزئی.........مجاہدین کا افغان اور نیٹو افواج پر حملہ.........7 فوجی ہلاک.........4 زخمی

شمالی وزیرستان میں کرفیو اور فضائی بمباریاں

خباب اسماعیل

''وقار کے ہیضے'' میں مبتلا خاکیوں کے ڈریکولائی روسیاہ چہروں سے ایک مرتبہ پھر قبائل کے غیور اہل ایمان کا لہو ٹپک رہا ہے...... ۲۱ مئی کو منگل اور بدھ کی درمیانی رات ۲ بجے شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے مختلف علاقوں خسوخیل، ایسوڑی، ہرمز، موسکی اور تحصیل بویا کے علاقوں دیگون اور محمد خیل میں پاکستانی فضائیہ کے جیٹ طیاروں نے قبائلی عوام پر بارود کی برسات کر دی...... آتش وآہن اور بارود کی اس بارش کی زد میں عامۃ المسلمین آئے اور ایک سو سے زائد مسلمان اس بمباری میں شہید ہوئے، جب کہ درجنوں زخمی ہوئے...... اگلے روز اخباری صفحے کی سیاہ سرخیاں اور گلوں کی نسیں پھُلا پھُلا کر چیختے تجزیہ نگار آئی ایس پی آر کی جانب سے جاری کردہ ''مصدقہ اطلاعات'' کی جگالی کر رہے تھے کہ ''۷۰ سے زائد دہشت گرد مارے گئے جن میں متعدد طالبان کمانڈر شامل ہیں''......

میڈیا تو پہلے ہی سے مجاہدین کے خلاف محاذ سجانے اور اُن پر چڑھ دوڑنے پر ابھارنے میں مصروف تھا، اب تو اس کی آنکھوں پر ہمیشہ کے لیے ''وقار کی پٹی'' بندھ گئی ہے، جس کے نتیجے میں آئی ایس پی آر کی طرف سے آنے والے ہر بیان میں اُسے ''ہرا ہرا'' ہی دکھائی دے گا...... لیکن سوشل میڈیا اور سماجی روابط کی ویب سائٹس پر بہت سی ان کہی داستانیں اور لاتعداد ناقابل تردید حقائق منظر عام پر آجاتے ہیں...... جیٹ طیاروں کی مسلمان آبادیوں کو روند کر رکھ دینے والی ان بمباریوں کے نتیجے میں ہونے والی تباہی کی خبریں وتصاویر بھی جا بجا دکھائی دیتی ہے......

ایک مسجد اور مدرسہ کی عمارت، جس کے میناروں سے عشاء کی اذان کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی بلند ہوئی لیکن فجر سے پہلے وہ مینار اور ایسوڑی مسجد و مدرسہ کی پوری عمارت اینٹ پتھر کے ملبے اور گرد وغبار کی دھول میں تبدیل ہو چکی ہے، بس ایک دیوار سی باقی تھی جو کھنڈر بنا دی جانے والی بنت کعبہ کا پتہ دے رہی تھی...... اس مسجد و مدرسہ میں قرآن مجید کے سیکڑوں مصحف اور کتب احادیث کے درجنوں نسخے مٹی میں مل چکے تھے......

ایک ہی خاندان کے ۱۹ افراد اس بمباری میں شہید ہوئے...... سورج طلوع ہوا تو چند ہی گھنٹوں پہلے رونقوں سے معمور اور خوشیوں سے بھرا پُرا گھر وسیع وعریض ''قبرستان'' میں تبدیل ہو چکا تھا...... اس ''قبرستان'' میں ٹیلے نما قبریں نہیں تھیں بلکہ گھر کی عمارت تلے ہی سارا گھرانہ دفن ہو چکا تھا اور صحن ہی سب کا مدفن بن چکا تھا......

ایک ۶ سالہ بچی کی تصویر دیکھ کر لگ رہا تھا گویا اس معصوم کا جسم کئی کلو بارود چھڑک کر سوختہ کر دیا گیا ہو...... اسی لیے تو روئی کے گالوں جیسے جسم کو دُھنی ہوئی روئی کا کفن پہنایا گیا تھا! اس بچے کی عمر بمشکل چار سے پانچ سال ہوگی...... اسے رات کے اندھیرے میں نہیں دن کے اجالے میں نشانہ بنایا گیا...... بر سر راہ چلتے ہوئے یہ معصوم (جو شاید ننھے سے دل میں مچلنے والی خواہش پوری کرنے کے لیے قریبی دوکان سے ٹافی بسکٹ خریدنے نکلا ہو) گن شپ ہیلی کاپٹروں کے لیے ''شرپسند'' ٹھہرا اور فضا ہی سے اُس کو نشانہ بنایا گیا، مضبوط عمارتوں کو پھاڑ اور ڈھا دینے والا گولہ اس کے نرم و نازک جسم میں پیوست ہو گیا، اُس کی کمر کے چیتھڑے اُڑ گئے، وہ سجدہ کی حالت میں گرا اور قید حیات سے آزاد ہو گیا!

مسل کر پھول کی پتیاں | کچل کر تو تلی کلیاں
جلا کر نور کی پریاں | کچھ ایسی کر دی ویرانی
کہ حیراں عقل انسانی | اگر اس ظلم پر پھر بھی
نہ ہو یک سر پریشانی | تو ہنسنا کتنا آساں ہے
یہ کہنا کتنا آساں ہے | ہمیں اوپر سے 'آ ڈر' ہے
خدا کا خوف نہ ڈر ہے | جو ہے بس ایک 'آ ڈر' ہے

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں کہ ''سفید بالوں کی حیا تو اللہ تعالیٰ بھی کرتا ہے''...... لیکن یہ کیسے شقی اور بدبخت ہیں کہ ضعیف العمر اور لاچار بزرگوں تک کو ''مطلوبہ دہشت گرد'' قرار دے کر بموں سے بھسم کر دیتے ہیں؟ اپنے رب کے حضور کیے گئے سجدوں کے نشان پیشانی پر ثبت کیے یہ سفید ریش بزرگ کا لاشہ اپنے اوپر بیتنے والی ساری بپتا سنا رہا ہے! کیا عجب کہ رات کے پچھلے پہر یہ بزرگ 'نماز کی نیت باندھے اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں اور ''وحشی وقار'' نے عین حالت سجدہ میں اُنہیں ''وہاں سے ہٹ کیا ہو جہاں سے اِنہیں گمان بھی نہ تھا''...... مٹی میں رُلتا، گرد آلود چہرہ ایسا ہے کہ خون بہہ بہہ کر اُجلی سفید داڑھی کو تر کیے جا رہا ہے! یہ ہیں وہ ''دہشت گرد'' اور یہ ہیں وہ ''مطلوب طالبان کمانڈر''، جن کا خون بہا کر ''رنگیلے جوان' پھُولے نہیں سما رہے! کچھ دیر کو مقامی قبائل کی بیان کی گئی سچّی رودادوں پر بھی دھیان دے لیتے ہیں...... ان میں سے ایک ایک کی آپ بیتی 'خاکیوں' کی شقاوت قلبی کی حقیقی مظہر ہے۔

اپنے چھوٹے سے پشتو پیغام میں وزیرستان کا الیاس صرف یہ کہہ سکا اور اس کے بعد وہ جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور رو پڑا ''کل رات سے بمباری جاری ہے، کیا اس طرح دہشت گردوں کو ختم کیا جاتا ہے؟ لوگوں کو تباہ و برباد کر کے؟ وہاں دیکھو کیا حالت

25 اپریل: صوبہ ننگرہار...............صدر مقام جلال آباد...............مجاہدین کی 3 الگ الگ کارروائیاں...............5 فوجی ہلاک...............2 گاڑیاں اور 1 ٹینک

ہوئی پڑی ہے۔ یہ سڑک پر پڑی سب لاشیں عام لوگوں کی ہیں۔ انہوں نے (ناپاک آرمی نے) لوگوں کے لیے سڑک بھی بند کر دی ہے''۔ قبائلی ابراہیم خان اور غنی الرحمان کے مطابق ''میرعلی حملے میں خواتین، بچوں اور بزرگوں سمیت بیسیوں افراد شہید ہو چکے ہیں۔ پاکستانی فوج نے میرعلی بازار کو تباہ کرنے کے لیے ٹینک سے شیلنگ کی اور دکان میں دکان داروں کی پوری زندگی کی جمع پونجی تباہ کر دی''۔ میرعلی کے رہائشی اور ایک سرکاری اسکول ٹیچر احمد الدین نے بتایا کہ ''اسکول جانے والی میری بیٹی منگل کی رات کو ۳ بجے ہیلی کاپٹر سے ہونے والی بم باری سے شہید ہوگئی۔ بدھ کو دن ۱۲ بجے اس کی تدفین کی گئی''۔ قبائلی بہاراللہ داور میرانشاہ کے نزدیکی علاقے کے رہائشی ہیں م انہوں نے بتایا کہ ''ہاشوخیل، ہرمز، موسکی اور خوشحالی نامی گاؤں میں درجنوں گھروں کو نشانہ بنایا گیا''۔ میرعلی سے مولوی ادریس نے بتایا کہ ''گاؤں موسکی کا خدا ہی حافظ ہے۔ بم باری نے گاؤں کی اینٹ سے اینٹ بجادی ہے۔ تحصیل میرعلی کے مرکزی بازار میں شدید تباہی مچادی گئی ہے۔ دوکانوں کو ٹینک سے مسمار کیا گیا ہے۔ تاجروں کے کروڑوں روپے ڈوب گئے۔ موسکی میں ایک قبائلی بزرگ نے بتایا ہے کہ ''گزشتہ رات پاکستانی فوج کی نسل کشی کے باعث وزیرستان میں ایک ہی خاندان کے ۱۷ افراد ہلاک ہو چکے ہیں''۔

ان فوجی درندوں کا بس تو ان کمزور و لاچار عوام پر ہی چلتا ہے..... مجاہدین کا اگر یہ کچھ ''بگاڑتے'' ہیں تو صرف اور صرف آئی ایس پی آر کی جاری ہونے والی پریس ریلیزوں ہی کی حد تک! وگرنہ پچھلے دس برس سے عموماً اور گزشتہ چار پانچ سال سے خصوصاً انہوں نے جتنے تواتر سے ''دہشت گردوں کی کمر توڑی'' ہے اس کے بعد تو آزاد قبائل میں ''وقار'' کا ہی راج ہونا چاہیے تھا لیکن حقیقت حال تو یہ ہے کہ جن جن علاقوں میں انہوں نے اپنی سفاکیت کی مثالیں رقم کی ہیں وہاں پر جہادی تحریک مزید مضبوط ہوئی ہے..... حتیٰ کہ سوات جیسے علاقے کے بارے میں بھی بی بی سی تک کہنے پر مجبور ہوا کہ ''پانچ سالہ آپریشن کے باوجود طالبان دکھائی نہیں دیتے لیکن ہر جگہ محسوس کیے جاسکتے ہیں!''۔

مجرم و خائن پاکستانی فوج نے راتوں رات یہ چڑھائی نہیں کی بلکہ اس سے قبل کئی ہفتوں پر محیط کرفیو تھا جو شمالی وزیرستان کے ان علاقوں میں لگا رہا..... اس ظالمانہ کرفیو کے باعث مقامی آبادی بالکل محصور ہو کر رہ گئی ہے..... ان کے ہاں خوراک اور اشیائے خورد و نوش کی شدید قلت ہے..... پوری کی پوری آبادی بنیادی انسانی ضروریات تک سے محرومی کا شکار ہے..... دوا دارو تو دور کی بات ایک وقت کھانے کو نانِ جویں بھی میسر نہیں..... کئی دنوں کے بعد جب کرفیو میں ذرا نرمی ہوتی ہے تو عامۃ المسلمین بازاروں کا رخ کرتے ہیں کہ اپنے اہل و عیال کے فاقوں کو دور کرنے کا کسی طرح سامان کر سکیں، لیکن ذرائع آمد و رفت مسدود ہونے کی بنا پر روزمرہ استعمال کی اشیا اور خوراک کی مواد اس قدر مہنگا ہوتا ہے اور گرانی اس قدر عروج پر ہوتی ہے کہ کسی قسم کی خریداری کا یارا نہیں ہو پاتا اور عام مسلمان خالی ہاتھ اور بھری آنکھوں سے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں!

یہ تمام جرائم اُس حکومت اور فوج کی طرف سے روا رکھے جارہے ہیں جو پاکستانی مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور اُن کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے ''مذاکرات مذاکرات' کی رَٹ لگائے ہوئے ہیں...... جب کہ ان کا ہدف مسلمانوں کو آزار دینے اور اُن کی زندگیوں کے شب و روز کو کٹھن سے کٹھن تر بنا دینے کے سوا کچھ بھی نہیں...... یہ وہی کچھ کرتے ہیں جس کا حکم ان کے صلیبی آقا انہیں دیتے ہیں...... کفر کے سرداروں کی پاکستان میں گزشتہ چند ہفتوں ہی چلت پھرت پر نظر ڈال لی جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ خونِ مسلم کو بے دریغ بہانے کا یہ سلسلہ ''اچانک'' کیوں شروع ہو گیا! اور کن کی خواہشات کی تسکین کے لیے اردن سے خریدے جانے والے ایف 16 کی پروازوں کا افتتاح ہی قبائلی مسلمانوں پر بم باریوں سے کیا گیا!

۲۰ اپریل کو امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے لکھا کہ ''اوباما انتظامیہ چاہتی ہے کہ پاکستانی فوج قبائلی علاقوں میں کارروائی کرے''...... ۲۳ اپریل کو امریکہ کا نمائندہ خصوصی برائے پاکستان اور افغانستان جیمز ڈوبنز تین روزہ دورے پر پاکستان آیا اور آرمی چیف سے ملا، نواز شریف کو ''خصوصی پیغام'' پہنچایا اور جاتے جاتے اپنے وفاداروں کی ''حسن کارکردگی'' پر مسرت کا اظہار ان الفاظ میں کر گیا ''پاکستان میں حکومت اور فوج انتہا پسندی ختم کرنے کے لیے پرعزم ہیں ضرورت پڑی تو وہ ملک کو درپیش سیکورٹی چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے طاقت کا استعمال کریں گے''...... ۲۳ اپریل ہی کو پنٹاگون کے پریس سیکرٹری جان کربی نے بیان جاری کی ''پاکستان ایک اہم خطے میں واقع دنیا کا اہم ملک ہے جس کے ساتھ مل کر ہم دہشت گردی کے خلاف کام کرنا چاہتے ہیں، ہم پاکستان کے ساتھ اس خطری کو شیئر کر رہے ہیں اور اس کے خاتمے کے لیے مل کر کام کریں گے''...... ۳ مئی کو امریکی سینٹ کام کا کمانڈر جنرل لائیڈ امریکی نیشنل ڈیفنس یونی ورسٹی کے اٹھارہ رکنی وفد کے ہمراہ راولپنڈی آیا اور سیکرٹری دفاع سمیت چیئرمین جوائنٹ چیفس جنرل راشد سے بھی ملا۔ اس موقع پر آئی ایس پی آر نے کہا کہ ''ملاقات کے دوران باہمی دل چسپی کے امور پر تبادلہ خیال ہوا''...... اب صف اول کے اتحادیوں اور سالارِ لشکر و لاؤ لشکر کے مابین ''باہمی دل چسپی'' کے کون سے امور ہو سکتے ہیں، اس وضاحت کی قطعی ضرورت نہیں!...... ۸ مئی کو امریکی نائب وزیر خارجہ برنز اسلام آباد آیا اور آرمی چیف سمیت نواز، نثار، سرتاج وغیرہ سے ملا، ساتھ ہی شمالی وزیرستان میں آپریشن کا مطالبہ [اصلاً حکم] کر گیا۔ اس نے دوٹوک انداز میں حکم دیا کہ ''یہ آپریشن کابل کی نئی سیاسی انتظامیہ کے آنے سے پہلے مکمل ہو جانا چاہیے!''...... ۱۳ مئی کو امریکی بحریہ کا چیف آف نیول آپریشنز ایڈمرل جوناتھن آیا اور جی ایچ کیو میں اپنے خادمانِ خاص کو مستقبل کے احکامات سے 'نواز' کر گیا......

25 اپریل: صوبہ پکتیکا............ ضلع سروبی............ مجاہدین کے حملے............ 7 فوجی ہلاک............ 4 زخمی

اپنے خود تراشیدہ خداؤں کے دربار میں حاضری، اُن کے احکامات کی تعمیل اور جی حضوری کے لیے آرمی چیف راحیل 'سہ فریقی مذاکرات' کے آڑ میں کابل گیا...... جہاں افغانستان میں متحدہ صلیبی افواج کے امریکی سپہ سالار جنرل جوزف ڈینفورڈ کو سلامی دینے کے بعد اتحادی افواج اور افغان فوج کی مدد سے شمالی وزیرستان میں آپریشن کا خاکہ پیش کیا۔ اس خاکے کی مزید نقشہ گری کرنے اور آپریشن کی منصوبہ سازی میں کلیدی کردار ادا کرنے میں جنرل جوزف ہی پیش پیش رہا ہوگا کیونکہ سردارِ لشکر جو وہ ٹھہرا! اُسی سردار کے حکم ہی پر ''صف اول'' پوری طرح متحرک ہوئی ہے! ان ''سہ فریقی مذاکرات'' ہی میں فوجی کارروائی کو عملی جامہ پہنانے کی منصوبہ بندی کی گئی......

اس منصوبہ بندی کی منظوری ''جمہوریوں'' سے لینا ضروری تھا تا کہ بندوق چلانے کے لیے کندھے بھی اُن کے استعمال ہوں اور مستقبل میں پیش آنے والی تباہی بھی اُنہیں کے کھاتے میں ڈالی جائے......لیکن یہ منظوری بہرحال ایک رسمی کارروائی ہی تھی، اصل اور حقیقی فیصلہ ساز ادارہ وہی ہے جو صلیبی راتب پر مزید ہاتھ صاف کرنے اور آنے والے بجٹ میں ''دفاعی بجٹ کی بڑھوتری'' کا ''حکم نما مطالبہ'' پر مُصر ہے......لہٰذا اس رسم کو پورا کرنے کے لیے ۲۰ مئی کو [یعنی جنرل جوزف کے دربار پر حاضری سے اگلے روز] نواز شریف کی سربراہی میں ''قومی سلامتی کمیٹی کا اجلاس ہوا''......اس اجلاس کے فوری بعد چند ہی گھنٹوں میں شمالی وزیرستان پر بم باریوں کا سلسلہ شروع ہوگیا......یاد رہے کہ اسی 'قومی سلامتی کمیٹی' کا ایک اجلاس نواز شریف ہی کی سربراہی میں ۱۷ مئی کو [یعنی کابل یاترا سے دو روز قبل] بھی منعقد ہوا جس میں ''طالبان سے مذاکراتی عمل آگے بڑھانے'' کا فیصلہ کیا گیا......لیکن کابل میں ''حکامِ اعلیٰ'' نے جو احکامات صادر فرمائے وہ ۱۷ مئی والے اجلاس کے علی الرغم تھے......اسی لیے ''کابلی احکامات'' پر ''تسلیم ورضا'' کی مہر ثبت کرنے کے لیے تین دن میں دوسرا ''اعلیٰ سطحی'' اجلاس کیا گیا......

اب یہ رفتہ رفتہ حتمی فوجی کارروائی کی طرف بڑھ تو رہے ہیں لیکن اندرونی خوف کسی پل ان کا پیچھا نہیں چھوڑ رہا......فضائی بم باری جتنی مرضی کرلیں، اس میں مجاہدین کا اب تک نہ ہونے کے برابر نقصان ہوا ہے، الحمدللہ! حقیقت یہی ہے کہ جنگیں فضائی بم باری، گن شپ ہیلی کاپٹروں کی شیلنگ اور بھاری توپ خانے کی گولہ باری پر بھروسہ کرکے نہیں جیتی جاسکتیں......جنگ کا پانسہ اپنے حق میں کرنے کے لیے طوعاً و کرہاً میدان میں اترنا ہی پڑتا ہے......اور میدان میں اترنے کے بعد پاکستانی فوج کی کیا حالت ہوتی ہے اس بارے ۶۵ سالہ تاریخ بھری پڑی ہے! دور کیوں جایئے؟ اسی خطہ وزیرستان ہی کی مثال لے لیجیے! جب تین سے چار مجاہدین نے ساڑھے تین سو سے زائد ہتھیار بند فوجیوں پر مشتمل فوجی قافلے کو گرفتار کرلیا تھا......اب بھی فضائی بم باریوں کے بعد جب زمینی جنگ کا وقت آئے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مجاہدین کو عطا کردہ رعب کے باعث ''وقار'' کی گھگھی ویسے ہی بندھ جائے گی، باذن اللہ! اس کا ثبوت مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل کی بدولت ابھی سے دینا شروع کردیا ہے! ۲۱ مئی کو پاکستانی فوج کے دستوں میر علی بازار میں داخل ہونے کی کوشش کی جس کے جواب میں مجاہدین اور انصار نے ان کو منہ توڑ جواب دیا اور یہ اپنے کم از کم ۴۰ سے ۵۰ لاشے چھوڑ کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے! جب کہ مجاہدین نے ۳۰ سے زائد فوجی کارندوں کو گرفتار بھی کیا!

امریکیوں کے افغانستان سے فرار کے بعد اس جنگ کی اصل فاتح قوت بن کر کون ابھرے گا؟ مجاہدین جو تیرہ برس تک متحدہ صلیبی افواج سے برسرپیکار رہے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی مدد و تائید سے غرور و نخوت کے پیکر ''ٹیکنالوجی کے بتوں'' کو چکنا چور کیا ہے کیا مفسد و مجرم پاکستانی نظام اُن مجاہدین کو مات دے پائے گا؟ سرتاج عزیز نے تمام سول اور فوجی حکمرانوں کے دل کی بات کی ہے کہ: ''سرحد کے قریب کے علاقوں میں افغان طالبان کا کنٹرول پاکستان کے مفاد میں نہیں ہوگا کیونکہ یہ علاقے پاکستان طالبان کے محفوظ ٹھکانے بن سکتے ہیں''......یہ تو ہوا ایک ''بلڈی سویلین'' کا بیان، ایسے ہی الفاظ کچھ ہفتے پہلے واشنگٹن کے دورہ پر گئے ہوئے پاکستانی سیکرٹری دفاع جنرل (ر) آصف نے کہے تھے، اُس نے کہا تھا کہ ''مستقبل کے کابل میں طالبان کی حکومت پاکستان کے مفاد میں نہیں اور نہ ہی پاکستان اسے قبول کرے گا''......بنظرِ غائر جائزہ لیا جائے تو ان بیانات نے بہت سی گتھیوں کو سلجھا دیا ہے......آئی ایس آئی اور فوج کے بارے میں یہ بے بنیاد پروپیگنڈہ کہ یہ افغان طالبان کی پشت پناہی کرتے ہیں! اگر ایسا ہی ہے تو پھر سرحدی علاقوں میں افغان طالبان کا کنٹرول تو ان کی کامیابی کے مترادف ہے، لیکن یہ ایسی ''کامیابی'' ہے جسے دیکھ دیکھ کر ان کی حالت غیر اور ''وقار'' ڈھیلا ہو رہا ہے! دوسری بات یہ کہ بھلا ان سرحدی علاقوں میں افغان طالبان کی گرفت مضبوط ہونے سے پاکستانی طالبان کو کیا فائدہ ہونے لگا؟ فوجی جغادروں، نام نہاد دفاعی تجزیہ نگاروں اور ''لال ٹوپی والی مخلوق'' کے مطابق تو پاکستانی اور افغان طالبان میں بُعد المشرقین ہے، پھر بھلا نظامِ پاکستان کے حواس کیوں گم ہو رہے ہیں کہ ''یہ علاقے پاکستانی طالبان کے محفوظ ٹھکانے بن سکتے ہیں!''......

امریکی اور متحدہ صلیبی افواج روسیاہی کا سامنا کرتے ہوئے شکستگی و خستگی کو لے لگا کو واپس لوٹ رہی ہیں! جب کہ طالبان ایک فاتح قوت کے طور پر اپنے آپ کو منوا چکے ہیں......اللہ کے ان شیروں سے اگر نظامِ پاکستان اور افواجِ پاکستان بھی الجھنا چاہیں تو شوق پورا کر دیکھیں......سات سمندر پار سے آئی کافر افواج کے پاس تو واپسی کا 'آپشن' پہلے روز سے موجود تھا لیکن یہ غلامانِ صلیب کہاں واپس جائیں گے؟ انہیں چاہیے کہ ابھی سے اس کا فیصلہ کرلیں تا کہ جب مار کھا کھا کر ہلکان ہو جائیں تو کوئی ایسی بھگدڑ نہ مچ جائے کہ یہ ایک دوسرے ہی کو کچلتے چلے جائیں اور راہ پھر بھی کوئی سُجھائی نہ دے!

☆☆☆☆☆

25 اپریل: صوبہ ننگرہار......ضلع چپرہار......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک افغان فوجی ٹینک تباہ......اس میں سوار فوجی ہلاک

'آزاد' پاکستان میں 'قید' امریکی فرار کرا دیا گیا!!!

رب نواز فاروقی

پہلے پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں ہونے والے ایک 'ڈرامے' کے چند مناظر ملاحظہ ہوں......

پہلا منظر:

۵ مئی کو اسلحہ سمیت بورڈنگ کرنے والے امریکی فوجی جوئیل کاکس کو کراچی ایئر پورٹ سے نائن ایم ایم کی پندرہ گولیوں، چھریوں، دیگر گیجٹس سمیت گرفتار کر لیا گیا، وہ اسلام آباد سفر کرنا چاہتا تھا......اسے آرٹلری میدان تھانے منتقل کر دیا، عدالت نے چار روزہ ریمانڈ پر پولیس کے حوالے کر دیا......

دوسرا منظر:

ریمانڈ کے دوران میں تھانے میں اس 'مجرم' کے دل بہلانے کو چار انگریزی اخبارات پیش کی جاتی رہیں، میکڈونلڈز سے لایا گیا 'سادہ' کھانا اور دیگر لوازمات سے خاطر مدارت کی جاتی رہی اور لاک اپ میں رکھنے کی بجائے 'خصوصی کمرے' میں ٹھہرایا گیا......

تیسرا منظر:

آٹھ مئی کو ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ ملیر کے جج محمد یامین نے دس لاکھ کی ضمانت پر رہا کر دیا......

امریکی پریس ریلیز کے مطابق ''جوئیل' میامی میں ایف بی آئی ہیڈ کوارٹر کے تحت فیلڈ میں تعینات ہے جو تین ماہ کے لیے عارضی طور پر پاکستان میں پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ٹریننگ دینے کے لیے آیا ہوا ہے اس سے پہلے بھی امریکی اہل کار پاکستانی پولیس اور دیگر اداروں کو ٹریننگ کے لیے آتے رہتے ہیں۔

انیس مئی کو پولیس نے خود عدالت میں یہ رپورٹ پیش کی کہ اس امریکی پر لیگل ایکٹ کی دفعہ تئیس اے کے تحت کیس نہیں بنتا اس لیے کیس خارج کر دیا جائے...... اس کے ساتھ ساتھ پولیس نے امریکی قونصل خانہ کا ایک خط بھی عدالت میں پیش کیا جس میں کہا گیا کہ '' یہ اہل کار پاکستان پولیس ریفارمز پروگرام کے تحت آیا تھا، اس مشن کے تحت آنے والے افراد کو ذاتی حفاظت کے لیے اسلحہ رکھنے کی اجازت ہے''۔

پولیس کی اس رپورٹ کے بعد ایف بی آئی کے اہل کار جوئیل کاکس کو باعزت رہا کر دیا گیا......

یہ مناظر تھے ہمارے پیارے دیس پر مسلط مردہ نظام حکومت کے، متعفن نظام عدل وانصاف کے، بدبودار نظام پولیس کے اور غلامانہ نظام 'سیکورٹی' کے......اور ان سب کے ساتھ ساتھ سبھی سیاسی جماعتوں کی بے حمیتی کے کہ ان دنوں بڑے بڑے جلسے، جلوس کرنے کے باوجود جوئیل کاکس کا نام لیتے ان سب کی زبانوں میں ٹیسیں اٹھنے کا خطرہ تھا لہٰذا وہ چپ رہیں......

ابھی کل ہی کی بات ہے کہ تین افراد کے قاتل ریمنڈ ڈیوس کو تین خاندانوں کو ڈرا دھمکا کر انہیں ان کی آبادیوں سے بے دخل کر کے پوری دھونس اور دھاندلی سے اپنے پیاروں کا 'خون بہا' لینے پر مجبور کیا گیا کہ وہ بے چارے عمر بھر اپنوں کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہے کہ یہ طعنہ کون سنے 'یہ وہ ہیں، جنھوں نے اپنے نوجوان بیٹے کے خون کو امریکیوں کے ہاتھوں بیچا'......ڈیوس کی باعزت رہائی نے یہاں کی عدلیہ کو بھی واضح کر دیا کہ اس کے عدل وانصاف کے کیا پیمانے ہیں......لیکن ڈیوس کے اس سارے معاملے پر 'دلالی' ان سیکورٹی اداروں نے کی جن کا 'وقار' اپنوں کے ہاتھوں معمولی معمولی بات پر مجروح ہو جاتا ہے مگر اپنے آبائی آقاؤں کے ہاتھوں ذلیل، خوار اور بے عزت ہونے کے بعد بھی 'وقار' سلامت بلکہ پہلے سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

ان ڈالروں کے معاوضے میں سیکڑوں آقا 'ریمنڈ ڈیوسوں' کو اسلحہ سمیت رنگے ہاتھوں پکڑے جانے کے بعد باعزت انہیں واپس کرنے سے لے کر اپنے 'ہم وطنوں' پر تاریخ کا بدترین ظلم کہ جو غیرت مند قبائل میں آپریشن در آپریشن کر کے ان کے ہزاروں بچوں اور بڑوں کو 'صلیبی دیوی' کی خوشی کے لیے خاک وخون میں نہلائے جانے تک اور اپنے 'مزدور' فوجیوں کو دن رات فی سبیل الطاغوت مروا کر ڈالرز وصولنے کے جان لیوا مرحلے تک، سبھی کچھ برضا ورغبت اور ہنسی خوشی کیا جاتا ہے۔

ہمارا پیارا ملک پاکستان امریکی غلام تو خیر پہلے سے ہی چلا آ رہا ہے لیکن گذشتہ بارہ سالوں میں 'صلیبی جنگ' میں فرنٹ لائن اتحادی بننے کے بعد سے ہر آنے والا دن اس غلامی کی نقابیں اتار کر ہانکے پکارے بتا رہا ہے کہ یہ ملک اور اس کا ہر ادارہ امریکہ کے سامنے ہاتھ بندھا غلام اور نوکر ہے......اپنی اس غلامی کا معاوضہ ڈالروں کی صورت میں اس پر قابض فوجی اور جمہوری مافیہ وصولتا ہے اور پولیس، عدلیہ اور جمہوریت زدہ سیاسی جماعتوں سمیت ہر کوئی، ہر قسم کا حکم بجا لاتا ہے......چاہے وہ اپنی بیٹی 'عافیہ' کو خود پکڑ کر ان کے حوالے کرنا ہو یا اپنے شیر جوان 'ایمل کانسی' کو ان کے حوالے کرنا ہو، سیکڑوں کی تعداد میں امت کے ہیرے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اولادوں کو چن چن کر جکڑنا اور پھر اپنے آقاؤں کے سامنے پیش کرنا ہو۔

(بقیہ صفحہ ۶۷ پر)

26 اپریل: صوبہ قندہار.................علاقہ تخت پل.................مجاہدین نے ایک صلیبی ہیلی کاپٹر مار گرایا.................ہیلی کاپٹر میں سوار تمام صلیبی فوجی ہلاک

کچھ تو ادھر بھی!

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

۱۱/۹ کے بعد پاکستان جس راہ پر چلا دوست دشمن کی پہچان کھو کر، لمحہ بھر رُک کر دیکھئے ہمارے گردوپیش کیا کچھ ہوگیا! بھارت انتہا پسندی کی راہ پر وہاں جا پہنچا کہ بی جے پی کی ۳۳۸ سیٹوں میں سے ایک بھی کسی نام نہاد مسلمان تک کے حصے نہ آئی۔ منہ دکھانے، بچانے (Face Saving) کی ضرورت بھی انہوں نے محسوس نہ کی۔ مسلمانوں پر وہاں خوف کے گھنیرے سائے ہیں اور مسجدوں پر منگلور میں ابھی سے حملے بھی شروع ہو گئے ہیں۔ ہم اسی پر خوش ہیں کہ مودی نے وزیراعظم کو دعوت نامہ بھیج دیا۔ خوش فہمی کا پردہ دوطرفہ تعلقات کی ماہر 'میرو پامہ سبرامنیم' (روزنامہ ہندو کی اسلام آباد میں سابق نمائندہ) نے ٹویٹ کر کے چاک کر دیا کہ مودی کا دعوت نامہ کوئی معرکے کا اقدام نہیں ہے، علاقائی بالادستی کی علامت ہے۔ سارک لیڈروں کو بلانا ایسا ہی ہے جیسے ایک شہنشاہ اپنی تاج پوشی پر رعایا کو طلب کرتا ہے۔ یہ دہلی دربار کی یادگار ہے۔ اس اقدام پر قیاس آرائیاں جاری ہیں۔ تاہم بی جے پی اور مودی کی فکری اٹھان کے پیش نظر بدگمانی کے اسباب زیادہ ہیں۔ یہ بھائی چارگی کی نہیں ہماری بے چارگی کی علامت زیادہ ہے! سکم، بھوٹان کے ساتھ ہم بھی دربار میں جی حضور کہہ کر حاضری لگوا آئیں۔ پندار کا صنم کدہ ویراں کیے ہوئے! (اس کی ویرانیوں میں تو پہلے بھی امریکہ بھارت کے الو بول رہے ہیں)۔ جو بھی بھارت جائے، اس ابھرتی ہوئی عالمی طاقت کی گاڑیوں کا موازنہ اپنے ہاں بلٹ پروف کروڑوں کی BMW\S سے ضرور کرے جو وزیراعظم کے لیے ۲۲ کروڑ سے خریدی گئی ہیں (مفلس عوام کی جیب کاٹ کر)۔ اسلام آباد، پنڈی اور دہلی کی گاڑیوں کا موازنہ ضروری ہے!

ہم ابھی بٹل میں بھارتی اور قلعہ سیف اللہ پر افغان فوج کی فائرنگ کو رو رہے تھے کہ ایرانی فورسز نے پنجگور پر ہمارے علاقے میں فائرنگ کر کے ایک پاکستانی شہری شہید اور اس کا بھائی زخمی کر ڈالا۔ مودی والے بھارت میں اس انتخابی نعرے کی گونج بھی فضاؤں میں ہے۔ ''مسلمانو! ہندو ہو جاؤ یا بحر ہند میں غرق ہو جاؤ''۔ ہم کیا کر رہے ہیں؟ روم جل رہا تھا اور نیرو بانسری بجا رہا تھا کے وزن پر خطرات کے سیاہ بادل مشرق سے امڈ رہے ہیں۔ ہم جیو مرو کھیل رہے ہیں۔ ملک بھر میں جیو پر یلغار اور شمالی وزیرستان پر مرو کی گھن گرج۔ ہم مسٹر برنز کا حکم بجالا رہے ہیں۔ افغانستان میں جو برنز (Burns) انہیں آئے اس پر وزیرستان میں بم باری، آپریشن، کرفیو، محاصرہ کر کے برنال لگا رہے ہیں۔ اِدھر برنز کا حکم تھا اُدھر امریکی اور افغان جرنیلوں سے ملاقات ہوئی۔ پہلے میسر بہانے پر ہم نے وزیرستان پر اپنے جنگجو طیارے اور ہیلی کاپٹر مامور کر کے اپنی ہی سرزمین کا سینہ آتش و آہن اور بارود سے چھلنی کر دیا۔ پہلے لگاتار دس دن کے کرفیو سے آبادی ادھ موئی ہو چکی تھی۔ آپریشن کے دوران دوبارہ کرفیو لگا دیا تاکہ طبی امداد کے سارے دروازے بند رہیں۔ میڈیا پر مکمل بلیک آؤٹ۔ اتنے دہشت گرد مارے گئے کے سوا۔ حالانکہ وہ کوئی گریژن تو ہے نہیں۔ فقیراپی روڈ اسلام آباد کے گرد آباد کچی بستی جیسے مکینوں کی پسماندہ آبادی ہے جس میں عورتیں، بچے، خاندان، فصلیں، مویشی سبھی کچھ ہے۔ وہاں دہشت گرد مارنا کہہ دینا ایسا ہی ہے جیسے بھوسے کے ڈھیر سے سوئی ڈھونڈ نکالنا۔ ہاں اصل قصور فقیراپی کی نسل سے ہونے کا ہے سو وہ خمیازہ تو بھگتیں گے۔ آزاد ذرائع ابلاغ کی وہاں رسائی ممکن نہیں۔ اب جیو مرو جھگڑے میں کون مائی کا لال زبان کھولے گا!

اسلام آباد میں آمنہ جنجوعہ اور خواتین پر ٹوٹ پڑنے والی قوتوں نے سکھوں کو پارلیمنٹ کے اندر سکون سے گھس جانے دیا۔ دو چھوٹے پراسرار دھماکے...... ساتھ ہی اسلام آباد (تہ در تہ سیکورٹی کے باوجود) فوج کے حوالے سیکورٹی کرنے کی خبر کوئی نیک شگون نہیں؟ خیبر پختونخوا کے دردمند مائی باپ عمران خان جب سے بوٹ پہن کر دھاندلی سے نمٹنے کھڑے ہوئے ہیں ان کا امریکی جنگ پر غیظ وغضب اور قبائل کی مظلومیت کا غم جھاگ کی طرح بیٹھ گیا ہے۔ البتہ زلزلہ، بے وقت کی تباہ کن بارش اللہ کی ناراضگی کا پتہ دے رہی ہے۔ اگر کسی کو پروا ہو! پکی ہوئی گندم کی فصل اب ہر جگہ بارش سے ہمارے اعمال کی طرح سیاہ ہوئی پڑی ہے!

زلزلے ہیں، بجلیاں ہیں قحط ہیں آلام ہیں
کیسی کیسی دخترانِ مادرِ ایام ہیں!

لیکن یہاں تو دختر بداختر کے جلووں سے فرصت نہ ملی! تمام چینلز اسے نوجوان نسل کے لیے رول ماڈل بنا سجا کر دکھاتے رہے۔ تا آنکہ وہ سب کچھ جو پہلے دو چینلز پر مبنی برتوہینِ خانوادۂ رسول مواد چل چکا تھا بلا نوٹس۔ جیو پر آن وارد ہوا۔ اب یکایک وہ طوفان اٹھا جو توہین قرآن، توہین رسالت، بار بار کی توہین صحابہؓ پر یوں نہ اٹھا تھا۔ پس پردہ حبِ علیؓ سے بڑھ کر بغض معاویہؓ کارفرما تھا۔ جیو جس اصل توہین کا مرتکب ہوا تھا یہ اسی کا تسلسل تھا۔ ٹیلی ویژنی خرافات نہ دیکھنے والوں کے لیے شرک اور گستاخی پر مبنی یہ مواد دم بخود کر دینے والا ہے۔ یہ مواد پہلے بھی پیش ہوتا رہا اور کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی؟ سیدۃ النساء، خاتون جنت فاطمہ الزہراؓ اور شیر خدا سیدنا علیؓ، محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سر کے تاج ہیں لیکن یہ شرک کی انتہا کیونکر گوارا کی جا سکتی ہے؟ (بقیہ صفحہ ۵۹ پر)

26 اپریل: صوبہ کنڑ.................ضلع شیگل.................ایک جیٹ طیارہ گر کر تباہ

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

اوریا مقبول جان

جس دن سے اس ملک میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ علی صاحبھا السلام کے مطابق قوانین شرعیہ کے نفاذ کے مطالبے اور گفتگو کا آغاز ہوا ہے' دو طبقات ایسے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور خلفائے راشدین کے دور سے ایسی مثالیں ڈھونڈ کر سامنے لاتے ہیں جس سے یہ جواز پیدا کیا جاسکے کہ اللہ تعالیٰ کی بتائی گئی سزائیں یا احکامات وقت اور حالات کے تحت تبدیل کی جاسکتی ہیں۔ان میں ایک تو وہ سیکولر طبقہ ہے جس کا مقصد قرآن وسنت کو ناقابل عمل اور سزاؤں کو وحشیانہ ثابت کرنا ہوتا ہے...... دوسرے وہ دانش ور اور علما ہیں جو مغرب کی تہذیب وثقافت سے اس قدر متاثر ہیں کہ اسلام میں جو چیز مغرب کے قانون، تہذیب یا اخلاق پر پوری نہیں اترتی 'اسے اول تو توجیہات سے اسلام سے خارج کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اس کی تبدیلی کا اختیار حکمران، عوام یا پھر پارلیمنٹ کو دینے کے لیے تاریخی حوالے ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔اس معاملے میں سب سے زیادہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا حوالہ دیا جاتا ہے۔کوئی ان کے فیصلوں کو بغیر سیاق سباق ایسے پیش کرتا ہے جیسے مجتہد عصر ہو۔یہ مجتہدین ٹیلی ویژن پروگراموں اور بحثوں میں ایک دلیل ٹھونک کر دیتے ہیں اور وہ یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ علیہ نے چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹنے کا صریح حکم قحط کے زمانے میں معطل کر دیا تھا۔

اس سے پہلے کہ اس حکم کی شرعی باریکیوں کی جانب آؤں، مجھے ان ماہرین علم دین ودنیا سے ایک سوال کرنا ہے: اگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اس حکم پر اتنا زور دیتے ہو تو کیا ان کے باقی تمام احکام بھی اسی طرح نافذ کرنا چاہو گے؟ ایسے لگتا ہے کہ ملک میں مکمل شریعت نافذ ہو چکی ہے، زانی کو سنگسار کیا جا رہا ہے، سود کا خاتمہ ہو چکا ہے، پردے کے احکامات نافذ ہیں، ذخیرہ اندوزی پر سزا اور جھوٹے الزام (قذف) پر کوڑے لگ رہے ہیں، بس اچانک قحط آ گیا ہے اور اب قرآن کا حکم معطل کر دینا چاہیے کیونکہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا......

کیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے صرف یہی حکم جاری کیا تھا کہ ہاتھ کاٹنے کی سزا پر عمل نہ ہو؟ کیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سوئس بنکوں میں اربوں ڈالر اور بیرون ملک کاروبار کے باوجود قحط آیا ہے؟ کیا اربوں روپے ذاتی تعیش پر اڑانے، عالی شان محلات میں رہنے، وسائل اور سرمائے پر چند افراد کے قابض ہونے اور لاکھوں ٹن غلہ ذخیرہ ہونے کے باوجود قحط آیا تھا؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا طرز عمل دیکھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رنگت انتہائی سفید تھی، آپ رضی اللہ عنہ گھی اور دودھ کا استعمال فرماتے تھے، لیکن جب لوگ قحط میں مبتلا ہوئے تو دونوں چیزیں اپنے اوپر حرام کر لیں، جس کی وجہ سے ان کی رنگت سیاہ پڑ گئی (علی بن حسن، تاریخ مدینۂ دمشق)......ان کے غلام اسلام کے بقول ''ہمیں اندیشہ تھا کہ اگر قحط کا خاتمہ نہ ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ شدت غم سے انتقال کر جائیں گے'' (المصر فتہ التاریخ)......

یہ رویہ حضرت عمر رضی اللہ نے اپنی ذات تک لازم قرار نہ دیا بلکہ ''حضرت عمر رضی اللہ نے کھاتے پیتے گھرانوں کو فقرا اور مساکین کے کھانے کے انتظام کا حکم دیا'' (ابن رجب، فتح الباری) ''مسلمانوں کے گھروں میں جتنے لوگ موجود ہوتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اتنے ہی اور بھیج دیتے اور فرماتے کہ انسان آدھی غذا سے ہلاک نہیں ہوتا'' (فتح الباری) اور وہ اس کا استدلال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے لیتے: ''ایک فرد کا کھانا دو کے لیے، دو کا چار کے لیے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہوتا ہے'' (مسلم)...... یہ قحط ۱۷ ہجری کے آخر میں ۱۸ ہجری کے آغاز میں آیا تھا، اسے ''عام امر مادہ'' کہتے ہیں۔یہ قحط اس قدر شدید تھا کہ بہت سے لوگ لقمہ اجل بن گئے، یہاں تک کہ وحشی درندے بھی گھبرا کر انسانوں کے پاس پناہ لیتے تھے (العینی)...... چوری کی سزا کے موقوف کرنے کا استدلال بھی سیدا عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کی سورہ المائدۃ کی تیسری آیت سے لیا، جس میں ارشاد فرمایا گیا:

فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

''پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور مہربان ہے''۔

حضرت عمر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ تھے اور انہیں علم تھا کہ اضطرار کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا طرز عمل تھا، وہ طرز عمل ملاحظہ ہو۔حضرت عبادہ بن شرجیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''ہمارے علاقے میں قحط پڑ گیا تو بھوک سے مجبور ہو کر مدینہ کے ایک باغ میں گھس گیا اور وہاں سے کچھ خوشے توڑ کر کھا لیے اور کچھ اپنے کپڑے میں باندھ لیے۔اتنے میں باغ کا مالک آ نکلا، اس نے مجھے مارا اور میرا کپڑا ابھی

26 اپریل: صوبہ ننگرہار......ضلع مہمند درہ......بارودی سرنگ دھماکے......افغان فوج کی ایک گاڑی تباہ......6 فوجی ہلاک اور زخمی

چھین لیا۔ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سارا قصہ ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ کے مالک سے فرمایا: اگر یہ بھوکا تھا تو تُو نے اسے کھانا نہیں کھلایا اور اگر یہ نادان تھا تو تُو نے اسے تعلیم نہیں دی، پھر اس کو کپڑا واپس کرنے کا حکم دیا اور مجھے ایک نصف وسق غلہ دینے کا حکم دیا'' (ابن ماجہ)۔

یہ تھا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل، وہ جو شارع قرآن ہیں۔ یہ قرآن ان پر نازل ہوا تھا، اس ملک کے کسی ماڈرن مولوی یا جدید دانش ور پر نہیں اترا تھا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قحط زدہ شخص پر حد نافذ نہیں کرتے تو وہ شہر جس پر بحیثیت مجموعی قحط ہو، وہاں حد کو موقوف کرنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نئی شریعت کا بانی کیسے کہا جاسکتا ہے؟ جہاں تک زمینوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ تھا وہ قرآنی تعلیمات اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کے عین مطابق تھا۔ صاحب تفہیم القرآن نے اس ساری بحث کو سمیٹتے ہوئے لکھا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ نہیں فرمایا کہ مفتوحہ زمینیں ہمیشہ مجاہدین میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ اگر ایسا کوئی حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہوتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف عمل کیا ہوتا تو آپ کہہ سکتے تھے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ بدل دیا یا پھر یہ دعویٰ اس صورت میں کیا جاسکتا تھا جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی زمینوں کو مجاہدین سے واپس لے لیا ہوتا جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد میں تقسیم کیا تھا.....لیکن ان دونوں میں سے کوئی بھی بات پیش نہیں آئی تھی۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ منقولہ زمینوں کو لازماً مجاہدین میں تقسیم کر دینا سرے سے کوئی اسلامی قانون تھا ہی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفتوحہ اراضی کے معاملے میں حسب موقع وضرورت مختلف موقعوں پر مختلف فیصلے فرمائے تھے؛ بنو نضیر، بنو قریظہ، خیبر، فدک، وادی القریٰ، مکہ، طائف کی مفتوحہ اراضی میں سے ہر ایک کا بندوبست عہدِ رسالت میں الگ الگ طریقوں سے کیا گیا تھا اور ایسا کوئی ضابطہ نہیں بنایا گیا تھا کہ آئندہ ایسی اراضی کا بندوبست لازماً فلاں طریقے یا طریقوں سے کیا جائے۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مشورہ سے اراضی مفتوحہ کا جو بندوبست کیا، اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں میں ردوبدل قرار نہیں دیا جاسکتا'' (سنت کی آئینی حیثیت)

میرے محدود مطالعہ کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کوئی فیصلہ ایسا نہیں جو کتاب، سنت رسول علی صاحبھا السلام کے مطابق نہ تھا اور اگر دونوں کسی سلسلے میں خاموش ہوتے تو وہاں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان ہدایات پر عمل کرتے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو گورنر بناتے وقت کی تھی، یعنی اہل الرائے سے مشورہ کر کے عمل کرنا۔

اگر یہ صرف ایک علمی بحث ہوتی تو شاید میں اس بحث میں نہ پڑتا لیکن کم از کم پانچ ''عظیم'' دانش وروں نے اپنی تحریروں سے ایسے نتیجے اخذ کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقامِ اجتہاد پر موجودہ حکمرانوں کو بٹھا دیا جائے۔ علمی بحث بھی گزشتہ چودہ سو سالوں میں اس امت نے کبھی نہیں کی بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اقدامات سے اس طرح کے نتائج سب سے پہلے ڈاکٹر صبحی محمصانی نے اپنی کتاب ''فلسفہ تشریع الاسلامی'' میں اخذ کیے۔ اس عرب سکالر کی کتاب ۱۹۴۵ء میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد مولوی تقی امین کی ''احکام شریعہ میں حالات وزمانہ کی رعایت''، محمد حنیف ندوی کی ''مسئلہ اجتہاد'' شامل ہیں۔ ان لکھے گئے کالموں میں یہ چند نکات انہی کتابوں میں پہلی دفعہ پیش کیے گئے جنہیں ان لوگوں نے اپنے مقاصد کے لیے درج کر دیا۔ ان نکات کا مختلف علما نے اپنی کتابوں میں سیر حاصل جواب دیا ہے، لیکن اس ملک کا سیکولر طبقہ، کارپوریٹ جمہوریت کے علم بردار اور اسلام کو کھینچ تان کر مغربی اقدار کے تابع کرنے والے اور اینگلو سیکسن قانون کے عشاق وکلا انہیں بار بار پیش کرتے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ اس ملک میں شریعت مکمل طور پر نافذ ہو چکی ہے اور تمام حکمران امیر المومنین ہیں، پارسا ہیں اور بس صرف انہی چند تعبیروں کا مسئلہ باقی رہ گیا ہے۔ جو لوگ شریعت کے قانون کو فرسودہ، وحشیانہ اور دقیانوسی کہتے نہیں تھکتے ان کے قلم سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ایک نئی شریعت کے بانی کی حیثیت سے پیش کرنے کے مقاصد پوشیدہ نہیں۔ مقصد ایک ہی ہے کہ پارلیمنٹ کے کرپٹ اور بے علم ارکان کو فقیہ بنایا جائے اور بھٹو، بے نظیر، نواز شریف کو امیر المومنین!

☆☆☆☆☆

''دُکھ کی وجہ یہ ''خبر'' نہیں کہ ہمیں برائیاں اچھی لگنے لگی ہیں! نہیں نہیں......ہم الحمدللہ مسلمان ہیں۔ فردوس ہمارے ہی لیے سجائی گئی ہے۔ سونے کے تخت، چاندی کے کنگن، موتیوں کے محلات بالآخر کسے ملیں گے؟ دودھ، شہد کی نہروں کے تذکرے ہمارے سوا اور کس کو مزا دیتے ہیں؟ جنت کے حور وقصور ہمارے نہیں تو اور بھلا کس کے منتظر ہیں! دُکھ اس بات بھی نہیں کہ ہمارے دل ان چاہتوں کے طلب گار نہیں رہے......دُکھ اس بات کا ہے کہ ہماری عجلت پسند آنکھوں نے یہ سب کچھ اسی دنیا میں تلاشنا شروع کر دیا!''

احسن عزیز شہید رحمۃ اللہ علیہ

26 اپریل: صوبہ کاپیسا.................ضلع نجراب.................مجاہدین کی کارروائی.................ایک رینجرز کی گاڑی تباہ.................4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

قبلہ اول اور مسجد قرطبہ......مسلمانو! اب تو ہوش کرو!

مصعب ابراہیم

اللہ کے پاکیزہ دین کو قائم کرنے کے لیے بنیادی مورچہ کا کردار مساجد ہی نبھاتی ہیں......اسی لیے کفر جس شکل میں بھی ہو؛ یہود ہوں، نصاریٰ ہوں یا مشرک ہندو ہوں سب کا ہدف یہی مساجد ہوتی ہیں، کفار اصلیبین کے ساتھ ساتھ اُن کے خادموں اور دم چھلوں کی بھی مساجد، منبر ومحراب اور گنبد ومینار سے دشمنی اور عداوت اب ضرب المثل ہی بن چکی ہے! یہی وجہ ہے کہ عراق میں صفوی شیعوں کی حکومت ہو یا شام میں نصیری روافض کی حکومت، مصر کا سیسی جرنیل ہو یا الجزائر کا ''تاحیات'' صدر بوتفلیقہ، صومالیہ کا حسن محمود ہو یا پاکستان کے راحیل ونواز ''شرفا''......ان سب کی توپوں، ٹینکوں اور بم بار طیاروں کا ہدف اول؛ مساجد ومدارس ہی ہوتے ہیں! اسلامی سرزمینوں میں مساجد ومدارس کی ملیامیٹ کردینے کی مثالیں آزاد قبائل سے لے کر عراق ومصر کے صحراؤں اور شام و صومال کے میدانوں تک میں پھیلی ہوئی ہیں!

یہ کیفیت مسلم خطوں میں ہے کہ جہاں کی ''کلمہ گو'' افواج اور اُن کے جرنیل اپنی خرمستیوں اور اور شہوت پرستیوں کے راستے میں اِنہی دینی مراکز کو رکاوٹ گردانتے ہیں، اسی لیے جب اور جہاں موقع ملتا ہے انہیں اپنے بغض وعداوت کا نشانہ بنانے سے نہیں چُوکتے! یہ وہ افواج اور سپاہ ہیں جنہیں عامۃ المسلمین کا پیٹ کاٹ کر ہر طرح کے وسائل مہیا کیے جاتے ہیں، صرف اس نام پر کہ یہ مسلمانوں اور اُن کے مقدسات کی حفاظت کریں گے......لیکن حفاظت کرنا تو کجا یہ اِنہی وسائل کو اہل ایمان کو کچلنے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور اُن کا خون بہانے کا بدلہ کفار سے نقد بہ نقد وصول کر کے اپنے طرب وعیش کا سامان مہیا کرتے ہیں! ان افواج ''اسلامی'' سے ''دفاع اسلام'' کا فریضہ پس پشت ڈلوا کر اور ''تخریب اسلام'' کا مشن انہیں سونپ کر کفار مزید کھُل کر کھیلنے لگے! اسلامی خطوں پر مسلط یہ افواج کفار کی ہم سفر وہم نشین بن گئیں اور عالم کفر کے سردار مسلمانوں کے مقدسات بارے مزید جری ہو گئے!

القدس تنادینا:

قبلۂ اول، مسجد اقصیٰ کئی دہائیوں سے پنجۂ یہود میں ہے......یہود بے بہبود کے ناپاک ذہنوں میں جو حتمی منصوبہ موجود ہے اور جس پر وہ پوری طرح عمل پیرا ہے، اُس کے مطابق مسجد اقصیٰ [کو بابری مسجد جیسے المیہ سے دوچار کر کے اس] کی جگہ پر ہیکل سلیمانی تعمیر کیا جائے گا......صیہونی ریاست کے قیام کے مقاصد میں سے بھی اہم ترین مقصد بیت المقدس (یروشلم شہر) اور مسجد اقصیٰ کی ''بازیابی'' ہی ہے! یہود اپنے اس منصوبے پر دل جمعی اور پوری یک سوئی سے عمل درآمد کر رہے ہیں اور مخصوص رفتار سے اسے عملی جامہ پہنائے چلے جارہے ہیں! مسجد اقصیٰ کی بنیادوں کی کھدائی اور اس کے احاطہ کے نیچے سرنگیں کھودنے کا کام کئی سالوں سے جاری ہے......اس سلسلہ میں گزشتہ چند ماہ میں سرعت اور تیزی آئی ہے اور یہود نے مسجد اقصیٰ کے اردگرد کے وسیع علاقے کو بالکل ادھیڑ کر رکھ دیا ہے اور مختلف سمتوں سے مسلسل کھدائی کے باعث مسجد اقصیٰ کی شہادت اور انہدام کے خطرات میں شدت سے اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے......ماہ مئی میں مسجد اقصیٰ کی تعمیر ومرمت کی ذمہ دار تنظیم ''الاقصیٰ فاؤنڈیشن وٹرسٹ' کی جانب سے ایک رپورٹ جاری کی گئی، مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ

> ''مسجد اقصیٰ کے 'باب المطہرہ' کی بنیادوں میں کئی سال سے جاری کھدائیوں کا سلسلہ مکمل ہو گیا ہے۔ نام نہاد صہیونی محکمہ آثار قدیمہ نے باب المطہرہ کی بنیادوں میں کھدائی کے بعد وہاں سے ملبہ اور مٹی ہٹا دی ہے اور نیچے مکمل خلا ہے۔ باب المطہرہ کی بنیادوں میں کی گئی کھدائیوں کو قبلہ اول کی مغربی دیواروں کے نیچے کھودی گئی سرنگوں کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔ صیہونی حکام کی جانب سے باب المطہرہ کے نیچے ۱۰ سال سے کھدائیوں کا سلسلہ جاری تھا جسے اب مکمل کر لیا گیا ہے۔ اسرائیلی حکومت نے سیاحوں کی آمد ورفت اور ان کی توجہ حاصل کرنے کے لیے باب المطہرہ کی بنیادوں میں ملنے والے وسیع حال کو بھی یہودیوں کے لیے کھول دیا ہے۔ ان کھدائیوں میں صیہونی محکمہ آثار قدیمہ کو ''عطریت کوھنیم'' نامی ایک یہودی گروپ کی مدد بھی حاصل رہی ہے۔ یہ گروپ فلسطین کے مختلف شہروں میں کئی سال سے یہودی توسیع پسندی میں سرگرم عمل ہے۔ اسرائیل جعل سازی کے ذریعے بیت المقدس بالخصوص مسجد اقصیٰ کی بنیادوں میں یہودی کھنڈرات اور آثار قدیمہ کی موجودگی کا دعویٰ کر رہا ہے تاکہ قبلہ اول کی جگہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کی راہ ہموار کی جاسکے۔ مسجد اقصیٰ کے باب المطہرہ کی بنیادوں میں اسرائیل نے جن کھنڈرات کی نشاندہی کی ہے ان کا کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ مسجد اقصیٰ کی جنوبی سمت میں قبلہ اول ہی کا حصّہ ہے جو مسجد سے پچاس میٹر سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے۔ یہاں پر خفیہ طور پر کھدائیوں کا سلسلہ ۲۰۰۵ء میں شروع کیا گیا۔ ۲۰۰۸ء میں باب المطہرہ کے پہلو

26 اپریل: صوبہ ننگرہار..................ضلع اچین..................مجاہدین کے حملے..................5 سیکورٹی اہل کار ہلاک

میں ''خیمہ اسحاق'' کے نام سے ایک معبد تعمیر کیا گیا تا کہ یہاں پر ہونے والی زیر زمین کھدائیوں کو تحفظ فراہم کیا جاسکے''۔

اس کے علاوہ اسرائیلی حکومت نے مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھنے کے لیے سلوان کے مقام پر قلعہ العین کے نام سے گہری خندق کی کھدائی شروع کردی، یہ سرنگ قبلہ اول کے جنوب میں العین الفوفا کے قریب کھودی جارہی ہے۔ مڈل ایسٹ اسٹڈی سینٹر کی رپورٹ کے مطابق مقبوضہ فلسطین میں مسجد اقصیٰ اور اسلامی مقدسات کی تعمیرومرمت کے ادارے اقصیٰ فاونڈیشن نے انکشاف کیا ہے کہ مسجد اقصیٰ کی وضوگاہ کی جگہ پر دراڑیں سات میٹر لمبی ہیں۔ان دراڑوں میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔ یہ دراڑیں مسجد اقصیٰ کے لیے شدید خطرہ ہیں۔خبر رساں ادارے القدس پریس نے اپنے ذرائع کے حوالے سے کہا ہے کہ مسجد اقصیٰ کی شمالی دیوار میں دراڑوں کی وجہ اسرائیلی حکومت کی جانب سے قریبی علاقے باب حطہ میں مسلسل کھدائی کا عمل جاری رکھنا ہے۔ بالخصوص زیر زمین راستہ بنانے کے لیے العمریہ اسکول کے نیچے کھدائی کی جارہی ہے جو مسجد سے چند میٹر کے فاصلے پر ہے۔ان کھدائیوں کے نتیجے میں یہود مسجد اقصیٰ کے مبارک احاطہ کے نیچے وسیع خلا پیدا کرنے میں کامیاب ہوچکے ہیں......اس وقت قبلہ اول کے عین نیچے موجود ''تہہ خانوں'' میں یہودیوں کا ایک ریستورنٹ بھی قائم ہوچکا ہے، جہاں صیہونی فوجی بےخوف ہوکر ناؤنوش کی محفلیں سجاتے ہیں۔انٹرنیٹ پر اس ریستورنٹ کی تصاویر دیکھنے کے لیے مندرجہ ذیل لنک 'وزٹ' کیا جاسکتا ہے!

https://t.co/F7DAEpMIAn

یہی نہیں بلکہ اب صیہونی حکومت نے ہر اُس فلسطینی مسلمان پر مسجد اقصیٰ کے دروازے بند کردیے ہیں جس کی عمر پچاس سال سے کم ہے...... جب کہ دوسری جانب انتہا پسند یہودی 'فوجی پہرے میں مسجد اقصیٰ میں جوق در جوق آتے ہیں اور' تلمودی رسومات' بلا روک ٹوک ادا کرتے ہیں!

مسجد قرطبہ:

کینہ پرور یہود اسلام اور مسلمانوں سے اپنی عداوت کا اظہار قبلہ اول کی بےحرمتی اور اُسے کسی نہ کسی طور شہید کرنے کی سازشوں سے کررہے ہیں تو نصاریٰ کے سینے پر لوٹتا اسلام دشمنی کا سانپ اُنہیں یہود کی پیروی کراکسا تا رہتا ہے......اسی کے نتیجے میں صلیبی افواج دنیا بھر میں اہل ایمان کے مراکز ایمان کو تباہ وبرباد کرنے میں جُتی ہوئی ہیں......حالیہ دنوں میں صلیبی تعصب اور اسلام سے بیر کا شکار جو مسجد ہوئی اُسے دنیا 'مسجد قرطبہ' کے نام سے جانتی ہے!

سرزمین اندلس (موجودہ اسپین) میں مسلمانوں کے زریں ماضی کا شاہ کار اور اندوہناک حال کا پتہ دیتی یہ مسجد مکمل طور پر عیسائی گرجہ میں تبدیل ہونے کو ہے...... مسجد قرطبہ کے وہ مینار جنھوں نے دین کی شان وشوکت کے مظاہر کو دیکھا، وہ گنبد جن میں حی علی الصلوۃ ،حی علی الفلاح کی صدا جب گونجتی تھی تو پورے اندلس میں ہر آنکھ صلوۃ وفلاح کا فوزوسعادت بھرا نظام عملاً قائم دیکھتی تھی......وہ مسجد قرطبہ کہ جس کے ستونوں سے ٹیک لگا کر دنیائے اسلام کے کبار علمائے کرام، محدثین اور فقہائے عظام ہزاروں لاکھوں تشنگان علم کی پیاس بجھاتے تھے......جس مسجد کی فضاؤں میں پر کروڑوں بندگان خدا کی سحر گاہی کی آہ وزاریاں جذب تھیں......جس کے فرش پر لاتعداد پیشانیاں اپنے رب کے حضور جھکتی اور بےشمار آنکھیں راتوں کو اپنے مالک کے دربار میں بہتی تھیں......وہ مسجد قرطبہ آج محض ۳۰ یورو کے عوض مکمل طور پر کلیسا میں تبدیل کی جارہی ہے! آئندہ دو برسوں میں یہ مسجد کلی طور پر چرچ کی ملکیت بن جائے گی!اس مسجد میں مسلمانوں کے نماز پڑھنے اور اذان دینے پر تو صدیوں سے پابندی عائد ہے لیکن اس کے ایک کونے کے وسیع حصّہ کو کلیسا میں تبدیل کردیا گیا تھا اور ایک طویل عرصہ سے اسے Mosque–Cathedral of Córdoba کے نام سے پکارا جارہا ہے لیکن اب یہ صرف اور صرف Cathedral of Córdoba کے نام سے جانی اور پہچانی جائے گی جو ایک باقاعدہ عیسائی چرچ ہوگا اور جس کا تمام تر انتظام وانصرام ویٹی کن میں بیٹھے بوڑھے عیسائی شیطان کے ہاتھ میں ہوگا!

اسلامی مقدسات تحفظ کی واحد صورت:

مسلمانوں کے قبلہ اول اور مسجد قرطبہ کے احوال کا بغور مشاہدہ کرنے پر بھی بدھا کے مجسموں کی تباہی پر آسمان سر پر اٹھا لینے والوں اور مسلمان ممالک میں موجود چھوٹے سے چھوٹے مندروں، گرجا گھروں اور کنیسوں پر ہمہ وقت نظر رکھنے والوں کے سر پر جوں رینگتی ہے نا ہی ماتھوں پر کوئی شکن ہی نمودار ہوتی ہے!

یہ معاملہ صرف مسجد اقصیٰ اور مسجد قرطبہ تک محدود نہیں بلکہ کفار اور اُن کے حواری دنیا بھر میں مراکز اسلام اسی بنا پر ہی نشانہ بنارہے ہیں کہ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہی وہ بنیاد ہے جو دین اور شریعت کے قیام کا منبع ومحور ہے!اولیائے شیطان کو اُن کے سردار' ابلیس لعین نے اچھی طرح باور کروادیا ہے کہ امت محمد یہ علی صاحبھا السلام کا تعلق مسجد سے جتنا کم ہوگا شیطانی لشکر اُسی قدر کامیابی کے ساتھ اپنے مقصد کو پائیں گے!رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت اور اسوہ حسنہ ہمیں یہی بتاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کو مسلم معاشرہ کا مرکز ومحور بنایا......یہیں پر امام دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم مصلیٰ امامت پر کھڑے ہوکر اقامت صلوٰۃ کا فریضہ سرانجام دیتے،اسی کے منبر پر جلوہ افروز ہوکر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جہاد پر ابھارتے،اسی کے صحن میں جہادی لشکر متشکل ہوتے،یہیں پر سرورِکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نصرت جہاد کی اپیل فرماتے ،صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین احاطۂ مسجد میں اپنے اموال لاکر ڈھیر کرتے اور انفاق فی سبیل اللہ کی تاریخی مثالیں رقم فرماتے ،دین کی تعلیمات کے حصول کے لیے مسجد نبوی ہی کے ایک

27 اپریل:صوبہ زابل......شہر صفا......مجاہدین کا حملہ......ایک رینجر گاڑی تباہ......7 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

کنارے پر اصحاب صفہ ہمہ وقت موجود رہتے، مسجد نبوی ہی میں بیٹھ کر نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم مختلف افراد اور قبیلوں کے مابین نزاعی امور اور اختلافی معاملات میں فیصلے صادر فرماتے، مسجد ہی میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے اور عرب کے مختلف علاقوں سے قبائل آتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہو کر شرفِ اسلام سے بازیاب ہوتے، یہی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنو نجران کے نصرانی وفد سے ملتے اور اُن کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کرتے، یہی تبلیغ دین کا فریضہ ادا ہوتا...... گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم داعی و مزکی، مصلح و مبلغ، منصف و عادل، حکمران و سپہ سالار؛ ہر فریضہ اور کردار میں مسجد ہی کو اپنے 'ہیڈ کوارٹر' اور مرکز و مدار کے طور پر استعمال فرماتے!

غرضیکہ مسجد نبوی کی مبارک صفوں کو اخلاص وللّٰہیت کی معراج کو پہنچے سعید اور نیک بخت اصحاب رسول حی علی الصلوٰۃ کی صدا پر بھی ترتیب دیتے تھے اور حی علی الجہاد کی پکار پر بھی منظّم کرتے تھے...... مسلمان اپنے محبُوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اس اسوہ کو بھلا بیٹھے لیکن کفار' مسلم معاشرے کی ترکیب عنصری میں مسجد کے کردار کو کسی طور بھی بھلانے پر تیار نہیں...... یہی وجہ ہے کہ وہ ان اسلامی مراکز پر مختلف انداز اور ڈھنگ سے حملہ آور ہوتے ہیں، مساجد پر نت نئے طریقوں سے قدغنیں عائد کرتے اور پابندیاں نافذ کرتے ہیں...... اس سب کے باوجود جب اُن کی اسلام سے خار اور مساجد سے جلن کم نہیں ہوتی تو وہ اُنہیں بم باریوں سے تباہ کر دینے، کلیساؤں میں بدل دینے اور منہدم و شہید کر دینے کی کارروائیاں بھی کر گزرتے ہیں......

آج مساجد کے تحفظ اور دین کے دفاع کی صورت یہی ہے کہ مسلمان بھلائے گئے اور فراموش کیے گئے اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت مبارکہ کو دل جمعی اور یک سوئی سے اپنا لیں...... اللہ کے گھروں سے اپنی نسبت کو مضبوط سے مضبوط تر کریں، مساجد سے اپنے تعلّق وارتباط کو پختہ تر، قوی اور راسخ کریں، ان کی عمارتوں کی آرائش، زیبائش اور خدمت کے ساتھ ساتھ اُن کے اصل مقام کو پہچانیں، "لوگ کیا کہیں گے" کی فکر چھوڑ کر "اللہ کو کیا جواب دینا ہے" کا غم پالیں اور معاشرتی معاملات اور سماجی تعلقات کی استواری مساجد کے ماحول میں پروان چڑھائیں، ائمہ مساجد پر اعتماد کو طبیعت کا خاصہ بنائیں...... جن اصحاب عزیمت نے وراثت انبیا کو سنبھالا ہوا ہے وہ آپ کے آپسی کے قضیوں اور جھگڑوں میں انصاف، راستی اور قسط کے فیصلے کیوں نہیں سنا سکتے؟ لہٰذا باہمی تنازعوں اور مناقشات کو طاغوتی عدالتوں میں لے جانے کی بجائے اللہ کے گھر میں لے آئیں اور عدل وقضا کے فیصلے 'کورٹ کچہری' کی بجائے علمائے حق اور مفتیان کرام کی سرکردگی و منصفی میں مسجدوں کے صحن کریں...... "جج، وکیل، گواہ" یہ سب کردار' ناموں کی حد تک بہت بھلے محسوس ہوتے ہیں لیکن انہوں نے شریف اور معزز مسلمانوں کا جینا دوبھر کر رکھا ہے، لہٰذا ان کے چنگل میں پھنسنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شریعت کو حکم تسلیم کریں اور اللہ کے گھروں سے اُن کا وہ مقام مت چھینیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں عطا فرمایا ہے!

دنیا بھر میں بسنے والے اہل ایمان کے دلوں میں مساجد کی حساسیت تو ویسے ہی بدرجہ اتم موجود ہے، پھر یہ حساسیت اگر جذباتیتِ محض سے آگے بڑھ کر شریعت کی محبت اور دین سے مستحکم اور قلبی تعلّق کی بنیاد تک پہنچ جائے تو ایسی صورت میں ادنیٰ مسلمان کسی ایک مسجد کے ساتھ بھی کفار کا ایسا سلوک برداشت کرنے کا ہرگز روادار نہ ہو گا...... پھر وہ کفار کی دریدہ دہنی کے مقابلے میں کبھی سپر ڈالے گا نہ ہی اُن کے ناپاک منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچنے دے گا! بس آج یہ جذبہ اور داعیہ درکار ہے! ہم میں سے ہر ایک خود سے یہ پوچھے کہ اگر کفار اور اُن کے حواری اُس کے گھر پر چڑھ دوڑیں اور اُن کے مسکن کو ویران کر ڈالیں تو اُس کا ردِعمل کیا ہوگا؟ کیا یوں ہی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ رہنا ہمیں ایک پل کے لیے بھی گوارا ہوگا؟

آج دنیا بھر میں بنات الکعبہ [بیت اللہ کی بیٹیاں] کفارِ عالم کے ہدف پر ہیں! کیا ہمارے گھر، مکانات اور مساکن ہمیں اللہ کے گھروں سے زیادہ محبُوب اور پیارے ہو گئے ہیں؟ ہمارے ہاتھ کس نے باندھ رکھے ہیں؟ پاؤں میں بیڑیاں کس نے ڈالی ہیں؟ بے حسی کی چادر کس نے اوڑھا دی ہے؟ ان مساجد کا ہم پر کوئی حق نہیں؟ اللہ کے گھروں کی بربادی دیکھ کر بھی ساکن بت بن کر بیٹھے رہنے کی جواب دہی تو ہم ہی سے ہوگی! کیا کوئی ایک عذر بھی ایسا ہے جو اس موقع پر پیش کرنے کے قابل ہو؟ کفار پر تو ازل سے تیرہ بختی اور نحوست کے سائے پڑے ہیں، اسی لیے شیطان اُنہیں کسی لمحے چین نہیں لینے دیتا، وہ نت نئے انداز سے اپنے بغض باطنی کا اظہار کرتے ہیں، شعائر اللہ کی بے حرمتی کرتے اور اُن کی بے توقیری میں ایک دوسرے سے بڑھ کر شیطانی افعال دہراتے ہیں۔ لیکن یہ کیا ہوا کہ جنہیں ان کفار کے شر و فساد کے توڑ کے لیے اللہ تعالیٰ نے نسخہ کیمیا عطا کیا ہے، وہ دنیا کی رنگینیوں میں ایسے کھوئے کہ ذلت و ادبار کی دلدل میں دھنستے چلے جانے کے باوجود ٹس سے مس نہیں ہو رہے! وہ کارگر نسخہ جو ان کے پاس ہے، چند ایک بار بھی استعمال ہو جائے تو دنیائے کفر کی شرارتوں اور ریشہ دوانیوں کے لیے کافی ہوگا! وہ نسخہ جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ...... تلوار کی زبان ان کفار کے لیے کافی ہے، لوہے کی ضرب سے ہی ان کی کھوپڑیاں اڑائی جائیں اور انہیں 'صاغرون' بننے پر مجبُور کرنے میں ہی انسانیت کی بھلائی کے تمام راز مضمر ہیں...... دین سے تمسک، منہج جہاد و قتال پر استقامت اور مساجد کو تمام تر معاشرتی، سیاسی، عدالتی، تعلیمی، سماجی اور جہادی سرگرمیوں کا مرکز بنانے ہی سے امت مسلمہ اس قابل ہوگی کہ صلیبی و صیہونی فساد کے علم برداروں کو اُن کی سازشوں، شرارتوں، سرکشیوں، بغاوتوں، گستاخیوں، مکر و فریب اور فتنہ و فساد کی تمام دوڑ دھوپ پر قرار واقعی سزا دے سکے اور اُن کے جرائم کی مکمل سرکوبی کر سکے! پھر دوبارہ یاددہانی ہے کہ مت بھولیں! یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے گھروں کا ہے!

27 اپریل: صوبہ کنڑ.................. ضلع چپہ درہ.................. مجاہدین کا شدید حملہ.................. 2 اہل کار ہلاک.................. 2 اہل کار زخمی

اسلامیانِ ہند! بےدار ہو جایئے!

کاشف علی الخیری

نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے نکلا ایک ایک لفظ ہر زمانے میں اپنی سچّائی منوا کر رہتا ہے......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو کفر کے خطرے سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا: **الکفر ملة واحدة**، اس میں شرق وغرب کے کفر کی کوئی تمیز نہیں......مغضوب علیہ یہود ہوں یا ضال و مضل صلیبی، ملحد و لادین دہریے ہوں یا مشرک و پلید ہندو......ان سب کی اسلام دشمنی اور مسلمانوں سے خصومت وعداوت مسلمہ ہے! بھارت میں حالیہ انتخابات میں ہندو انتہا پسند جماعت بی جے پی کو ہندو بنیے نے واضح اکثریت دی ہے......

بی جے پی نے انتخابات سے قبل ہی وزارت عظمیٰ کے لیے نریندر مودی نامی کٹر ہندو کو نامزد کر دیا تھا......یہ وہی مودی ہے جو ۲۰۰۲ء میں گجرات میں ہونے والی بدترین مسلم کُش مہم کا سرغنہ ہے اور ''گجرات کے قصائی'' کے نام سے جانا جاتا ہے......

ان دنوں ہندو بلوائی پورے بھارت میں مودی کی جیت کا ''جشن'' منا رہے ہیں......مودی کی قیادت والی حکومت میں مسلمانانِ ہند کے ساتھ آنے والے دنوں میں کیا ہوگا، اس کی جھلک ۷ امئی کو منگلور میں دیکھنے کو ملی۔ مودی کی جیت کا جشن منانے کی آڑ میں بی جے پی کارکنوں نے دو مساجد پر حملہ کر کے انہیں شدید نقصان پہنچایا۔ بھاجپا کارکنوں نے قومی سطح پر مودی کی کامیابی کا جشن منانے کی آڑ میں وٹلا مودنور گاؤں کی کمبل بیٹو مسجد کے احاطہ میں گھس کر ''ہر ہر مودی'' کے نعرے لگاتے ہوئے مسجد کی کھڑکیوں کے تمام شیشے توڑ دیے۔ ان مشرکین نے مسجد کے منبر کو بھی اکھاڑ پھینکا۔ انہی شر پسندوں نے بعد میں محی الدین جامع مسجد کو بھی نشانہ بنایا۔ ۱۹ مئی کو بی جے پی کے غنڈوں نے کرناٹک کے ضلع منگلور میں شانتی گارا علاقہ میں ۳ مساجد پر حملے کیے......

ان سطور کو قلم بند کرتے وقت بھی ایسی خبریں آ رہی ہیں کہ ہندو انتہا پسندوں نے دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم کے طلبہ پر حملے شروع کر دیے ہیں، ابتدائی اطلاعات کے مطابق ان حملوں میں دارالعلوم دیوبند کے ایک طالب علم شہید اور ایک زخمی ہوئے۔

بی جے پی کی جیت کے فوراً بعد ہندوستان بھر کے مسلمانوں میں عدم تحفظ کا بڑھتا احساس اچنبے کی بات نہیں! مشرک ہندوؤں کی مسلمانوں کے ساتھ روا رکھے جانے والی درندگی کے آثار ہندوستان کی ہر ریاست اور ہر شہر میں موجود ہیں! کشمیر، گجرات، بہار، آسام، اتر پردیش، ناگالینڈ کی ریاستیں ہوں یا مظفر نگر، مراد آباد، سورت، بھرت پور، ہاشم پورہ، ملیانہ، روڑ کیلا، جمشید پور، بھیونڈی، ممبئی، اجمیر جیسے شہر اور بستیاں......مشرکینِ ہند کو جب اور جہاں موقع ملا اُنہوں نے مساجد کو ڈھایا، مسلمانوں کو بے دریغ قتل کیا، خواتین اسلام کی اجتماعی آبروریزی کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا، مسلمانوں کے معصوم اور شیرخوار بچوں کو نیزوں میں پرویا، مسلم نوجوانوں کو ذبح کیا، زندہ جلایا، جو زیادہ سخت جان نکلے اُنہیں پس دیوار زنداں دھکیلا، اُن کی املاک اور پوری کی پوری بستیوں کو بلوائیوں کے ایک ہی ہلّے میں نذر آتش کر کے خاکستر کر دیا......یہ پچھلے ۶۵ سال پر محیط ہندوؤں کی سفاک تاریخ ہے......ایسی تاریخ جس کے سیاہ اوراق میں اہل اسلام کے لیے خونِ مسلم کے چھینٹوں کے سوا کچھ نہیں!

اب بی جے پی ''مودی سرکار'' کی صورت میں اپنی ۳۴ سالہ تاریخ کی سب سے بڑی فتح سمیٹ کر حکومت میں آئی ہے، ایسے میں بھارتی مسلمان ہر شہر کو ''احمد آباد'' کی صورت میں دیکھ رہے ہیں......اس سارے منظر نامے میں مسلمانانِ ہند کے لیے ایک ہی سبق پنہاں ہے......وہی سبق جسے دہرا کر اور ازبر کر کے اُن کے اکابر واسلاف نے مشرکینِ ہند پر ایک ہزار سال تک حکمرانی کی اور وہی سبق جسے ذہنوں میں بٹھانے ہی سے بھارت سمیت تمام دنیا کے مسلمانوں کی جان، عزت، مقدسات اور اموال کی حفاظت یقینی بنائی جاسکتی ہے! وہ سبق ہے ''جہاد فی سبیل اللہ کے لیے کمر کس لینا''......اعدادِ جہاد کا اہتمام اور نصرتِ جہاد کا عزم! کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ!

یہ بات بھی کبھی نہیں بھولنی چاہیے کہ ظالم ہمیشہ سے بزدل اور ڈرپوک ہوتا ہے......اُس کی کم حوصلگی ہی اُسے جور وستم پر ابھارتی اور اکساتی ہے......اور اُس کا ظلم بھی ہمیشہ کمزوروں، ناتوانوں اور دب کر رہ جانے والوں پر ہی جری انداز میں جاری ہوتا ہے! اس کی نسبت جب جب اُسے مقابلے کی ٹکر اور چوٹ سے سابقہ پیش آتا ہے تب ہی وہ خوف ورعب سے دبتا اور گھلتا چلا جاتا ہے! بعینہٖ یہی حالت مودی سمیت ہر کافر کی ہے! ہندو تو ویسے بھی شرک اور جہالت کی غلاظتوں میں اس قدر لتھڑے اور ڈوبے ہوئے ہیں کہ ان میں شرفِ انسانیت نام کی کوئی چیز موجود ہونا امر محال ہے......بہادری، بےخوفی اور دلیری تو انسانیت کے اعلیٰ اوصاف وکمالات میں سے ہیں، پھر بھلا یہ اوصاف گائے کے رزیل پجاریوں اور کروڑہا ''خداؤں'' کے آگے جھکنے والوں میں کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں؟

''مودی سرکار'' کو یاد رکھنا چاہیے کہ ''کوہ ہندوکش'' کے غازی اپنے آباء کی تاریخ کو دہراتے ہوئے ''ہندوکشی'' کے لیے بالکل تیار وآمادہ کھڑے ہیں! کفر کے

27 اپریل: صوبہ خوست......صدر مقام خوست شہر......بارودی سرنگ دھماکے......متعدد فوجی ہلاک اور زخمی

سردار امریکہ کو مار بھگانے کے بعد وہ اپنے مظلوم بھائیوں کی نصرت کے لیے 'غزنی وغور' سے اٹھ کر دہلی، کلکتہ اور آگرہ تک آنے میں ہچکچائیں گے نہیں! اگر آج مرہٹے دوبارہ زندہ ہوئے ہیں تو ابدالی کی تاریخ دہرانے والے مجاہدین بھی موجود ہیں اور پانی پت کے میدان بھی! بس ذرا ہمت کرنا ہے تو اسلامیانِ ہند کو کرنا ہے، جن میں کوئی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے کردار سے روشنی پائے اور نصرت جہاد کے لیے کمر کس لے!

ہندو بنیا کسی بھول میں نہ رہے...... کہ اب کی بار اُس کا مقابلہ اُن سے نہیں ہوگا جو بنگالی مسلمانوں کو تو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر اپنا'' سکور'' بڑھاتے لیکن ہندو فوج سے لڑائی مول لینے کی بجائے نوے ہزار کی تعداد میں ہو کر بھی پلٹن میدان میں اسلحہ رکھنے کی تقریب میں خوشی خوشی شریک ہوتے تھے اور نہ ہی اُن سے مقابلہ ہوگا جن کے'' جہاد کا بٹن'' آئی ایس آئی کی انگلی تلے رہتا ہے، جب'' آن'' ہوا تو ہندوؤں کو للکارنے اور پھنکارنے لگے اور جب'' آف'' ہوا تو کبھی'' سپاہ تحفظِ وقار'' میں ڈھل گئے اور کبھی ''انسانیت کی فلاح'' کے نام پر ایمبولینسیں چلانے اور کیمپ لگانے میں جُت گئے! بلکہ اب کی بار بھارت کا سامنا 'دین اسلام کے اُن سپاہیوں سے ہوگا جنھوں نے اپنے رب پر توکل کی بدولت اور اُس کی نصرت کے سبب تین دہائیوں میں پوری دنیائے کفر کو پچھاڑا ہے! مجاہدین کی اسی 'پیش قدمی' کا رونا روتے ہوئے بھارتی خفیہ ادارے اور قومی سلامتی کا سابق سربراہ ایم کے نارائنن کہہ چکا ہے کہ'' اگر طالبان افغانستان میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو ان کا اگلا ہدف بھارت ہوگا''...... اس کا تازہ بہ تازہ عملی احوال دیکھنا ہو تو ہرات میں بھارتی قونصل خانہ کی تباہی کے مشاہدات کافی ہونے چاہئیں!!!

غزوۂ ہند کی بشارتیں ان مجاہدین فی سبیل اللہ نے اپنی آنکھوں میں بسا رکھی ہیں اور ان میں سے ہر کوئی ان بشارتوں کا مستحق بننے کا متمنی اور مشتاق ہے! ہند کے حکمرانوں کو زنجیروں سے جکڑنے والے لشکر' بحمد للہ تیار ہو چکے ہیں! اٹاری کی سرحد سے لے کر کیرالہ کے ساحلوں تک مجاہدین اسلام' ہندی بت پرستوں کا ہر جگہ تعاقب کریں گے! فرزندانِ توحید کے سامنے'' بھارت ماتا'' کے بیٹے' ویسے ہی بے بس ولاچار ہوں گے جیسا کہ ابن قاسمؒ، محمود غزنویؒ، شہاب الدین غوریؒ کے حملوں نے راجہ داہر، جے پال اور پرتھوی چوہان کو شکست خوردگی کے زخم چاٹنے پر مجبور کر دیا تھا! ان شاء اللہ!

☆☆☆☆☆

بقیہ: کچھ تو ادھر بھی!

''لڑکا ہے خدا کے گھر کا لڑکی ہے نبی ﷺ کے گھر کی، یہ ارض وسما کا مالک وہ ملکہ بحر و بر کی''۔ شرک سے بڑی توہین (Blasphemy) کیا ہوگی؟ گستاخی صرف درجہ گھٹانے یا مذکورہ پروگرام کی رکیق مماثلت میں نہیں۔ اللہ سے درجہ بڑھا دینا یا شریک ٹھہرا دینا مملکت خداداد پاکستان میں کیونکر گوارا ہو؟ زبان کھلتے ہی مسلم بچے کو پڑھایا جانے والا سبق یہ ہے

''وہ (اللہ) جو زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا۔ جس کے ساتھ بادشاہی میں کوئی شریک نہیں، جس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ پھر اس کی تقدیر مقرر کی۔ لوگوں نے اسے چھوڑ کر ایسے معبُود بنا لیے جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ جو خود اپنے لیے بھی کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے جو نہ مار سکتے ہیں نہ جلا سکتے ہیں نہ مرے ہوئے کو پھر اٹھا سکتے ہیں''۔ (الفرقان: ۳،۲)

نیز یہ کہ

''جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبُود پکارے جس کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ کہو میرے رب درگزر فرما اور رحم کر، اور تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے'' (المومنون: ۱۱۸،۱۱۶)

پس ہم بھی ان جہالتوں، گستاخیوں پر رب کے حضور جھک کر اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم فانھم قومی لا یعلمون کہہ کر درگزر اور رحم کے لیے درخواست کناں ہیں۔ توہین کے تیرہ سال میں کئی واقعات کے تسلسل پر اب سیاست چمکانے کی ہمارے پاس کونسی گنجائش باقی ہے؟ یہ جھٹکا پورے میڈیا کی سٹاک ٹیکنگ کا ذریعہ بننا چاہیے۔ دینی جماعتیں اگر مخلص ہیں تو موقع غنیمت جان کر یک زبان ہو کر اخلاقی سڑانداور گمراہی کے بر پا طوفانوں پر بند باندھیں۔ وقت کی مقتدر قوتیں تو گورستان شاہی کی زینت بن جائیں گی۔ مقتدر اعلیٰ، عزیز مقتدر کی رضا جوئی کی خاطر نسل نو کی بربادی کے دوسامان۔ مادر پدر آزاد میڈیا اور کفریہ ایجنڈوں سے لیس نصاب تعلیم کی خبر لیں۔ علما کے شایان شان مظاہرے نہیں۔ دینی جماعتیں رہبری کا سامان کریں۔ ننھے بچوں کے لیے اب سورۃ الفرقان کی آیت نہیں۔ آنکھ کھولتے ہی کئی سکولوں میں جار جی پار جی نامی بچے کی نرسری نغمگی ہے۔ عملی اظہار تربیت کے لیے خوبصورت تصاویر سے مزین۔ پڑھیے اور سر دھنیے۔ جار جی پار جی پڈنگ اور پائی (Pie)) ، لڑکیوں کو چوم کر رُلاتا تھا۔ جب لڑکے کھیلنے کو باہر آتے تو دوڑ جاتا تھا۔ جار جی پاجی ایک بچی کو چومتے ہوئے دکھایا گیا ہے! سکول میں یہ سب اور پھر باقی اسباق وینا ملک اور ناشائستہ میز بانوں کے ذمے! طالبان چٹنی بنانے اور امریکی ایجنڈے نبھانے سے فرصت ہو۔ تو اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو اِدھر بھی!

(یہ تحریر ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکی ہے)

☆☆☆☆☆

27 اپریل: صوبہ زابل...............ضلع شلمرئی...............ریموٹ کنٹرول حملے...............12 فوجی ہلاک اور زخمی

افغانستان سے سی آئی اے کا کوچ اور عیسائی مشنری پر حملے

سید عمیر سلیمان

امریکی فوج کے بعد سی آئی اے کی کوچ:

امریکی فوج کے ساتھ ساتھ سی آئی اے نے بھی افغانستان سے انخلا کا آغاز کر دیا ہے۔ امریکی جریدے کی رپورٹ کے مطابق سی آئی اے نے ملک کے جنوبی اور مشرقی علاقوں سے انخلا کا آغاز کیا ہے اور اڈے خالی کرنے کے ساتھ ساتھ مقامی جنگ جوؤں اور جاسوسوں کے ساتھ کنٹریکٹ بھی ختم کرنے شروع کر دیے ہیں۔ امریکی فوج کے انخلا کے بعد سی آئی اے نے اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتے ہوئے انخلا کا آغاز کیا ہے۔ طالبان کی طرف سے سی آئی اے کے مرکز ''چیپ مین'' پر حملہ نے بھی ایجنسی کے تحفظ پر سوالیہ نشان کھڑا کر دیا تھا۔

سی آئی اے کے انخلا کے بعد افغان انٹیلی جنس ایجنسی نے مقامی جنگ جوؤں سے معاہدے کی کوشش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ صلیبی فوج میں کمی کے بعد وہ طالبان سے مزید لڑائی مول نہیں لے سکتے۔ اس انخلا نے افغان حکومت کے لیے مزید پریشانی کھڑی کر دی ہے کیونکہ امریکی فوج کے بعد سی آئی اے اور اس کے مقامی جنگجو ہی ان علاقوں میں افغان فوج کا آخری سہارا تھے۔ ان کی غیر موجودگی میں افغان فوج طالبان کے مقابلے میں تنہا رہ جائے گی جو کہ افغان فوج کی موت کے مترادف ہے۔

ایک بار پھر گرین آن بلیو اٹیک:

۲۴ اپریل کو کابل کے ''کیور'' ہسپتال میں ایک افغان پولیس اہل کار نے فائرنگ کر کے ۳ امریکی ڈاکٹروں اور دو خواتین اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔ واقعے کے فوراً بعد امریکی حکام نے ڈاکٹروں کی لاشوں کو اپنی تحویل میں لے لیا اور ان کی شناخت کے بارے میں تفصیل بتانے سے انکار کر دیا۔ بعد ازاں یہ انکشاف سامنے آیا کہ تینوں ڈاکٹر سی آئی اے کے ایجنٹ تھے اور ان کی ہلاکت سے ایجنسی کو شدید دھچکا لگا ہے۔

فائرنگ کرنے والے اہل کار عین اللہ کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ ہسپتال 'کیور' نامی ایک امریکی این جی او چلا رہی تھی اور بظاہر یہ رفاہی کام سرانجام دیتے تھے لیکن درپردہ اس این جی او کا کام غریب مسلمانوں کو سہولیات اور پیسے کا لالچ دے کر عیسائی بنانا تھا۔ عین اللہ نامی پولیس اہل کار نے بعد میں بیان دیا کہ یہ تینوں امریکی ڈاکٹر خفیہ سرگرمیوں میں ملوث تھے اور اس کی ان ڈاکٹروں پر کافی عرصے سے نظر تھی۔ یہ ڈاکٹر مریضوں کو دیکھنے کی بجائے اپنے مشنری کام میں مصروف رہتے تھے اور اخلاق باختہ سرگرمیوں میں بھی ملوث تھے۔ ان کی یہ سرگرمیاں دیکھ کر عین اللہ کی ایمانی غیرت جاگ اٹھی اور اس نے ان کو ٹھکانے لگانے کا تہیہ کر لیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ تینوں ڈاکٹر اکٹھے ہسپتال آئے۔ موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اس نے فائرنگ کر کے تینوں کو ہلاک کر دیا۔ اس حملے کے بعد کیور این جی او نے افغانستان میں اپنا کام روک دیا ہے۔

امریکیوں کے لیے مزید پریشانی اس وقت پیدا ہوئی جب عین اللہ کا طالبان کے ساتھ کوئی رابطہ ثابت نہیں ہوا اور اس نے کہا کہ یہ حملہ اس نے اپنی طرف سے کیا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ اس سے افغان خواتین کے ساتھ کیا جانے والا سلوک برداشت نہیں ہوا اور اس نے ایسا قدم اٹھایا۔ اس حملے کے بعد امریکیوں کی طرف سے افغان پولیس اور فوج کی جاسوسی بھی رائیگاں جاتی نظر آ رہی ہے جس میں اس بات کی یقین دہانی کی جاتی تھی کہ اہل کاروں کا دور دور تک طالبان سے کوئی تعلّق نہ ہو۔

زلمے رسول نے بھی عبداللہ عبداللہ کی حمایت کا اعلان کر دیا:

گل آغا شیرزئی اور عبدالرسول سیاف کے بعد کرزئی کے حمایت یافتہ زلمے رسول نے بھی عبداللہ عبداللہ کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ انتخابات کے پہلے مرحلے میں کسی بھی امیدوار کی واضح برتری میں ناکامی کے بعد اب دوسرے مرحلے میں عبداللہ عبداللہ اور اشرف غنی مدمقابل ہوں گے۔ عبداللہ عبداللہ پہلے ہی اشرف غنی سے ۱۱ فیصد زیادہ ووٹ لے کر پہلے نمبر پر تھا۔ ان امیدواروں کی حمایت کے بعد اس کی دوسرے مرحلے میں کامیابی کے امکانات مزید روشن ہو گئے ہیں۔ اشرف غنی کو ابھی تک کسی امیدوار کی حمایت حاصل نہیں ہو سکی جب کہ حزب اسلامی نے الیکشن کے دوسرے مرحلے کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ عبداللہ عبداللہ کو شروع سے ہی امریکی حمایت حاصل تھی اور اب مزید امیدواروں کی عبداللہ عبداللہ کی حمایت سے یہ بات مزید واضح ہو گئی ہے کہ امریکہ عبداللہ عبداللہ کو ہی اگلا صدر دیکھنا چاہتا ہے۔

عیسائیت کی تبلیغ کرنے والی این جی او مجاہدین کے نشانے پر:

۲۸ مارچ کو طالبان مجاہدین نے کابل میں امریکی این جی او ''روٹ آف پیس'' کی عمارت پر حملہ کر کے درجنوں صلیبیوں کو جہنّم واصل کر دیا۔ یہ این جی او بظاہر افغانستان میں زراعت کے کاموں میں عوام کی مدد کرتی تھی لیکن درپردہ یہ ایک عیسائی تبلیغی مشن پر کام کرتی تھی اور اس کا اصل مقصد مسلمانوں کو عیسائی بنانا تھا۔ اس این جی او کو افغانستان میں تبلیغ کرتے ایک سال مکمل ہو گیا تھا اور اب تک یہ سیکڑوں افغان نوجوانوں کو مرتد بنا چکی تھی۔

(بقیہ صفحہ ۶۳ پر)

28اپریل:صوبہ پکتیکا..................ضلع زیڑوک..................مجاہدین کے فوجی مرکز اور گشتی قافلے پر حملے..................10فوجی ہلاک..................17زخمی

خیبر آپریشن...... پہلے ہی دن ۲۳۱ عملیات

مولانا ولی اللہ کابلگرامی

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی قیادت میں مجاہدین ڈیڑھ عشرے پر محیط صلیبی جنگ میں اللہ تعالیٰ ہی کے فضل وعنایت اور نصرت واعانت کے بل بوتے پر فاتح قوت کے طور پر میدان سرکر رہے ہیں،فللّٰہ الحمد و المنة......مجاہدین کی اس کامرانی کے پیچھے اُن کی ایمانی قوت اور توکل علی اللہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے......اسی توکل علی اللہ کا اظہار حضرت امیر المومنین نصرہ اللہ نے اس جنگ کے آغاز میں ان الفاظ میں فرمایا تھا:

''ہمارے سامنے ایک وعدہ بش (لعین) کا ہے اور ایک وعدہ ہمارے رب (احکم الحاکمین) کا ہے......پس ہم دیکھیں گے کہ کس کا وعدہ سچّا ثابت ہوتا ہے''۔

اللہ رب العالمین نے اپنا وعدہ سچّا کر دکھایا اور اپنے بندوں کو تمام طاغوتی لشکروں پر فتح عطا فرمائی......اللہ تبارک وتعالیٰ نے طالبانِ عالی شان کو فتح کی اس منزل سے ہم کنار کرنے سے پہلے اُن کے اخلاص وایمان کو ابتلا وآزمائش کی کسوٹیوں پر خوب اچھی جانچ پرکھ کر اور قربانیوں کے طویل سلسلہ سے گزار کر اُنہیں اس مقام تک پہنچایا......

۲۰۰۱ء کے موسم سرما کی سرد اور خنک ہوائیں سرزمین افغانستان کے پہاڑوں، دروں، گھاٹیوں اور غاروں میں بکھر جانے والے بے خانماں مجاہدین کو آزما رہی تھیں اور دوسری جانب صلیبی لشکروں کی جانب سے برسائی جانے والی آتش وآہن کی بارشیں اُن کے جسموں کو پگھلا رہی تھیں......لیکن ایمان وایقان کی صفات تھیں کہ نہ سرد موسم کو خاطر میں لاتیں اور نہ آگ برساتے کلسٹر وڈیزی کٹر بموں ہی کے آگے ہار مانتیں......صلیبی افواج آئیں اور ''چند ہفتوں میں دہشت گردوں کا صفایا'' کرنے کی مہم میں جُت گئیں......وہ ''چند ہفتے'' رفتہ رفتہ طویل تر ہوتے چلے گئے اور مجاہدین کی پہاڑوں جیسی استقامت و جرات سے سرٹکراتے ہوئے تیرہ سال بیت گئے......مجاہدین اول اول صرف دفاعی پوزیشن میں رہے اور اپنی قوت کو زیادہ سے زیادہ بچا رکھنے کی جدوجہد کرتے رہے، آہستہ آہستہ جنگ کے میدان کا نقشہ بدلنے لگا اور چند سالوں بعد مجاہدین ''دفاعی حکمت عملی'' سے اقدامی جنگ کی طرف بڑھنے لگے......صلیبی افواج پر مجاہدین نے تابڑ توڑ حملے شروع کیے......اللہ تعالیٰ کی نصرت آنکھوں کے سامنے اترتے دیکھی تو ایمان بھی بلیّوں اچھلنے لگا......پھر میدان ہائے کارزار سجے اور ایسے سجے کہ کفر کے تمام عساکر کے چہرے سُجا کر رکھ دیے گئے......

۲۰۱۰ء کے موسم گرما میں مجاہدین نے صلیبی افواج کے خلاف مربوط اور منظّم کارروائیوں کے سلسلہ میں آپریشن الفتح کے نام سے عملیات کا اعلان کیا، یہ آپریشن پورا ایک سال چلا......اگلے سال یعنی ۲۰۱۱ء میں آپریشن بدر کے نام سے کارروائیوں کو جاری رکھنے کا اعلان کیا گیا......۲۰۱۲ء میں الفاروق آپریشن اور ۲۰۱۳ء میں خالد بن ولید آپریشن کے عنوانات سے جہادی عملیات کے ذریعے مجاہدین نے خطۂ افغانستان کو صلیبیوں کی مشترکہ افواج کا حقیقی ومعنوی قبرستان بنا دیا......

اب ۲۰۱۴ء میں موسم گرما کے آغاز میں مجاہدین نے اپنی عملیات کو خیبر آپریشن کا نام دیا ہے......۸ مئی کو امارت اسلامیہ افغانستان کی رہبری شوریٰ نے خیبر آپریشن کے نام سے صلیبی افواج کے خلاف فیصلہ کن کارروائیوں کا اعلان کیا......اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو بھی عجیب حکمتوں اور بصیرتوں سے نوازا ہے......یہ اپنے ہر ہر عمل اور ہر ہر قدم کو اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے موسوم کرکے بے پایاں برکتوں سے بھی فیض یاب ہوتے ہیں اور مخلص و وفادار غلامان رسول کی صفوں میں بھی اپنی جگہ بناتے ہیں......

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیرۃ العرب میں بسنے والے یہود پر آخری اور کاری ضرب خیبر کے میدان میں لگائی......۷ ہجری کے غزوہ خیبر اور ۱۴۳۵ ہجری کے خیبر آپریشن میں عجیب مماثلت ہے......وہاں بھی یہود پر فیصلہ کن ضرب لگائی گئی تھی اور مدینہ سے جلا وطن ہوکر خیبر میں آبسنے والے یہود کی سازشوں اور دست برد سے اہل ایمان کو محفوظ کیا گیا تھا، یہاں بھی صلیبی صیہونی فساد کے علم برداروں پر آخری وار کرنے کے لیے ''خیبر'' ہی کو موزوں ترین پایا گیا......طواغیتِ عالم کا سردار امریکہ ۲۰۱۴ء کے آخر تک بہرصورت افغانستان سے اپنا بوریا بستر سمیٹ کر رفو چکر ہونا چاہتا ہے کہ مجاہد ومصابر افغان مسلمانوں کی پیہم ضربوں سے اُس کے وجود سے اٹھتی ٹیسوں کی بے کلی اُسے کسی دم چین نہیں لینے دے رہی......اس ہانپتے، بھاگتے اور زخم خوردہ ''جانور'' کو خیبر جیسی ضرب لگانے کا یہی تو وقت ہے!

امارت اسلامیہ افغانستان کی رہبری شوریٰ نے خیبر آپریشن کا اعلان کیا اور اس بارے جو اعلامیہ جاری کیا وہ اس طرح ہے:

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

28 اپریل: صوبہ غزنی......صدر مقام شہر غزنی......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک افغانی فوجی ٹینک تباہ......5 فوجی ہلاک......4 زخمی

افغانستان کے مجاہد اور دیندار عوام! آپ کے تیرہ سالہ جہاد اور قربانیوں کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ لمحات بہت قریب آ چکے ہیں کہ وحشی کافر ہمارے ملک سے نکل جائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ملک کی مکمل آزادی وخودمختاری کی نعمت سے بہرہ ور فرمائے۔

ولـلّٰـه العزة ولرسوله وللمؤمنين ....الـلّٰـه اكبر الله اكبر الله اكبر ولـلّٰه الحمد وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ....

اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنی سرزمین کے دفاع کی خاطر اپنی ایمانی ذمہ داریوں کی تکمیل کرنے کے لیے کفار اور ان کے بے مروت حامیوں کے خلاف آپریشن کا سال پورا ہونے پر نئے سال کے لیے ''خیبر آپریشن'' کا اعلان کیا جارہا ہے۔

غزوہ خیبر اسلام کے عظیم پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہجرت کے ساتویں برس دشمنان اسلام کے ساتھ پیش آیا جس میں دشمن کے مضبوط قلعے اور بڑے بڑے مراکز فتح اور علاقے سے کفار کا مکمل طور پر انخلا اور مسلمانوں کو بہت زیادہ مال غنیمت ہاتھ آیا تھا۔ ہم نے بھی برکت وسعادت کے حصول کے لیے یہی نام اس سال اپنے آپریشن کے لیے چنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اب یہ سرزمین مکمل طور پر آزاد ہوجائے گی اور دشمن کے بڑے بڑے مراکز فتح ہوجائیں گے ان شاء اللہ۔

خیبر آپریشن کے نام سے اس آپریشن کا آغاز پورے ملک میں ۱۳ رجب المرجب ۱۴۳۵ ہجری بروز پیر بمطابق ۱۲ مئی ۲۰۱۴ء کو صبح ۵ بجے ''اللہ اکبر!'' کے نعرے سے ہوگا۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ولله الحمد

ماضی کی طرح اس سال بھی جہادی آپریشن میں متعین کردہ اولین اہداف میں بیرونی کفار، مختلف ناموں سے کام کرنے والے ان کے جاسوس، ان کے عسکری اور عوامی اتحادی اور جس نام سے بھی ہو ان سے متعلقہ کارکن، ترجمان، دفتری ملازمین اور ان کے لاجسٹک سپورٹرز شامل ہیں۔

اسی طرح اس آپریشن کی ہدفی شخصیات کابل انتظامیہ کے اعلیٰ حکام، ارکان کابینہ، پارلیمنٹ ممبران، سیکیورٹی افسران، وزارت دفاع اور خارجہ میں کفار کے معاون افسران، وزارت عدلیہ اور سپریم کورٹ میں مجاہدین کو سزا دلانے والے وکلاء، اٹارنی جنرلز اور ججز اور انٹیلی جنس کے نام سے مجاہدین کی جاسوسی کرنے والے جاسوس ہوں گے۔

گذشتہ سال کی طرح خیبر آپریشن میں بھی مختلف جنگی آپریشنز کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔ کفرشکن فدائی حملے، دشمن کی صفوں کے اندر نفوذی کارروائیاں، دشمن کے بڑے اور نسبتاً محفوظ مراکز کو بھاری اور ہلکے اسلحے، دور مار میزائلوں سے نشانہ بنانا اور دشمن کے حوصلہ ہارے ہوئے فوجیوں کے گروپوں پر آمنے سامنے حملے اس آپریشن کے اہم مراحل ہوں گے۔

خیبر آپریشن کے نام سے جہادی کارروائیوں کا اجرا اتحادی افواج کے مراکز، سفارتی مراکز، چلتے کاروانوں اور ان سے تعاون کرنے والے اندرونی دشمنوں کے فوجی مراکز، وزارت دفاع اور داخلہ، پولیس اور اربکیوں سے منسوب مراکز اور تنصیبات اور ان کے چلتے کاروانوں پر ہوگا۔

حالات کے اعتبار سے رواں سال ۱۳ سالہ جہاد کی تاریخ میں سب سے اہم سال سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے مجاہدین حسب سابق امسال بھی کارروائیوں میں انتہائی موثر طریقے استعمال کریں گے۔ منصوبہ بندی ایسی ہوگی کہ جس سے ایک جانب دشمن پر اس کے اثرات گہرے ہوں تو دوسری جانب عوامی نقصانات کی روک تھام ہوسکے۔

خیبر آپریشن کے کارروائیوں کی منصوبہ بندی امارت اسلامیہ کے تجربہ کار ماہرین حرب اور جہادی محاذوں کے نڈر فوجی کمانڈروں کی جانب سے کی گئی ہے۔ جس میں ملک کے ہر خطے اور ہر حصے کے حالات، موسم اور دیگر مسائل کا بہت باریکی سے احاطہ کیا گیا ہے۔ جو طے شدہ پلان کے مطابق ہر جگہ مقررہ اور طے شدہ اوقات اور اہداف پر کیے جائیں گے۔

امارت اسلامیہ کے مجاہدین جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا، اپنے ملک کے سرحدوں کے دفاع اور تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ دے رہے ہیں۔ اپنے تمام مسلم ہم وطنوں سے انتہائی ادب اور احترام سے مطالبہ کرتے ہیں کے دشمن کے مارنے اور انہیں شکست دینے میں ان سے تعاون کریں۔ دشمن کی صفوں میں شامل ہونے سے بچیں۔ دشمن کے عسکری، انٹیلی جنس دفاتر اور مراکز سے دور رہیں۔ اللہ کی رضا، ملک کے دفاع اور اپنے مجاہدین بھائیوں سے دینی تعاون کرکے اپنی ذمہ داری ادا کرتے رہیں۔

کابل کی شکست خوردہ انتظامیہ کو ایک بار پھر بتاتے ہیں کہ کفار کے تعاون سے دست بردار ہوکر مجاہدین کے شانہ بشانہ کھڑے ہوجائیں۔ دشمن کی صفوں سے نکل آئیں۔ دشمن کی صفوں سے نکلنے کی صورت میں امارت اسلامیہ کابل انتظامیہ کے حکام کو باعزت، محفوظ اور پرامن زندگی گزارنے کا اعتماد دلاتی ہے۔ ایسی صورت میں آپ کی حفاظت ہمارا اخلاقی فریضہ ہوگا۔

28 اپریل: ننگرہار..........علاقہ گوشتہ..........مجاہدین کے تابڑتوڑ حملے..........10 فوجی ہلاک..........5 زخمی

امارت اسلامیہ افغانستان کو اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اپنے مجاہد عوام کی بے مثال قربانیوں کی بدولت افغانستان میں جارحیت پسندوں کی مکمل شکست کا پورا یقین ہے اس لیے ہم اپنے اسلامی ملک سے تمام جارحیت پسندوں کے بلا قید و شرط انخلا پر اصرار کرتے ہیں۔ اور اپنے ہدف کے حصول کے لیے مسلح جہاد کو جاری رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ایک بار پھر واضح کر دیں کہ کفار کی موجودگی کی صورت میں ہمارا دین اور فقہی مراجع ہمیں صلیبیوں کے خلاف مسلح جہاد کا حکم دیتے ہیں اور جہاد کو فرض عین سمجھتے ہیں۔ وہ کفار اور ان کے ملکی ساتھی جو یہ سمجھتے ہیں کہ دشمن کی تعداد کم ہونے سے ہمارا جہاد کمزور ہو جائے گا۔ انہیں یہ سمجھ لینا چاہیے اسلامی احکام کے مطابق جس طرح دارالاسلام میں ہزاروں کافر فوجیوں کے رہنے کا جواز نہیں اسی طرح محدود اور کم تعداد میں بھی یہی حکم ہے کہ اسلامی سرزمین سے ان کا انخلا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔

اس لیے امارت اسلامیہ کا ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اپنے مسلمان عوام کے تعاون سے کفار کے آخری فوجی کے انخلا اور اسلامی نظام کے استحکام تک جہاد کا مقدس فریضہ جاری رہے گا۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد'

امارت اسلامی افغانستان کی رہبری شوریٰ کے اس اعلان کردہ آپریشن کے نتیجے میں پہلے ہی دن یعنی ۱۲ مئی کو مجاہدین نے افغانستان بھر میں ۲۳۱ حملے کیے.....سبحان اللہ! کیسا بہترین انتقام ہے جو کفر اور اُس کے حواریوں سے مجاہدین لے رہے ہیں اور کیا ہی بہترین انداز ہے کہ جس کے ذریعے دشمنانِ دین پر مجاہدین ٹوٹے پڑ رہے ہیں۔ دلی تمنا تو یہی ہے کہ ان حملوں اور عملیات کی مفصل روداد بیان کر کے اہل ایمان کے دلوں کے لیے ٹھنڈک اور فرحت کا سامان کیا جاتا لیکن محدود صفحات میں ان تفصیلی کارروائیوں کی رپورٹ سما نہیں سکتی.....مجاہدین نے خیبر آپریشن کے پہلے دن کیے گئے ۲۳۱ حملوں کی مفصل رپورٹ انٹرنیٹ پر جاری کی ہے، جسے درج ذیل ایڈریس پر دیکھا جا سکتا ہے:

http://justpaste.it/fgcp

امریکہ اور اُس کے اتحادی اپنے کٹھ پتلیوں کے ذریعے جعلی انتخابات کروا کر ''کامیابیاں'' سمیٹنے میں ہی مصروف تھے کہ مجاہدین نے خیبر آپریشن کے پہلے ہی روز اُن کی کامیابیوں کی حقیقت دنیا کے سامنے کھول کر رکھ دی اور ثابت کیا کہ صلیبی اور افغان افواج' طالبان کے مقابلے میں بالکل عاجز و بے بس ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد و تائید کے ذریعے مجاہدین جب اور جہاں چاہیں انہیں اپنی مرضی و منشا کے مطابق شکار کر سکتے ہیں!

☆☆☆☆☆

بقیہ: افغانستان

طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کے مطابق انہیں کافی عرصے سے اس این جی او کی شکایات موصول ہو رہی تھیں۔ مجاہدین کو اطلاع ملی کہ ۲۸ مارچ کو غیر ملکی مبلغین کا ایک وفد کابل پہنچے گا جو تبلیغی مشن کا سال مکمل ہونے اور سیکڑوں افغانوں کو مرتد بنانے کا جشن منائیں گے۔ مجاہدین نے فوری طور پر حملے کی منصوبہ بندی کی اور چار فدائین کا دستہ عیسائی مبلغین کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ ایک فدائی نے بارود سے بھری گاڑی عمارت کے مرکزی دفتر سے ٹکرا دی جس کے بعد تین فدائی مجاہد عمارت کے اندر گھس گئے۔ چار گھنٹے کی لڑائی کے بعد تینوں فدائی مجاہد شہادت کے کے مرتبے سے سرفراز ہوئے۔ اس حملے میں درجنوں عیسائی مبلغین، پادری اور سیکورٹی گارڈ ہلاک ہوئے۔

امریکی فوج میں خواتین پر ایک سال میں ۲۶ ہزار جنسی حملے:

۸ مئی کو واشنگٹن میں امریکی محکمہ دفاع نے سالانہ رپورٹ شائع کی جس کے مطابق امریکی فوج میں خواتین فوجیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سال ۲۰۱۱ء میں ۱۹ ہزار ایسے واقعات سامنے آئے تھے جب کہ سال ۲۰۱۲ء میں امریکی محکمہ دفاع کے مطابق جنسی حملوں کی تعداد ۲۶ ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ اس حساب سے امریکی فوج میں روزانہ ۷۰ واقعات ایسے ہوتے ہیں جن میں خواتین فوجیوں کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا ہے یا کوشش کی جاتی ہے۔

جنسی حملوں کی تعداد میں کمی کی بجائے مزید اضافے پر اوبامہ نے از خود نوٹس لیا اور سیکرٹری دفاع چک ہیگل کو خصوصی اقدامات کی ہدایت کی۔ چک ہیگل نے بعد میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اس معاملے میں اقدامات شروع کر دیے ہیں اور آئندہ ایسی حرکت کرنے والے کو کورٹ مارشل کے ساتھ ساتھ فوج سے بھی نکال دیا جائے گا۔ چک ہیگل نے مزید کہا کہ اگر ہماری فوج میں جنسی زیادتی اس قدر زیادہ ہے تو ہم باقی معاشرے سے کیا امید رکھیں۔ امریکی سینیٹر پیٹی مورے نے اس معاملے پر بیان دیا ہے کہ جنسی زیادتی کے واقعات کی اتنی بڑی تعداد بھی حقیقی نہیں ہے کیونکہ زیادتی کا شکار خواتین کی ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جنہوں نے افسران کے عتاب کے ڈر سے واقعہ رپورٹ ہی نہیں کرایا۔ اور یہ ڈر بھی بلا وجہ نہیں ہے، ایک سروے کے مطابق جن خواتین نے شکایات درج کروائیں ان میں سے ۶۲ فیصد کو بعد میں افسران کی طرف سے امتیازی سلوک اور زیادتی برداشت کرنا پڑی۔ یہ ہے دنیا کی سب سے ''مہذب'' قوم کا حال جو دنیا کو تہذیب سکھانے نکلی تھی۔ انسانی حقوق اور عورت کی آزادی کے سب سے بڑے علم بردار کی عام خواتین تو دور کی بات، فوجی خواتین بھی اپنے ساتھی فوجیوں کی ہوس کا شکار ہو رہی ہیں۔

☆☆☆☆☆

29 اپریل: صوبہ کاپیسا.........ضلع نجراب.........مجاہدین سے شدید جھڑپ.........2 امریکی، 2 افغان فوجی اور 1 جنگ جو ہلاک

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے قید سے رہائی ملی!

حمزہ عبدالرحمٰن

حق اور باطل کے معرکے کا آغاز انسانیت کی تخلیق کے ساتھ ہی ہو گیا تھا اور اس کا اختتام ہی دنیا کے اختتام کا مقدمہ ثابت ہوگا۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اس جنگ میں کفر و اسلام کے لشکروں کی ترکیب و تشکیل ہمیشہ یکساں رہی ہے۔ نمرود و فرعون سے لے کر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کو مٹانے کے لیے آنے والے لشکروں تک ہر ایک کا کرّ و فر اور ان کے ساز و سامان کی چکا چوند ایسی تھی، جس کو دیکھ کر کلیجے منہ کو آ جائیں۔ لیکن تاریخ اس بات پر بھی گواہ ہے کہ جب بھی اللہ کے بندے ضعف اور کمزوری کے باوجود اپنا سب کچھ لے کر اس کے دین کے دفاع کے لیے ان لشکروں کے سامنے ڈٹ گئے تو پھر روم و ایران جیسی عظیم سلطنتیں بھی ان کے سامنے مٹی کے کھلونوں کی طرح ڈھیر ہو گئیں۔

آج بھی میدان کا نقشہ بہت مختلف نہیں ہے۔ دنیائے کفر کے تمام لشکر متحد ہو کر اور تاریخ انسانی کے جدید ترین ہتھیار لے کر اسلام کا نام مٹانے کے لیے میدان میں اترے تھے اور مدِ مقابل پھٹے پرانے کپڑوں اور ٹوٹے جوتوں میں ملبوس چند خاک نشیں جن کے ہتھیاروں کو شاید دشمن ہتھیار کا نام بھی نہ دے۔ مادیت اور عقل کے غلاموں کے تجزیے یہی تھے کہ یہ جنگ دنوں یا مہینوں میں انجام کو پہنچ جائے گی لیکن آج ایک دہائی سے زیادہ گزر جانے کے بعد وہ متکبر حملہ آور اور ان کے مرعوب غلام نتائج پر انگشت بدنداں ہیں۔ کسی دنیاوی پیمانے پر اس نتیجے کا تجزیہ ناممکن ہے۔ کیوں کہ اس میدان میں فتح و شکست مادی وسائل پر نہیں بلکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر منحصر ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ محاذ کی صفوں سے لے کر قید و بند کی آزمائشوں تک ہر جگہ اپنی قدرت کے مظاہر سے اپنے سپاہیوں کو حوصلہ اور استقامت عطا کرتا ہے۔ اسی طرح کا ایک واقعہ پشاور میں آئی ایس آئی کے ہیڈ کوارٹر سے متصل تفتیشی مرکز میں پیش آیا۔ یہ وہ ہی ہیڈ کوارٹر ہے جو بعد میں ایک استشہادی کارروائی میں مکمل تباہ ہو گیا۔ ۲۰۰۴ء کی بات ہے اس مرکز کے چار کمروں میں سے ایک میں منصور اور عبدالرحمٰن ازبکی اور عبداللہ ترکستانی قید تھے۔ تفتیشی سیل میں چار کمروں کے علاوہ ایک جانب بیت الخلا اور اس کے ساتھ دیوار میں ایک بڑا ایگزاسٹ قیدیوں کو شور سے اذیت دینے کے لیے لگایا تھا۔ دوسری جانب مرکزی دروازہ تھا جس کے سامنے پہرے دار موجود تھا۔ چوبیس گھنٹوں میں ایک یا دو دفعہ قیدیوں کو بیت الخلا لے جایا جاتا۔ پہرے دار ایک قیدی کو چھوڑ کر باہر چلا جاتا جب وہ فارغ ہو کر دروازہ کھٹکھٹاتا تو پہلے کو کمرے میں چھوڑ کر دوسرے کو لے آتا۔

ایک رات منصور ازبکی کو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ فرما رہے تھے کہ اٹھیں یہاں سے باہر نکلیں۔ صبح اٹھ کر وہ حیران تھے کہ بظاہر نکلنے کا کوئی سبب موجود نہیں تھا۔ اگلی دو راتیں یہی خواب آتا رہا۔ انہوں نے پریشان ہو کر باقی دو بھائیوں سے مشورہ کیا۔ بہت غور کرنے کے بعد ایک ہی صورت نظر آئی کہ اگر بیت الخلاء کے وقفے کے دوران ایگزاسٹ کو اکھاڑنے کی کوشش کی جائے تو شاید باہر نکلنے کی کوئی صورت بن جائے۔ چھوٹے قد اور ہلکی جسامت کی وجہ سے عبداللہ ترکستانی نے یہ کام اپنے ذمہ لیا۔ اگلے دن جب پہرے دار ان کو چھوڑ کر باہر جا کہ اپنے شغل (نشہ وغیرہ) میں مشغول ہو گیا تو وہ بیت الخلاء کی دیوار کا سہارا لے کر ایگزاسٹ کے اوپر چڑھ گئے اور اسے کھینچنے لگے۔ کافی کوشش کے باوجود اسے کوئی فرق نہ پڑا بالآخر اتر کر کمرے میں واپس آ گئے۔ اب تینوں بھائی بہت پریشان تھے۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ ایگزاسٹ اترا تو نہیں لیکن اوپر چڑھنے کی وجہ سے اس میں کوئی خرابی آ گئی اور اسے انتظامیہ نے اتار کر مرمت کے لیے بھیج دیا۔ اب دیوار میں ایک دو اڑھائی فٹ چوڑا سوراخ ہو گیا جس میں سے ایک بندہ باآسانی باہر کود سکتا تھا۔ بھائیوں نے دوبارہ مشورہ کیا، عبداللہ ترکستانی نے خود کو قربانی کے لیے پیش کر دیا۔ یہ طے ہوا کہ وہ بیت الخلا میں طبیعت کی خرابی کے بہانے دیر کریں گے اور اس دوران باقی دونوں بھائی باہر کود جائیں گے۔ اگرچہ ابھی یہ پتہ نہیں تھا کہ سوراخ کے اس طرف کیا ہے لیکن انہوں نے ایک کوشش کرنے کا فیصلہ کیا۔ اگلے دن ایسا ہی ہوا۔ عبداللہ بیت الخلا میں رکے رہے اور باقی دونوں بھائی اس سوراخ سے باہر نکل گئے۔ طے شدہ وقت کے بعد انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب پہرے دار نے انہیں کمرے میں چھوڑا تو انہوں نے شور کیا کہ باقی دونوں بندے غائب ہیں۔ اس نے اسی وقت سائرن بجا دیا۔ پورے شہر میں ہلچل مچ گئی۔ فوراً ناقہ بندی کر کے ہر طرف سرچ آپریشن شروع کر دیا گیا لیکن وہ دونوں کہیں نہ مل سکے۔

منصور ازبکی نے بیان کیا کہ جب ہم کود کر باہر نکلے تو سامنے چار دیواری کا دروازہ کھلا پڑا تھا۔ اس کو پار کیا تو ہیڈ کوارٹر کے گیٹ کے سامنے پہنچ گئے۔ اسی لمحے ایک رکشے والا آیا اور ہمیں بٹھا کر اپنے گھر لے گیا۔ اس نے ہمیں کپڑے جوتے وغیرہ دیے کھانا کھلایا اور اگلے دن رکشے پر خیبر ایجنسی میں مجاہدین کے پاس چھوڑ آیا۔

یہ دونوں ازبک مجاہد بعد میں شہید ہو گئے اور عبداللہ ترکستانی کو شدید تشدد کے بعد چینی حکومت کے حوالے کر دیا گیا۔

29 اپریل: صوبہ ہلمند .... ضلع موسیٰ قلعہ .... مجاہدین کا حملہ .... 1 ٹینک تباہ .... 5 فوجی ہلاک .... 3 زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

15اپریل

☆صوبہ زابل کے صدر مقام قلات شہر میں مجاہدین نے فوجی چوکی پر حملہ کیا جب کہ پیدل فوجی دستے دھماکے کا نشانہ بنے جس کے نتیجے میں 8 فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع حصارک میں مجاہدین نے فوجی چوکیوں پر حملہ کیا۔طویل لڑائی کے بعد مجاہدین نے 5 چوکیوں پر قبضہ کرلیا۔لڑائی کے دوران 8 فوجی ہلاک اور 9 زخمی ہوئے جب کہ 2 کو گرفتار کرلیا گیا۔اس کے علاوہ مجاہدین نے بھاری تعداد میں اسلحہ بھی غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع مارجہ میں افغان آرمی کا ایک ٹینک مجاہدین کی طرف سے داغے گئے راکٹ کا نشانہ بن کر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 5 فوجی ہلاک جب کہ 2 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ بغلان ضلع دوشی میں امریکی فوجی ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 5 وحشی امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

16اپریل

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے پولیس اہل کاروں کی گاڑی پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 7 پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع قرغئی میں مجاہدین نے کٹھ پتلی افغان آرمی کے قافلے پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک کنٹینر اور دو گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 5 اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے۔

☆صوبہ غزنی ضلع مقر میں افغان نیشنل آرمی، پولیس اور مقامی جنگجوؤں کے مشترکہ کمپاؤنڈ پر حملہ کیا گیا جس میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا بھرپور استعمال کیا گیا اس حملے کے نتیجے میں 7 اہل کار ہلاک اور 4 شدید زخمی ہوگئے۔

17اپریل

☆صوبہ غزنی ضلع شلگر میں مجاہدین نے افغان آرمی کے قافلے پر حملہ کیا گیا گھات لگا کر کیے گئے اس حملے کے نتیجے میں ایک ٹینک اور دو فوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 5 فوجی اہل کار ہلاک اور 6 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع بٹی کوٹ میں افغان آرمی کی گاڑی اور پولیس اہل کاروں کے پیدل دستے پر یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے جن کے نتیجے میں 6 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہرات کے صدر مقام ضلع رباط سنگی میں نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک رینجر گاڑی اور چند آئل ٹینکر تباہ ہونے کے علاوہ 4 پولیس اہل کار زخمی بھی ہوئے۔

18اپریل

☆صوبہ سرپل ضلع سوزمہ قلعہ میں مجاہدین کی کارروائی میں 2 پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔حملے میں ایک فوجی مرکز، رینجرز گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

☆دعوت وارشاد کمیشن کی کوششوں سے صوبہ ہرات ضلع گلران میں 11 پولیس اہل کار مجاہدین سے آن ملے۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع زرمت میں مجاہدین نے ایک پیدل فوجی دستے پر حملہ کر کے 6 فوجیوں کو قتل اور 2 کو زخمی کردیا۔

☆مجاہدین نے اپنے 4 ساتھیوں کو رہا کروانے کے لیے فاریاب جیل میں حملہ کیا حملے کے بعد شدید لڑائی شروع ہوگئی جس میں 5 فوجی ہلاک ہوگئے، جب کہ مجاہدین ساتھیوں کو بحفاظت لے جانے میں کامیاب ہوگئے، حملے میں دو کلاشنکوف بھی غنیمت کی گئیں۔

19اپریل

☆مجاہدین نے صوبہ میدان وردک میں ضلع چک میں افغان فوجیوں پر حملہ کر کے 5 کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کردیا۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع دہ بالا میں مجاہدین نے مقامی جنگجوؤں کے خلاف ایک بڑا آپریشن کیا جس میں انہوں نے 7 کو گرفتار کیا جنھیں قبائلی عمائدین کی ضمانت پر چھوڑ دیا گیا۔

☆صوبہ پروان ضلع سیاہ گرد میں امریکی فوجی آپریشن کے لیے علاقے میں داخل ہوئے مجاہدین کی جوابی کارروائی میں 5 افغانی اور 4 امریکی ہلاک اور 2 ٹینک تباہ ہوگئے

☆صوبہ بادغیس ضلع قادس میں مجاہدین کے ایک رینجرز گاڑی پر بارودی حملے میں 5 فوجی

ہلاک ہوگئے جن میں ایک ضلعی کمانڈر بھی شامل ہے۔

20اپریل

☆صوبہ ہلمند ضلع نادعلی میں مجاہدین نے آپریشن کے لیے آنے والی افغان فوج اور پولیس پر حملہ کر کے 5 فوجیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین نے بارودی سرنگ سے حملے میں ایک گاڑی کو تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 4 فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں مجاہدین نے ایک گاڑی کو بم حملے میں تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 4 فوجی لقمہ اجل بن گئے۔

☆صوبہ فاریاب ضلع قیصار میں مجاہدین کے ساتھ شدید جھڑپوں میں 5 فوجی ہلاک اور 5 شدید زخمی ہوگئے۔جھڑپوں میں 1 گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

☆صوبہ ہلمند ضلع واشیر میں مجاہدین نے ایک نیٹو گاڑی کو سڑک کنارے نصب بم سے تباہ کیا جس سے 5اہل کار ہلاک ہوگئے۔

21اپریل

☆صوبہ لوگر ضلع محمد آغہ میں مجاہدین نے ایک مشترکہ فوجی قافلے پر حملہ کیا۔جس سے ایک ٹینک تباہ اور 5 قابض فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع اورگون میں مجاہدین کے حملے میں 4 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ایک موٹرسائیکل دھماکے میں 2 فوجی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندہار ضلع ارغستان میں مجاہدین نے گھات لگا کر 4 افغان فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

22اپریل

☆صوبہ قندہار ضلع غورک میں مجاہدین نے حملہ کر کے 5 افغان فوجی ہلاک اور 2 زخمی کر دیے۔3 فوجیوں کو مجاہدین نے گرفتار بھی کر لیا۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع شلگر میں مجاہدین نے ایک رینجرز گاڑی کو 28ایم ایم توپ سے نشانہ بنایا جس سے اس میں سوار 4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ فاریاب ضلع قیصار میں ایک فوجی مرکز پر مارٹر گولوں کے حملے میں 5 فوجی ہلاک ہوگئے،مرکز کو بھی نقصان پہنچا۔

☆صوبہ پروان کے علاقے چاریکار میں مجاہدین نے حملہ کر کے 4 فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا

☆صوبہ غزنی کے ضلع مقر میں مجاہدین نے دو لگاتار بارودی سرنگ حملوں میں دو گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔حملے میں 4 فوجی لقمہ اجل بنے۔

23اپریل

☆صوبہ قندہار ضلع ریگ میں مجاہدین کے حملے میں 7 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

مجاہدین نے بڑی تعداد میں اسلحہ بھی غنیمت کیا۔

☆صوبہ فاریاب کے ضلع قیصار میں مجاہدین نے ایک کمانڈو گاڑی پر حملہ کر کے کم از کم 5 اہل کاروں کو ہلاک اور کئی زخمی کر دیے جب کہ گاڑی غنیمت کر لی۔

☆صوبہ خوست ضلع صبری میں مجاہدین کے ڈسٹرکٹ سنٹر پر حملے میں 5 افغان اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ غزنی میں شلگر کے مقام پر مجاہدین نے کمین لگا کر حملہ کیا جس سے 8 جنگجو اور 1 فوجی ہلاک ہوگیا۔

24اپریل

☆ مجاہدین کی دعوت پر زابل سمیت 4 صوبوں سے 38 افغان فوجیوں اور پولیس اہل کاروں نے مجاہدین کے ساتھ شامل ہونے اور جہاد کرنے کا اعلان کیا۔

☆صوبہ زابل ضلع قلات میں ایک فوجی قافلے میں بارود بھری موٹر سائیکل کے ریموٹ کنٹرول دھماکے سے 23 افغان فوجی ،انٹیلی جنس اہل کار ہلاک اور 30 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ اروزگان کے ضلع اروزگان میں مجاہدین کے حملے میں ایک موٹر سائیکل اور گاڑی تباہ جب کہ 8 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ بدخشاں ضلع بہارک میں مجاہدین نے ایک کامیاب آپریشن میں خفیہ ادارے کے 5اہل کار اسلحہ سمیت گرفتار کر لیے۔

25اپریل

☆صوبہ پکتیکا ضلع گلزئی میں مجاہدین نے افغان اور نیٹو افواج پر حملہ کیا جس سے 7 فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد میں مجاہدین کی 3 الگ الگ کارروائیوں میں 5 فوجی ہلاک 2 گاڑیاں اور 1 ٹینک ہوگیا۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع سروبی میں مجاہدین کے حملوں میں 7 فوجیوں کی ہلاکت اور 4 کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع چپرہار میں مجاہدین نے ایک افغان فوجی ٹینک کو بارودی سرنگ کا نشانہ بنایا جس سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار فوجی جانی نقصان سے دوچار ہوئے۔

26اپریل

☆صوبہ قندہار کے علاقے تخت پل میں مجاہدین نے ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا،جس سے اس میں سوار تمام فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع شیگل میں ایک جیٹ طیارہ گر کر تباہ ہوگیا۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع مہمند درہ میں مجاہدین نے افغان فوجیوں کی ایک گاڑی کو بارودی سرنگ دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 6 فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ کاپیسا ضلع نجراب میں مجاہدین کی کارروائی سے ایک رینجرز کی گاڑی تباہ ہوگئی جس سے اس میں سوار 4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع اچین میں مجاہدین کے حملے میں 5 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

27 اپریل

☆صوبہ زابل کے شہر صفا میں مجاہدین نے حملہ کر کے ایک رینجرز گاڑی کو مکمل تباہ کیا۔ جس سے اس میں سوار 7 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے

☆صوبہ کنڑ ضلع چپہ درہ میں مجاہدین نے شدید حملہ کر کے 2 اہل کاروں کو ہلاک اور 2 اہل کاروں کو زخمی کر دیا

☆صوبہ خوست کے صدر مقام خوست میں بارودی سرنگوں کے جال سے ٹکرا کر کئی فوجی موقع پر ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے

☆صوبہ زابل ضلع شلمزئی میں مجاہدین کے لگا تار ریموٹ کنٹرول دھماکوں میں 12 فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

28 اپریل

☆صوبہ پکتیکا ضلع زیڑوک میں مجاہدین کے فوجی مرکز اور گشتی قافلے پر حملوں میں کم از کم 10 فوجی ہلاک اور 17 زخمی ہوگئے۔ مجاہدین نے بڑی تعداد میں اسلحہ بھی غنیمت کیا

☆صوبہ غزنی کے صدر مقام شہر غزنی میں مجاہدین نے ایک افغانی فوجی ٹینک کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا جس میں 5 فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔

☆مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں میں صوبہ ننگرہار کے علاقے گوشتہ میں 10 فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوگئے۔

29 اپریل

☆صوبہ کاپیسا ضلع نجراب میں مجاہدین نے ایک شدید جھڑپ میں 2 امریکیوں، 2 فوجیوں اور 1 کٹھ پتلی کو قتل کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع موسیٰ قلعہ میں مجاہدین نے ایک قافلے پر حملہ کر کے 1 ٹینک تباہ کر دیا جب کہ ٹینک میں سوار 5 فوجیوں کو ہلاک اور 3 کو زخمی کو دیا۔

☆صوبہ کاپیسا ضلع نجراب میں مجاہدین نے ایک فوجی ٹینک کو تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 4 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے

☆صوبہ کاپیسا ضلع نجراب میں مجاہدین نے ایک فوجی ہیلی کاپٹر کو راکٹ حملے میں تباہ کر دیا، جس سے اس میں سوار تمام فوجی لقمہ اجل بن گئے

30 اپریل

☆صوبہ ننگرہار ضلع چپر ہار میں مجاہدین نے ایک رینجرز گاڑی کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 4 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع اسپین میں مجاہدین کے ساتھ ایک شدید لڑائی میں ایک ٹینک تباہ اور اس میں سوار 5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع نادعلی میں مجاہدین نے تین ٹینکوں کو بارودی سرنگوں کا نشانہ بنایا جس سے اس میں سوار 9 نیٹو اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ بدخشاں ضلع وردوج میں مجاہدین نے پورے علاقے میں بھرپور کارروائیاں کرتے ہوئے دس چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ جب کہ 160 افغانی فوجیوں کو ہلاک اور 100 سے زائد کو زخمی کر دیا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: 'آزاد' پاکستان میں 'قید' امریکی فرار کرا دیا گیا!!!

ابھی کل ہی کی بات ہے کہ اپنے ہمسائے میں، دنیا بھر میں قائم واحد امارت اسلامی کو ختم کرنے کے لیے اپنے ہوائی اڈے [ایئر بیسز] اپنے صلیبی آقاؤں کے حوالے کیں کہ ستاون ہزار پروازیں اڑ کر ان اولیاء اللہ پر بم باری کرتیں رہیں جنھوں نے صدیوں بعد اللہ کی شریعت کو عملاً نافذ کیا تھا......ان کا یہی 'جرم عظیم' صلیبیوں کو ایک آنکھ نہ بھایا اور وہ اپنے انچاس ممالک کی فوجیں لے کر امت کے ان ہیروں پر چڑھ دوڑے، ان صلیبیوں کو اسلحہ اور دانہ، پانی سپلائی کرنے کی اہم ذمہ داری بھی اسی 'فرنٹ لائن اتحادی' نے اپنے نازک کندھوں پر اٹھائی کہ بارہ سالوں میں روزانہ ہزاروں نیٹو کنٹینرز، مسلمانوں کے قتل کا سامان لیے آرہے اور 'سیکورٹی' ادارے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ان کی حفاظت کو یقینی بنانے کی کوشش کرتے رہے اور کئی وردی والے' اس ذوق غلامی میں اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کرتے رہے۔

جن لوگوں کا حافظہ چڑیا والا نہیں کہ وہ ایک دانہ کھانے کے بعد ہی اگلے دانے پر جال کو بھول جاتیں ہیں، انہیں یہ بارہ سالہ داستان غلامی کا ایک ایک ورق اچھی طرح ازبر ہوگا، ان کے لیے جوئیل کاکس کے فرار میں کوئی اچھنبے کی بات نہیں کہ ان کی آنکھیں تو اس سے بہت بڑے بڑے مناظر دیکھ چکیں ہیں!!!

☆☆☆☆☆

بقیہ: غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملہ:

۱۴ مئی: پاکستان افغان سرحدی علاقے تازیان میں امریکی ڈرون طیارے سے ایک مکان پر ۳ میزائل داغے گئے۔ اس ڈرون حملے میں ۱۰ افراد شہید اور ۴ زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتی ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کرامت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۰ اپریل: مہمند ایجنسی میں بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں ۲ فوجی اہل کاروں زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۰ اپریل: جمرود بائی پاس پر نیٹو آئل ٹینکر پر فائرنگ کے نتیجے میں نیٹو ٹینکر کا ڈرائیور ہلاک ہوگیا۔ جب کہ ایک نیٹو کنٹینرز کو آگ لگادی گئی۔

۱۴ اپریل: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں نیٹو کنٹینرز کے قافلوں پر راکٹ حملوں میں ۶ کنٹینرز تباہ ہوگئے جب کہ ۲ ڈرائیور ہلاک اور ۳ زخمی ہوگئے۔

۱۵ اپریل: شمالی وزیرستان کے علاقے سیدگی میں بارودی سرنگ دھماکے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۶ اپریل: شمالی وزیرستان میں غلام خان روڈ پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کے نتیجے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۸ اپریل: پشاور اور خیبر ایجنسی کی سرحد پر فرنٹیئر روڈ پر سیکورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے میں ایک اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی خبر سرکاری ذرائع نے جاری کی۔

۲۱ اپریل: پشاور کے نواحی علاقے بڈھ بیر میں پولیس وین کی فائرنگ سے اے ایس آئی سمیت ۵ پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۲ اپریل: چارسدہ کے تحصیل بازار میں پولیس وین میں دھماکہ ہوا، سرکاری ذرائع نے ۳ پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۲۶ اپریل: پشاور کے علاقے بخشو پل کے قریب فائرنگ کے نتیجے میں ۲ پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۷ اپریل: شمالی اور جنوبی وزیرستان کی سرحد پر بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں ایک فوجی افسر سمیت ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۸ اپریل: خیبر ایجنسی میں نیٹو کنٹینرز پر فائرنگ کے واقعہ میں ایک ڈرائیور ہلاک ہوگیا

۲۹ اپریل: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقہ وزیر ڈھنڈ میں نیٹو آئل ٹینکر پر حملے کے نتیجے میں آئل ٹینکر تباہ جب کہ کنڈکٹر زخمی ہوگیا۔

۳۰ اپریل: جنوبی وزیرستان کے علاقے شکتوئی میں گشت میں مصروف فوجی قافلے پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں ۵ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲ مئی: بنوں کے علاقہ ایف آر جنڈولہ میں سیکورٹی فورسز پر مجاہدین کے حملے میں ایک اہل کار کے ہلاک اور ۴ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲ مئی: سوات میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ سرکاری ذرائع نے ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۴ مئی: مینگورہ کے نواحی علاقے بنجوٹ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ایک فوجی اہل کار کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

۵ مئی: خیبر ایجنسی کے علاقہ جمرود میں مجاہدین کے حملے میں ۳ نیٹو کنٹینرز کو آگ لگادی گئی جس سے ان پرلدی ہوئی نیٹو افواج کی ۵ گاڑیاں خاکستر ہوگئیں۔ جب کہ اس حملے میں ۲ ڈرائیور ہلاک اور ۳ زخمی ہوئے۔

۶ مئی: سوات میں بنجوٹ میں سیکورٹی فورسز پر حملے میں ایک اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۶ مئی: خیبر ایجنسی میں سڑک کنارے نصب بم پھٹنے سے امن کمیٹی کے ۲ اہل کار ہلاک ہوئے

۸ مئی: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں سڑک کنارے نصب بم کا دھماکہ ہوا، اس دھماکہ کے نتیجے میں ۱۰ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۲ مئی: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی کے علاقہ گورسل میں اولئی پوسٹ کے قریب بارودی سرنگ دھماکہ میں ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۳ مئی: پشاور میں فائرنگ سے اے این پی کارہنما انوار الحق ہلاک ہوگیا۔

۱۳ مئی: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں امن کمیٹی کا اہل کار ہلاک ہوگیا۔

۱۴ مئی: جمرود میں نیٹو کنٹینرز ٹرمینل پر حملے کے نتیجے میں ۳ نیٹو کنٹینرز تباہ ہوگئے۔

۱۵ مئی: سوات کے علاقے مینگورہ میں فائرنگ سے مقامی امن کمیٹی کا اہل کار ہلاک ہوگیا

(بقیہ صفحہ ۷۶ پر)

29 اپریل: صوبہ کاپیسا.................. ضلع نجراب.................. مجاہدین کا راکٹ حملہ.................. ایک فوجی ہیلی کاپٹر تباہ.................. ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی ہلاک

یہ کس کی فوج ہے؟

چیختی چنگاڑتی
قوم کو لتاڑتی
مومنوں پہ دھاڑتی
دین کو بگاڑتی
ملک کو اجاڑتی یہ کس کی فوج ہے؟
فرنگی بوٹ جھاڑتی یہ کس کی فوج ہے؟
کیا بتائیں فوج کی اساس کس طرح پڑی
فرنگ ہند میں گھسا یہ خود ہی ساتھ چل پڑی

دین ایمان چھوڑ کر
خدا سے مونہہ موڑ کر
حیا کا بھانڈا پھوڑ کر
دونوں ہاتھ جوڑ کر
فرنگیوں کی آڑھتی یہ کس کی فوج ہے؟
ملک کو اجاڑتی یہ کس کی فوج ہے؟
تُرکیوں سے جنگ میں خلافت اِس نے ڈھائی تھی
اقصیٰ بھی اسی طرح ہی فوج نے گنوائی تھی

کافروں کی جنگ میں
کافروں کے سنگ میں
بے غیرتی ہر انگ میں
منافقوں کے رنگ میں
عیسائی جھنڈے گاڑتی یہ کس کی فوج ہے؟
ملک کو اجاڑتی یہ کس کی فوج ہے؟
ہندوؤں سے ڈر کے ملک ہار ڈالا فوج نے
مسلماں بنگالیوں کو مار ڈالا فوج نے

اصلیت میں آ گئی
عصبیت پہ آ گئی
فرنگیت دکھا گئی
عزتیں رُلا گئی
عصمتیں پچھاڑتی یہ کس کی فوج ہے؟
ملک کو اجاڑتی یہ کس کی فوج ہے؟
مسجدیں گرادِیں، علم کا دیا بجھا دیا
پاک باز بیٹیوں کا خون تک بہا دیا

کیسی خون آشام ہے
مال کی غلام ہے
بدی پہ ہی دوام ہے
دشمنِ عوام ہے
قرآں کے ورق پھاڑتی یہ کس کی فوج ہے؟
ملک کو اجاڑتی یہ کس کی فوج ہے؟
ملک میں نظام کفر کی بِنا ہی فوج ہے
جہاد سے نفاذ دین سے خفا ہی فوج ہے

بیچ ڈالی آبرو
ڈالروں کی جستجو
مجاہدیں سے دوبدو
وہی فرنگ جیسی خو
طالباں کو تاڑتی یہ کس کی فوج ہے؟
ملک کو اجاڑتی یہ کس کی فوج ہے؟

وسیم حجازی

امریکہ کا تعاقب کرو!

''عزیز بھائیو! ہم اس راستے کے بہت سے سنگِ میل طے کر چکے ہیں لیکن نصرتِ الٰہی تک پہنچنے کے لیے ابھی کئی منازل سے گزرنا باقی ہے۔ ہمارے سامنے جہاد باللسان اور جہاد بالید کا وسیع میدان موجود ہے۔ ہمیں لڑنا ہے حتیٰ کہ ہم تمام مسلمان سرزمینوں کو قابض افواج سے پاک کر دیں اور مسلمان ممالک سے ظالم و فاسد حکمرانوں کو بے دخل کر کے ایک ایسی شرعی حکومت قائم کریں جو فساد کو ختم کر کے عدل کو عام کرے۔ ہمارے لیے عسکری قتال، دعوتی جدوجہد، سیاسی نظام کی تبدیلی اور اجتماعی اصلاح کی شکل میں جہاد کے متنوع محاذ کھلے ہوئے ہیں اور ہم پر لازم ہے کہ ہم امت کے ساتھ مل کر اس کے دفاع اور دشمن کی تباہی کی جنگ لڑیں۔ بلاشبہ مجاہدین اگر دشمنانِ اسلام کے خلاف قتال کی صفِ اوّل میں کھڑے ہیں اور اسلام اور مسلمین کے دفاع کے لیے جانیں قربان کر رہے ہیں اس کے باوجود وہ امتِ مسلمہ کا ہی ایک جزو ہیں اور اس سے جدا نہیں ہیں۔ وہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں معاون و مددگار رہیں، نصیحت کرتے اور مشورہ قبول کرتے ہیں، حق اور ہدایت کے ہر کام میں ہر مسلمان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور اختلافی معاملات میں باہم اصلاح کے لیے کوشاں ہیں۔

امتِ مسلمہ کے لیے بالعموم اور مجاہدین کے لیے بالخصوص یہ بہت ضروری ہے کہ وہ تلوار کی جنگ کے ساتھ ساتھ بیان و ابلاغ کے میدان میں بھی اپنے مورچے مضبوط کریں۔ دشمن کی شریر چالوں اور دورِ حاضر کے درپیش چیلنجز سے یہ بات بہت واضح اور عیاں ہے کہ معاشرے میں پھیلائے گئے جھوٹے شبہات کے ازالے کے لیے معرکۃ البیان انتہائی اہمیّت کا حامل ہے۔ یہ وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے کہ کلمۂ حق کو امت پر واضح کیا جائے اور اسے یہ باور کرایا جائے کہ دہشت گردی کے نام پر اس پر مسلّط کی جانے والی جنگ درحقیقت اسلام اور شریعت کے خلاف جنگ ہے۔ اسی طرح ہجرت و اسیری اور جہاد و رباط کے میدان میں امت کے سپوتوں کی جرأت اور صبر و استقامت کے تذکرے اور میادینِ قتال میں ان کی لازوال قربانیوں کا ذکر امت میں عام کیا جائے تاکہ عامۃ المسلمین کو معلوم ہو کہ کس طرح امت کے بیٹے اپنے اہل و عیال اور وطنوں کو چھوڑ کر امت کے دفاع کے لیے ایثار و قربانی کی داستان رقم کر رہے ہیں۔ شیخ اسامہؒ اکثر اس بات کو دہرایا کرتے تھے کہ ''ہماری حریت صرف شرعی حدود کی پابند ہے اور ہم کسی قسم کی دنیاوی حدبندیاں قبول نہیں کرتے''۔ جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ کا یہ قول اس بات کی تصدیق کرتا ہے:

وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللّهِ يَجِدْ فِي الأَرْضِ مُرَاغَماً كَثِيراً وَسَعَةً (النساء۔ ۱۰۰)

''اور جو شخص اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت سی جگہ اور کشائش پائے گا''۔

آج اللہ کے فضل سے جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے معرکۃ البیان کے بہت سے میدان کھل چکے ہیں اور نشر و تبلیغ کے کثیر مواقع میسّر ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ میدانِ ابلاغ کے ان خفیہ مجاہدین کو جزائے خیر عطا کرے۔ یہ وہ پوشیدہ لشکر ہیں جو اکثر لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہیں لیکن صدق و اخلاص سے بھرپور پیغامِ حق کو دنیا کے تمام کونوں میں پھیلا رہے ہیں، چاہے مجرموں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔ اعلامی ساتھیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ بھرپور منصوبہ بندی کریں، ساری طاقتوں کو مجتمع کریں، تمام تر صلاحیتوں کو کھپا دیں اور اپنی کاوشوں کو منظّم کریں، کیونکہ معرکہ اپنے عروج پر ہے اور ''بے شک اللہ نیک اعمال کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا''

مسلمان بھائیو اور عزیز مجاہدین! آج امریکہ ڈگمگا رہا ہے کیوں کہ گزشتہ دہائی میں آپ نے اس کا وہ حشر دیکھا جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ لہٰذا آپ اس کے تعاقب میں سست نہ پڑیں جیسا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلاَ تَهِنُواْ فِي ابْتِغَاء الْقَوْمِ إِن تَكُونُواْ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لاَ يَرْجُونَ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً

''اور کفار کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو جس طرح تم بے آرام ہوتے ہو تو اسی طرح وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں اور تم اللہ سے ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھ سکتے اور اللہ سب کچھ جانتا (اور) بڑے حکمت والا ہے۔'' (النساء: ۱۰۴)۔

پس دنیا میں اس کے فساد کی جڑیں کاٹنے کے لیے اس کا تعاقب کرو جہاں اس کو پاؤ۔ امریکہ کا تعاقب کرو جس نے امام المجاہدین کو شہید کیا، ان کے جسد کو سمندر برد کیا اور ان کے اہل و عیال کو قید کر لیا۔ اس کا پیچھا کرو یہاں تک کہ تاریخ اس بات کی گواہی دے کہ اس مجرم ریاست نے زمین میں فساد پھیلایا تو اللہ نے اس پر اپنے بندوں میں سے ایسے لوگوں کو مسلط کر دیا جنہوں نے اسے نشانِ عبرت اور قصۂ پارینہ بنا دیا''۔

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری دامت برکاتہم